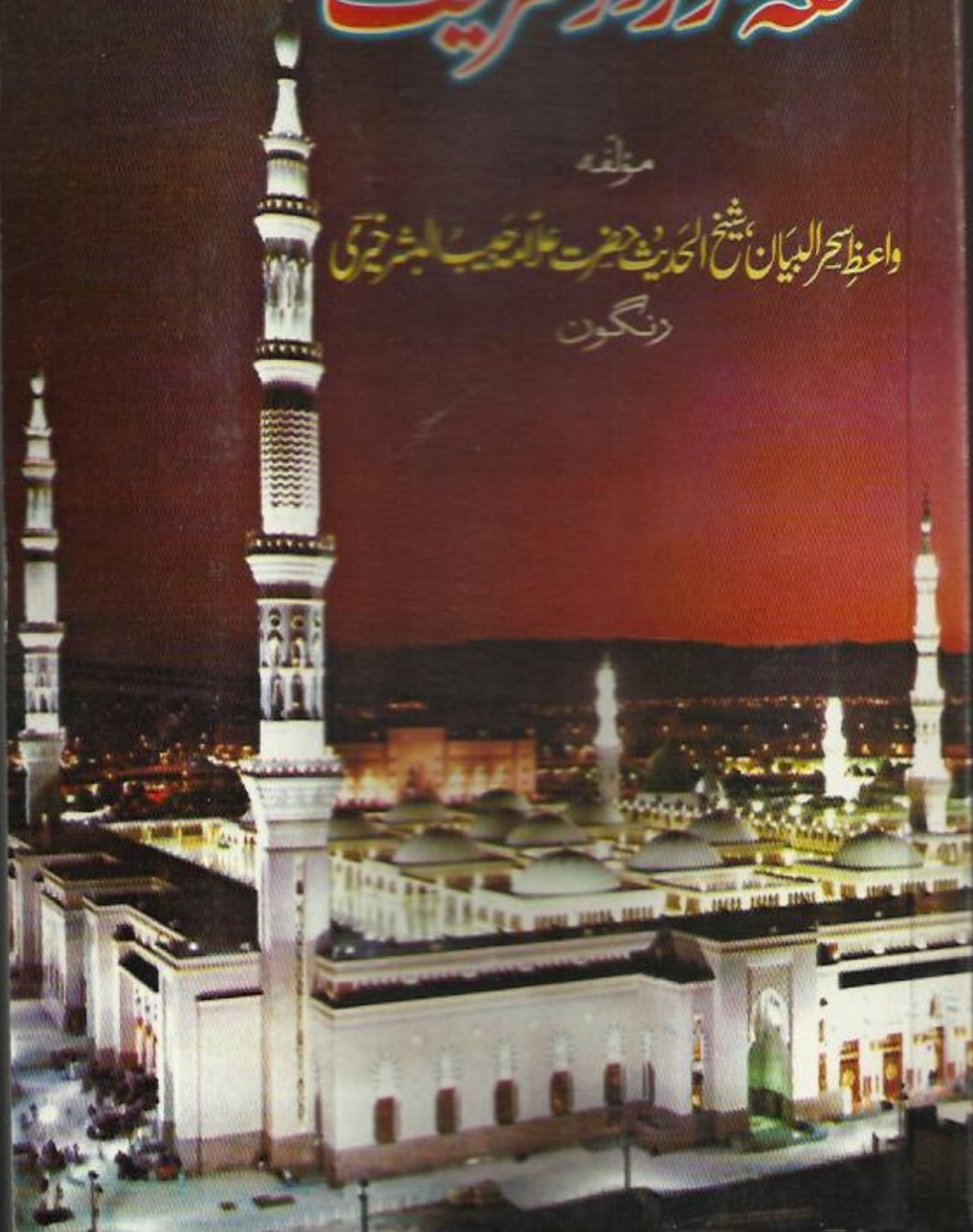


تحفہ درود شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان، شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب الرحمن قریشی

دہلی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تحفہ درود شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیرتی

رنگون

مکتبہ مجاہدین اسلام
انڈین ٹیلیگرافک پوسٹ کمرہ



نام کتاب	صلی علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
مؤلف	شیخ الحدیث علامہ حبیب الرحمن فیضی (رنگون)
موضوع	فضائل درود شریف و مظلوم محمد شریعت و سلام
اشاعت	دفتر انوار المہارک ۱۳۸۱ھ مطابق فروری ۱۹۶۰ء
تعداد	تین ہزار
ناشر	کیپٹن عبدالستار احمد پٹاگوکر مینجنگ ڈائریکٹر دارالقرآن پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ ممبئی
کتابت	یا قوت! تمہارا لفظ محمد سنا دینے کی جوری دہلی
آرٹسٹ	طابق آزاد عثمان علی ابراہیم لہ دہلی انٹرنیشنل جین میں ناصر
طباعت و نیراہتمام	انوکمال و طابق آزاد۔ انمول پرنٹس جوہر (راجستھان)
بائینڈنگ و نیراہتمام	کمال بالینڈنگ ہاؤس (جوہر)، الفونس ٹریڈرس (دہلی)
نگران اعلیٰ نمونہ ترتیب طباعت و اشاعت	نور الدین آزاد خواجہ کمال الدین بمبئی
معاون	عبدالرحیم انصاری، نگران مروج، انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی ممبئی

ہکلائیٹ، برطانیہ میں پشدرہ پونڈ (ریجر ممالک میں زیریہ لک کے مطابق)

مرکزی مجلس رضا۔ نعمانیہ بلڈنگ، ٹیکسالی گیٹ۔ لاہور
نے تحفہ ”درود شریف“ کی ایک لاکھ تیس ہزار جلدیں چھپوا کر تقسیم کی ہیں۔ اس کا سارا
ثواب ان معاونین کو جائے گا جو اپنے تعاون سے چھپوا کر ”درود شریف“ کے شائقین کو پہنچا
رہے ہیں۔ آپ بھی زیادہ تعداد میں منگوا کر اپنے احباب میں تقسیم کریں۔ آپ سے صرف
کاسٹ پرائز (تین روپے) فی جلد لی جائے گی۔
تقسیم کار:- مرکزی مجلس رضا، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

رابطہ 0300-4235658

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

صلی علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

فضائل درود، گلدستہ نعت، میلاد، سلام، مناجات

مضمون	پہا	مضمون	پہا
انتساب ”علامہ حبیب الرحمن فیضی“		درود و سلام کے معجزاتی ثمرات	
حرف آغاز ” ” ” ” ”		درود و سلام کے لیے افضل اوقات	
الحجۃ		صلوۃ و سلام اور احادیث صحیحہ و آیات حسنہ	
احوال اقبیٰ، کیپٹن عبدالستار احمد پٹاگوکر		درود و سلام کی نعمتیں	
صلوۃ علی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے حکم ربانی		صلوۃ علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامات	
درود و سلام کی فضیلت		صلوۃ و سلام کی ظاہری و باطنی طاقتیں	
درود شریف کی برکتیں		درود و سلام کا عمل اور انعام و اکرام کی باتیں	
صلوۃ و سلام کی اہمیت		نعمتہائے ربانی کی گلی ریزیاں	
		عنایات قدسی کی چند جھلکیاں	
		رحمت خداوندی کا جمال و کمال	
		کثرت درود و سلام غریبی کی خوشخبریاں	
		صلوۃ و سلام کے مسنونہ مقبول نمونے	
		الامی (صفحہ ۱۷۶) — تعارف مؤلف	



الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

ابتدائیہ

پیر زادہ اقبال احمد فاروقی۔ نگران مرکزی مجلس رضالاہور

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور افکار رضا پر ایک طویل عرصہ سے بڑا تحقیقاتی لٹریچر شائع کر کے عوام میں مفت تقسیم کر رہی ہے، افکار رضا کے ساتھ ساتھ سنی اعتقادات پر بڑی جامع اور مستند کتابیں تقسیم کرتی ہے۔ خصوصاً عشق رسول کی شمع کو اہل ایمان کے دلوں میں فروزاں رکھنے کے لیے درود پاک کے مختلف مجموعے اہل محبت اور ارباب ذوق تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ حال ہی میں ایک خوبصورت کتاب ”صلی اللہ علیہ وسلم“ بمبئی (انڈیا) سے چھپی ہے۔ جسے شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری صاحب نے تالیف فرمایا۔ کیپٹن عبدالستار احمد باگر کرنے دار القرآن پبلشرز لمیٹڈ ممبئی (انڈیا) سے زیور طباعت سے آراستہ کر کے جس ذوق و شوق سے جلوہ گر کیا ہے وہ مولف گرامی اور پبلشرز نامی کی عشق رسول سے لگاؤ کی مقدس داستان ہے پھر یہ کتاب جس نفاست اور صفائی سے شائع کرائی گئی ہے اسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور کتاب کو اٹھا کر مکمل پڑھے بغیر رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ کتاب اپنے موضوع اور نفیس طباعت کی وجہ سے اتنی مقبول ہوئی ہے کہ ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور یورپ کے ممالک میں بھی پہنچ رہی ہے۔

”مرکزی مجلس رضا“ کے معاونین نے اس نورانی کتاب کو ”تحفہ درود شریف“ کے نام سے پاکستان میں شائع کرانے اور اسے اعزازی طور پر تقسیم کرنے کا اہتمام کیا۔ الحمد للہ۔ اب تک اس کتاب کے بیس ایڈیشن چھپ کر اہل محبت تک پہنچ چکے ہیں۔ لیکن اس کتاب کی اہمیت اور اہل ذوق کے ہاں پسندیدگی کا یہ عالم ہے کہ گردو پیش سے ہزاروں لوگ اس کی طلب کے لیے صف بستہ نظر آتے ہیں ان کے اشتیاق

کے پیش نظر ہر سال کئی ایڈیشن چھپ رہے ہیں۔

جہاں ہم ان حضرات کے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں جنہوں نے اس کتاب کے ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ کیے اور لوگوں میں تقسیم کیے۔ وہاں ہم دوسرے مخیر حضرات کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور اس کار خیر میں مالی تعاون کریں ہم ان کے لیے طباعتی سہولتیں مہیا کریں گے اور انہیں اجازت ہوگی کہ وہ ”تحفہ درود شریف“ چھپوا کر اپنے اپنے احباب میں بطور ہدیہ پہنچائیں۔ ہم نے بساط بھر کوشش کی ہے کہ اس کتاب کا حسن برقرار رہے، ہم نے ہندوستان کے بعض دانشور علمائے کرام کی تقاریر کو دانستہ شریک اشاعت نہیں کیا جس وجہ سے ہم ناشرین سے معذرت خواہ ہیں۔

پاکستان کے ایسے مخیر حضرات جو اس کتاب کو صدقہ جاریہ کی حیثیت سے چھپوا کر عوام میں تقسیم کرنے کے خواہاں ہوں وہ مرکزی مجلس رضالاہور سے رابطہ کریں تا کہ انہیں ابتدائی طباعتی اخراجات برداشت نہ کرنا پڑیں۔

بادِ رحمت سنک سنک جائے
وادی جاں مہک مہک جائے
چھٹے بات نطق حضرت کی
غنیمت فن چمک چمک جائے

نذرانہ

ببارگاہ سید المرسلین ﷺ

برائے ایصالِ ثواب

امتِ محمدیہ

حرفِ اغانی

دُرودِ رَبِّ دُودِ و صَلَوَاتِ مَلَائِكَةِ مَعْبُودِ، جس ذاتِ
سَخَا و جُودِ کے لیے لَا مَعْدُودُ لَا مَحْدُودُ ثابت ہے۔ اُس
پاک ذات کی مَرْتَبَت و مَنَزَلَت اور انھیں پر صَلَوة و سَلَام
کی بَرَکَت و کَرَامَت کی اہمیت و صَاحَت !
جہاں جبریل علیہ السلام کے ہال و پر اور یروادِ فکرِ بشر کو جبینِ
ندامت و عجزِ خم کئے بغیر کوئی سبیل نظر نہیں آتی، وہاں
مجھ جیسے بے زبان کی کشتی گویائی، بحرِ رحمت بیکراں کی
طغیانی کی زد میں آکر ساحلِ سلامت تک پہنچنا بعینہ
از امکان ہے۔ ۵

دریںِ وِطْہ کشتیِ فروغِ ہزار
کہ پیندالِ شدتِ تحتِ بَرَکَتِ ہزار
چہ و صفت کُنْدِ سَعْدِیِ نا تمام
علیک الصَّلَوة اے نبی و السَّلَام

حَبِیبُ الْبَشَرِ خَیْرِی (رنگون)

التجاء

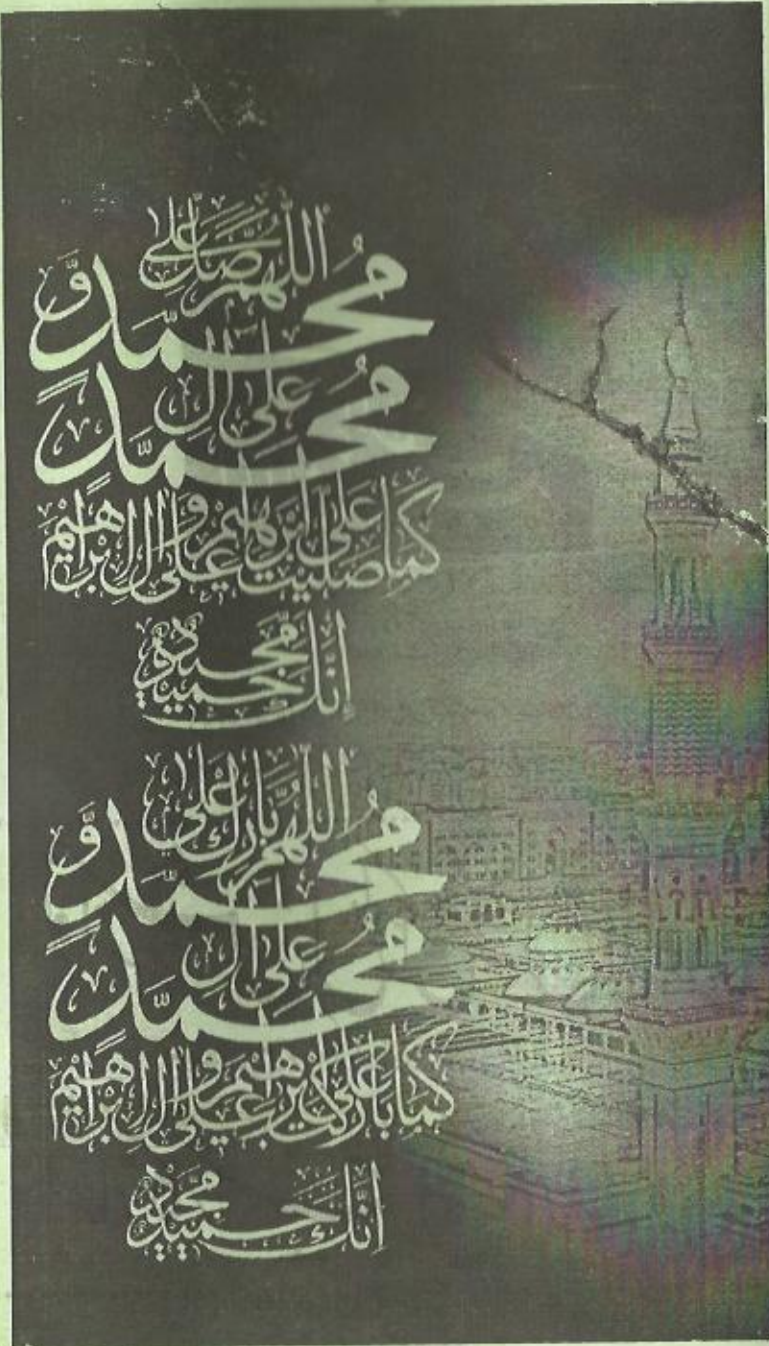
—:—

يَا رَبُّ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى رَا مَنْ بِهِرٍ تُوَسْتُوْدَمْ
تُوْهَمْ بِمُصْطَفَى بَخْشِ، اِيْنِ مُصْطَفَى سَتَا
عَلَامَه رُوْحِيْ

ترجمہ

اے باری تعالیٰ جب تیرے محبوب کی میں نے
صرف تیرے لیے ستائش کی ہے تو تو بھی رزق قیامت
مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کرنے والے کو محمد مُصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں بخش دے اٰمین

اِيْنِ عَالَمِ رَبِّ اِنْ جَلَّ اَمِيْن





انا انبى لکذب
انا ابن عبد المطلب

حدیث

ہاں میں (خدا کا) نبی ہوں اس میں ذرہ بھس جھوٹ نہیں
ہاں میں ہی عبد اللہ بن عبد المطلب کا مشرّف دل بند ہوں

نوازش دلِ ماکن کہ دلِ فزا توئی

میرے دل پر بھی کرم ہو کہ دلوں کو نوازا آپ کی فطرت ہے

بسا زکارِ عینِ سبکِ کارِ ساز توئی

ہم غریبوں کا کام بھی بنادیں کہ کار سازی آپ ہی فرماتے ہیں

قال الله تعالى انما انبى لکذب

لقد جاءكم رسول من انفسكم

تمہارے پاس پہلا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (نقل پر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے ایسی

انفس سے) عر بن عبد المطلب

شدید محبت کرنے والا ہے کہ تمہاری ہر پریشانی اس پر بھاری ہے کہ میرے محبوب کو یہ ہو گا تو انہیں کہ میری مخلوق راستے

عر بن عبد المطلب بالمرحومین

سے جتنک کروڑوں کا لین دین ہے تم کو منوں کی بھلائی کیلئے وہ بے غرض ہیں اور بے غرضی میں ہر دل و ہر زبان میں

لا وفاء حسم

صدق الله العظيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يُوَفِّيكَ كَيْدًا

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

حَتَّىٰ يَكُونُ مِنَ الْأَحْيَاءِ

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

وَلَدًا وَوَالِدًا وَمِنْ نَفْسِهِ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

وَالنَّاسُ جَمْعٌ

أَوَّلُ قَوْلٍ عَلَى الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خوہم کہ ہمیشہ دروفا سے توڑیم

خاک شوم و زیر پا سے توڑیم

مقصود میں خستہ کونین توئی

از بہر تو میرم از برائے توڑیم

میری خواہش ہے کہ پوری زندگی ہمیشہ آپ سے وفا اور نام لیوائی میں گزرے
میں خاک بن کر آپ ہی کے قدموں میں زندگی بسر کروں
مجھ شباه حال کا کونین میں آپ کی ذاتِ عالی کے علاوہ کوئی مقصود نہیں
میں آپ ہی کی یاد میں زندہ رہنا چاہتا ہوں، کاش، مجھے موت بھی آپ ہی کی یاد میں آئے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي شَأْنِ حَبِيبِهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ



بَلِّغِ الْعُلَمَاءَ بِحَمَالِهِ

پہنچے ہندو کو اپنے کمال سے

كشَفِ الدُّجَى بِحَمَالِهِ

دُور کر دیا اندھیرے کو اپنے ہمال سے

حَسُنْتَ بِرَبِّ خِصَالِهِ

حسن ہیں اُن کی سب خصوصیاتیں

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

دُرود بھیجو اُن پر اور اُن کی آل پر (سعدی)

بِخَيْرٍ نَزَلَ فِي رَحْمَةِ رَبِّهِ

اَنْ ختم رسل مہرِ اِیوانِ وجود
دائے سرِ حُسنِ سلطٰنِ وجود

از باب کتابِ انبیا
اَنْ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم است عنوانِ وجود

وہ جو تمام انبیاء پر آخری مہر میں وہی وجود کے محل (کائنات) کے دولہا ہیں
وہی اس کائنات کے مرکز اور خوبصورتی کے تحت پر جلوہ فرما ہیں
دنیا کی ابتداء کی کتاب سے اگر تو پوچھے
تو (جواب ملے گا کہ) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اسم گرامی ہے جو عنوانِ ہستی ہے



حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحبِ الجہاں یا سید البشر
من و جہک المنیر نور القمر

لا یمکن لہ شئنا کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ تو فی قصہ مختصر

اے پیکرِ حُسن اور اے سر تاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند
آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی
ایک زبان ہو کر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن نہیں!
اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ برتر ہے

بِحُضُورِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امی لقبی کہ عرشِ کیمیا یہ دست

احمد نامی کہ نفتِ عینِ مایہ دست

گویند کہ آن منظرِ حایلِ سایہ ثبت

وہی طرفہ کہ عالمِ ہمہ سایہ دست

وہ امی لقب، کہ تختِ الہی، اُن کا مقام ہے۔
وہ احمد نام والے کہ ہماری جان کی قیمت اُن ہی کی بلکہ ہے۔
کہا جاتا ہے کہ نورِ الہی کے پرتو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہ بھٹا،
یہ عجوبہ اس لیے کہ کل عالم ہی اُن کے سایہ عطف میں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ: اللہ کی حمد و ثنا کے بعد۔

وَنُصَلِّیْ: اللہ کے رسول پر صلوٰۃ و سلام یعنی درود شریف۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
وَعَلَى خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ اور تمام مخلوقات پر دعائے خیر۔

تَعَارُفُ مَجْمُوعَةِ دُرُودِ شَرِیفِ

ڈاکٹر شبیر علی بی۔ ایچ۔ ڈی

پونہ و بھرتی پوزہ ہار شہر

① اہمیت ② عظمت ③ فضائل ④ فوائد

درود شریف کا زیرِ نظر مجموعہ محبتِ محترم جناب حبیب البشر صاحبِ خیرتی
نے مرتب کیا ہے اور حبیبِ الہی ﷺ کی محبت و عقیدت میں دُوب کر تیار کیا ہے
تاکہ اس چشمہ فیضان سے ہر کوئی مستفیض ہو سکے۔ اس طرح خود جناب خیرتی صاحب
نے اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کی خوشنودی حاصل کر لی اور دنیا و عاقبت کو
سنوار لیا۔

اس مجموعہ کے اوراق کو پڑھتے وقت ہی دنیا و آخرت کا تصور دل و دماغ پر چھا جاتا
ہے اور فلاح و بہبود یا عذاب و تباہی کے خیال سے بے اختیار درود شریف، زبان و لب
پر آ جاتا ہے۔

جناب خیرتی صاحب کے مجموعہ درود شریف پر نظر ڈالنے سے تین
نمایاں خصوصیات ابھر کر سامنے آتی ہیں۔

① اہمیت و عظمت درود شریف:

جناب خیرتی صاحب نے متعدد قرآنی آیات، احادیث و اقوالِ بزرگانِ دین کے
ذریعہ درود شریف کی اہمیت و عظمت کو اس طرح واضح کیا کہ ایک لاعلم قاری

فرط حیرت سے دم بخود رہ جاتا ہے۔ مثلاً خیرتی صاحب ذہن و قلب کو متاثر کرنے والی جو مثالیں دیتے ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں :

○ انبیاء میں صرف نبی کریم ﷺ کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ خود اللہ جل شانہ اپنے فرشتوں کے ساتھ اپنے حبیب ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

○ نبی کریم ﷺ خود کعبہ کے کعبہ معظمہ میں۔

○ باری تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد کرتے ہیں کہ اس کے حبیب ﷺ پر درود بھیجئے۔

○ فضائل و فوائد !

فوائد و فضائل درود شریف کو خیرتی صاحب نے اس انداز سے پیش کیا ہے کہ قاری اپنی خیر و عافیت کے لیے اور عذاب و مصائب سے نجات کے لیے بے اختیار درود شریف کا ورد کرتا رہے۔ مثلاً جو واقعات و باتیں بتائیں ان کا حاصل یہ ہے :-

○ درود شریف کے ورد سے مصائب دور ہو جاتے ہیں، گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

○ درود شریف کے ورد سے خوشحالی ملتی ہے، نیکیاں ملتی ہیں۔ دنیا و آخرت میں سُرخ رونی ملتی ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کے ایک بیکار یہودی کا ذکر ہے جس کی نجات صرف درود شریف کے ورد کی وجہ سے ہوئی۔

تنبیہ !

جناب خیرتی صاحب اپنے قاری کو تنبیہ کرتے ہیں، کہ اگر کوئی بد نصیب درود شریف کا ورد نہ کرے، یا رسول اکرم ﷺ کا نامی گرامی آئے اور درود شریف کا ورد نہ کرے تو وہ دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی اپنے سر لے لے گا۔

لہذا جب بھی صدقِ دل سے درود شریف کے ورد کا آغاز ہوگا، زندگی بدی سے دور اور نیکی سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔ تقویٰ سے عاری زندگی تقویٰ کو اپنائی چلی جائیگی۔ احکامِ الہی کی بجا آوری ہی جذبہ بے اختیار شوق نمایاں ہوگا۔ خیرِ خلق کے جذبے میں اضافہ و اضافہ ہوگا۔ صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی ترغیب ملے گی۔ اوامر و نواہی ہمیشہ درپیش رہیں گے۔ نتیجہ دنیا و آخرت سنورتی جائے گی۔

مختصر یہ کہ اللہ جل شانہ، خود اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ (اے ہم بھی اپنی دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود کے لیے، عذاب و مصائب سے نجات کے لیے وہ درود شریف پڑھیں جسے آپ اس بیش قیمت مجموعہ میں پائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ) (صفحہ ۱۲۷)

دلی دعائے خیر ان حضرات کے لیے نکلتی ہے جنہوں نے اس بابرکت کام کو انجام دے کر اللہ کی عنایتوں اور نوازشوں کے مستحق ہو گئے۔

برادرِ محبت گرامی محترم جناب کیپٹن عبدالستار پانگر صاحب نے اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دونوں جہان کی نعمتِ عظمیٰ حاصل کر لی۔ وہ لائقِ صد تحسین و مبارک باد ہیں۔ اللہ انھیں اجرِ عظیم سے نوازے اور ایسے کام کرنے کے مزید حوصلے دے۔ آمین !

برادرِ محبت گرامی جناب نور الدین آزاد صاحب نے ان تمام مراحل کی نگہداشت کی، اپنی تمام دینی و دنیوی قوتیں ہم پہنچائیں اور یہ سوغات بے بہا ہم تک پہنچا۔ اُن کی قرآن و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، اظہارِ محبت ہے۔ یقیناً انھوں نے اللہ کو راضی کیا۔ ہماری دعائیں اُن کے ساتھ ہیں، اُن تمام حضرات کیلئے بھی بارگاہِ ایزدی میں دستِ بدعا ہیں کہ جنہوں نے ایسے کارِ خیر میں ہاتھ بٹایا۔

ڈاکٹر شبیر علی (پی۔ ایچ۔ ڈی)

پونہ یونیورسٹی پونہ (مہاراشٹر)

..... احوالِ واقعی

از قلم: کمیشن عبدالستار احمد ساگر کرمبھی ۸۰۰۰۰۸
میری پیدائش مہاراشٹر کے ضلع رتناگیری "زامبھاری" گاؤں میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی والدین کی نگرانی میں، دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ ہائی اسکول اور کالج کا زمانہ ممبئی میں گذرا، الحمد للہ میرے والدین کو بزرگانِ دین سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے روحانی ماحول میں میری بھی اولیائے کرام سے حسنِ عقیدت لازمی تھی والد ماجد مرحوم کی فرائض کی ادائیگی کے بعد درود وظائف کا پابندی کے ساتھ پڑھنے کا منظر میرے لیے روحانی مسرت کا باعث بنتا رہا۔ ان وظائف میں زیادہ تر درود شریف کی کثرت، معمولات میں داخل تھی۔ دورانِ تعلیم اور اس کے بعد بھی میری عملی زندگی میں جب بھی کوئی آزمائش آئی، درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا ہی میرا معمول رہا۔ اور خدا نے اس درود شریف کی برکت سے مجھے صبر و سکون عطا فرمایا۔

۱۹۶۲ء سے ۱۹۸۶ء تک بحیثیت کپتان میری بحری زندگی کچھ اور پرخطر تھی طوفانی حوادث سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ بحری ملازمت کے دوران مجھے امریکی، برطانوی، جرمنی اور فرنیج حکومتوں کے جہازوں پر کام کرنے کا موقع ملا، اور ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل تک مجھے دنیا کے ان چند کپتانوں میں شمار ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جنہوں نے دریائے امیزن (برازیل) میں انتہائی دشوار حالات میں سخت ترین دریائی لہروں اور اچانک پانی کی آخری سے آخری سطح تک پہنچے ہوئے جہاز سے ۵۰ بحری میل تک سفر کیا، اور کامیابی کے ساتھ اس دشوار ترین راستے کو طے کیا۔ مذکورہ بالا حکومتوں کے حصارِ بحیرین

اور غیر معمولی کارکردگیوں کی وجہ سے خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب سرخرویاں بھی درود شریف کے ورد کی برکت سے عطا ہوئی ہیں۔ ارشادِ ربانی کے مطابق کہ "عظیم سمندروں میں پہاڑوں کی طرح طوفانی موجیں اور ہاتھ کو ہاتھ بھی نہ دکھائی دینے والے ہولناک اندھیروں میں" درود شریف کا ورد ہی میرا رہنما اور مینارِ نور تھا۔ دورانِ سفر جب بھی ساحلوں پر میرا جہاز رکتا، میرا معمول تھا کہ جمعہ کے دن ان شہروں کی جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتا۔ ۱۹۶۲ء میں ایک سفر میں رنگون میں قیام کیا، جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد حاضر ہوا۔ جامع مسجد کے خطیب علامہ حبیب البشر خیری مدظلہ نے دورانِ تقریر درود شریف کے جو فضائل و اوصاف بیان فرمائے، وہ براہِ راست میرے قلب کی گہرائیوں میں سرایت کر گئے اور اس کے بعد اس کے ورد میں مزید کثرت پیدا ہو گئی۔ دوسرا واقعہ مدراس کے سفر کے دوران ۱۹۶۲ء میں قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت و شرفِ ملاقات کے وقت پیش آیا۔ جس نے درود شریف کی فضیلت و عظمت میری روح کی گہرائیوں میں نورِ علی نور کردی۔ قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علی ادبی، مذہبی اور روحانی اعتبار سے برہمابرس سے جنوبی ہند کے باشندگان کی روحانی عقیدت و محبت کا مرکز رہا ہے۔ بحرِ العلوم علامہ عبدالحی فرنگی علی لکھنوی، مدراس ہی میں اپنا علمی، مذہبی، تبلیغی اور روحانی تقدس کا جھنڈا گاڑے ہوئے تھے، اور روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ آج بھی مرکزِ عقیدت نبی ہوئی ہے۔

قاضی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ قادری حقیقی نقشبندی سلسلے کے معروف بزرگ تھے سو برس سے کچھ کم عرصے تک آپ کا ظاہری، باطنی، علمی و روحانی تصرف رہا۔ ان کی وفات سے کچھ وقت پہلے آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے کمالِ شفقت سے درود شریف کا صحیح مفہوم قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھایا اور ہمیشہ ورد کرنے کی

ہدایت فرمائی۔ الحمد للہ آج بھی اُن کی ہدایت پر عمل کر رہا ہوں اور بے پناہ لذت پاتا ہوں۔ اور میں چاہتا تھا کہ اس روحانی مسرت میں مسلمانانِ عالم کو بھی شامل کر لوں، چنانچہ رنگون میں علامہ حبیب البشیر خیری سے کئی ملاقاتوں کے دوران درخواست گزارا رہا کہ وہ درود شریف کا ایک ایسا جامع اور مستند مجموعہ تیار کریں۔ جو پورے عالمِ اسلام کے لیے نادر الوجود مجموعہ صلوٰۃ و سلام بن جائے۔

میں بے حد شکر گزار ہوں علامہ خیری صاحب کا کہ انھوں نے میرے مسلسل اصرار پر پوری عرق ریزی کے ساتھ یہ گراں قدر مجموعہ مرتب فرمایا جو افادیت کے اعتبار سے ان شاء اللہ مسلمانانِ عالم کے لیے درخشندہ و تابندہ مجموعہ صلوٰۃ و سلام بن جائے گا اللہ تعالیٰ علامہ خیری صاحب کو میری اور پوری امتِ مسلمہ کی طرف سے اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین) میں نے اس مجموعے کی بہترین طباعت و اشاعت کا ارادہ کر لیا۔

خدا کی مدد شاہل حال رہی اور اپنے اس نچتے ارادے کی تکمیل کے لیے اپنے مخلص بزرگ ساتھی خواجہ نور الدین آزاد سے تعاون حاصل کیا۔

موصوف خود بھی حبیب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز قلب سلیم رکھتے ہیں، اور توفیقِ خداوندی نے انھیں کتابت و طباعت کا نہایت مستعد ذوق عطا کیا ہے جس کا مظاہرہ اُن کے شائع کردہ ”القرآن الکریم“ اور میرے ساتھ مل کر شائع ہونے والے ”القرآن الکریم“ کی ترتیب و تحقیق، طباعت و اشاعت کے ذریعے ہندوستان اور بیرون ہند ہو چکا ہے۔ انھوں نے میری اس آرزو کی تکمیل کے لیے کام کی شروعات کر دی۔

گزشتہ تین سال سے موصوف القرآن الکریم (ورق) کی طباعت و اشاعت میں مصروف تھے۔ بیرون ہند بھی اُن کے کئی سفر ہوئے۔ مجموعہ کی کتابت کا کام جاری تھا۔ میرا گزشتہ سال رمضان المبارک میں عمرہ کے لیے جانا ہوا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، بریڈ فورڈ، برطانیہ کے ہر دل عزیز شخصیت محترم ممتاز خان اکبر خان اور

اُن کے کئی رفقا سے نیاز حاصل ہوا۔ مجموعہ درود و سلام کا بھی ذکر ہوا۔ سید اشتیاق کے ساتھ ممتاز خان صاحب نے اس کی تکمیل پر اصرار کیا۔ اور اس کی طباعت و اشاعت میں اور برطانیہ، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے مسلمانوں تک اس گنجینہ بیش بہا کو پہنچانے کیلئے ہر طرح کی خدمات پیش کیں۔ اس کے لیے پھر بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیت کی التجائیں اور دعائیں بھی ہوئیں، اور ممتاز پان باؤس۔ بریڈ فورڈ (برطانیہ) ہی میں القرآن الکریم (ورق) کے ساتھ ساتھ ”صلی علی محمد“ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاعتی پروگرام کا سینٹر بنانے کی پیشکش کی۔ جس ذوق و شوق اور والہانہ انداز میں اُن کا اصرار تھا اُس نے کام میں بڑی تیزگامی کی فضا پیدا کر دی۔ کتابت کا کام بڑی تیزی سے ہوا پھر طباعت بھی معیاری ہونا تھی، وہ ہوئی اور اب الحمد للہ یہ گلدستہ درود و سلام اور گلدستہ نعت و سلام ”صلی علی محمد“ صلی اللہ علیہ وسلم (روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اور بارگاہِ خداوند تعالیٰ میں شرفِ قبولیت کے بعد مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش ہے۔ الحمد للہ و فصلی علی رسولہ الکریم۔

مگر قبولِ افتد زہے عز و شرف

میں ”صلی علی محمد“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر پڑھنے والے سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ درود و سلام کو ہمیشہ کے لیے اپنا ورد بنالیں اور اپنی دعاؤں میں مجھے اور اس خدمت کے سلسلے میں میرے تمام معاونین کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمالیا کریں۔ جَنَّاہُمُ اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فرداً فرداً ہماری اس ادنیٰ خدمت کے صلے میں اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازیں، مجھے اور خاندان کے جملہ افراد، متعلقین اور مسلمانانِ عالم کو نماز کے ساتھ درود شریف کا پابندی کے ساتھ ورد کرنے والا بنائے اور اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے دین و دنیا کے تمام کام بہتر سے بہتر طریقے پر سرانجام دلائیں آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

طالبِ خیر: یکپن عبد اللہ شاکر لکڑی بمبئی ۵

صلوة علی النبی کیلئے حکم ربانی

خَمْدُكَ وَنُصْلِي عَلَى رَسُولِكَ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سُورَةُ احزاب)

★ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ ”اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ“ النازل ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ”ہنسو“ یعنی میرے صحابیو! مجھے مبارکباد کہو، مجھے مبارکباد کہو کیونکہ میرے بارے میں اس وقت ایک ایسی آیت شریفہ اتری ہے جو میرے نزدیک دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ”اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ“ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش بشاش دیکھا۔

پھر میں نے کہا ”هٰذَا نَبِيُّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ یعنی یا رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو! اُس کے بعد صحابیوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ براہ کرم آپ

ہیں اس آیت شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علم منون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو میں تازنگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لیے دو فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مومن بندہ میرا نام سنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں ”غفر اللہ لک“ یعنی ”اللہ تمہاری مغفرت فرمائے“ ان فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ بذات خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتے ہیں ”آمین“ اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر درود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اٹھتے ہیں ”لا غفر اللہ لک“ یعنی ”اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے“ اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں ”آمین“ نزہۃ المجالس ص ۱۱۱ (مکرم) معارج النبوة مقدمہ ۱۵

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا درود شریف پڑھنا، اپنی مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود خدا تعالیٰ کی طرف سے مہر کا لگ جانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنا، زبان کو درود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی ناقبولیت پر خود خدا کی طرف سے مہر لگ جانے کے مترادف ہے۔ درود شریف کو مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا بہت معمولی، آسان اور سہل کام ہے مگر اس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجہی و بے پرواہی سے اس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مقدر کو تباہ کرنا اور محرومیت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔

تیرا ذکر لب پر، خدا دل کے اندر یوں ہی زندگانی بگزارا کروں میں

جو ہے قلب ستوا، تو یہ ہے سہاگہ
تیرا نقش پاؤں سنوارا کروں میں
تیری یاد سے دل نکھارا کروں میں
کہ نیکوں سے اس کو بہارا کروں میں
میرا دین و ایمان، فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

دُرود و سلام کی فضیلت

★ نقل ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سخت بدکار، ظالم، فاسق و فاجر شخص تھا، جب اُس کی موت آئی تو لوگوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کہ آج ایک ظالم اور نالائق فرد ہماری جماعت سے دُور ہو گیا ہے، تو لوگ انتقاماً اس بدکار کے پاؤں میں رسی ڈال کر کھینچتے ہوئے اُسے غلاطی اور ناپاکی کے ڈھیر پر ڈال آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبریل امینؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ پیغام پہنچایا کہ اے موسیٰ! اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اُن کے دوستوں میں سے ایک خاص دوست کا انتقال ہوا ہے، لوگوں نے ازراہ دشمنی اس کی لاش کو غلاطی کی جگہ پھینک دیا ہے، تم جاؤ اُس کو وہاں سے نکال کر بخوبی تجھیز و تکھین کر کے بنی اسرائیل کو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی دعوت دو اور اعلان کر دو کہ جو جو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فی الفور وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لاش اس فاسق و فاجر کی ہے جس نے زندگی بھر خدا کی نافرمانی اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے میں عمر گزار دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام متحیر ہوئے چونکہ مامور تھے حکم الہیٰ بجالانے۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر جناب الہیٰ میں عرضی پیش کی کہ بار الہی یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے موسیٰ میرے بندوں نے جو کچھ اُس کی بیجا حرکتیں اور خطائیں

دیکھیں، وہ اُس سے تنوگنا زیادہ خطا کار ہے۔ لیکن ایک دن اُس نے توبہ کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت جب اُس کی نظر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس پر پڑی اور صفت رسولؐ کو دیکھا، محبت محمدیؐ اُس کے دل میں جاگ اٹھی۔ اُس نے اُس ورق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیاءؐ کا نام لکھا تھا، خوب چومنا اور پیار کیا اور اپنے چہرے سے بار بار لگایا، لہذا میں نے اُس کو میرے محبوب کے نام کا احترام کرنے پر بخش دیا، اور اپنے دوستوں کی فہرست میں اس کا نام درج کروادیا۔ اے گدائے محمدیؐ! اپنے آقا کی صفت سن لی؟ اگر ایک یہودی احترام نام نبیؐ کے وسیلہ سے مقام عزت اور راہ نجات حاصل کرنے اور ہم امتیان محمدیؐ اور جاں نثاران احمدیؐ ہو کر درود دُرود سے محروم رہ جائیں، اور بروز محشر، ساقی کوثر کے دست مبارک سے آب کوثر بطور انعام پانے کی نوبت نہ آئے تو اس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

★ آفانے نادر، دو عالم کے تاجدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس بار درود شریف بھیجتا ہے اُس پر حق تعالیٰ ستو بار بار رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر ستو بار صلوات بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو ہزار بار نیکو محبت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلم قدرت سے تحریر فرمادیتا ہے کہ دو سخت بُری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہو گئی ایک تو نفاق سے تم منخلی پا گئے، دوسری آتش جہنم سے تمہاری نجات ہو گئی اور بروز قیامت جنت میں تمہاری سکونت شہداء کے ساتھ ہوگی۔

اس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے۔

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

★ حضرت ابوسلمان الدارانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے، تو پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف سے آغاز التماس کرے، اُس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے، پھر آخر میں درود شریف پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اول و آخر کی درودوں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہ اول و آخر کی درود کو قبول کرتا ہے، تودہ درمیان کی دعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

باعث موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب تم خالق دو جہاں سے مانگو، تو مانگنے سے پہلے مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اللہ عز و جل کی یہ عادت نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رد کرے۔

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

★ شہنشاہ عرب و عجم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے حق میں ملائکہ سبع سماوات دُعائے مغفرت کرتے ہیں، اور جس شخص کے لیے جنود اللہ، ملائکہ خدا درخواست مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ بذات خود اس کے لیے خزانہ رحمت کھول دیتے ہیں اور جس پر خود خدا باران رحمت برساتے ہیں اُس ہستی پر سات آسمانوں، سات زمینوں اور سات سمندروں کے

طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و جمادات، پرندے، چرتندے اور درندے سب کے سب اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دست دُعا پھیلاتے ہیں۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا، بروز قیامت اُس کے درود کی شہادت ہر چیز دے گی۔ حتیٰ کہ حجر، شجر، کنکریاں اور ہر خشک و تر شے شہادت درود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا میں خود نعت شہید والا

قلم اے کاش بل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

★ ارشاد رسول اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر درود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت اُن کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے اُن کے ہاتھوں میں سونے کا قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور درود شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں۔ اور فرشتے میان تحریر بولتے جاتے ہیں ”زید و زادکم اللہ“ یعنی اور زیادہ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری اجر ت کو اور زیادہ فرمائے۔

★ حضرت سرور موجودات کا فرمان پاک ہے کہ مجھ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اُس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور مجھ سے محبت کرنا راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جو مجھ پر از روئے محبت و شوق ایک بار درود بھیجے، اللہ جل شانہ کرانا کا تین دن (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں گناہ نہ

لکھ جائیں۔

★ حضرت ابی ذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول معظم و محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا ہیں تم لوگوں کو نہ بتادوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اٹھے یا رسول اللہ! ضرور ضرور بتادیجئے۔ مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دنیا میں سب سے بخیل ترین شخص ہے جو میرے نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری

بدرگاہ شش بیا و ہر چہ می خواہی تمنا کن (ملاروی)

اگر دنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش رکھتے ہو تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں، خواہ جسمانی حیثیت سے ہو یا روحانی طریقہ پر، حاضر خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو تمنا ظاہر کرو۔

★ جناب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے کبھی لڑکھڑاتا ہے، پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے، پھر اپنی سرہن پر گھسٹ گھسٹ کر راستہ طے کرتا ہے، پھر گر پڑتا ہے، پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے، اچانک میں وہ درود شریف جو اس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے آتے ہیں اور اس کے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے وہ کچھن مرحلے طے ہو جاتا ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل تمہیں پیش آئے یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کرو۔ کیونکہ صلوات مشکلات

تفکرات اور پریشانیوں کی مدافعات ہیں۔ حاجتیں پوری ہونے کی کنجی اور رزق کی کثرت کا وسیلہ ہے۔

عاصیو! محتام لو دامن ان کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

★ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنی تیری باتیں تیری زبان سے قریب ہیں؟ اور جتنی تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نزدیک ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری نگہوں سے قریب ہے؟ اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروزِ محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مائے خوشی کے اچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی جید خواہش ہے۔ حضرت باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیب رسولِ آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت و رد کی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں کہ

حافظ از دستِ مدہ، صحبتِ آلِ کشتیِ نوح

ورنہ طوفانِ حوادث، بہ نبردِ بنیادِ ث

اے حافظ! درود کے ساتھ اس رسولؐ کی صحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے ورنہ طوفانِ حوادث تیری بنیادوں کو اکھاڑ دے گا۔

★ سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے امتیو! مجھ پر درود شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروزِ محشر تمہارے اعمال کے جبط ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا مدار نیات پر ہے۔

اور نیتوں میں نقص کا احتمال ہے مگر مجھ پر بھی ہوئی درود کی حفاظت کا میں بذات خود ضامن ہوں۔

اے میرے امتیو! قیامت کے دن خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں، اگر ان اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے درود موجود و شامل نہ ہوں، تو گویا اللہ پاک تمہیں جنت جانے کی اجازت بھی دے دیگا، مگر تم جنت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے، کیونکہ مجھ پر درود راہ جنت کی راہ نما ہیں۔

تفسیر قرطبی ہیں سورہ رعد کی تفسیر کے ماتحت یہ حدیث شریف نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے، اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو جل شانہ تمہاری عزت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظلم و ستم پر اتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے، مزید برآں دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر مستقر ہوتے ہیں جو صرف مجھ پر تمہارے درودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمہارے منہ پر دربان مقرر ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت یخیزی میں کوئی مضرت داخل نہ ہونے پائے اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالق اکبر کا فقط "صلوات اللہ علیہ" کی حفاظت و شمار کے لیے دو فرشتے ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا "حُبِّ وَصَفِّ نَبِيِّهِ وَعَظَمَتِ صَلَوةُ مَصْطَفٰیہِیْ کی روشن

دلیل ہے۔

★ شیخ علامہ ابن المبارکؒ کتاب الابرز میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سیدنا عبد العزیز الدباغؒ سے سنا ہے کہ ہر مومن کی درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا افضل اعمال ہے کیونکہ صلوٰۃ یعنی درود شریف ان فرشتوں کا خاص ذکر ہے جو اللہ پاک نے جنت کے چاروں طرف مقرر فرما رکھے ہیں، اور درودوں کی برکت ہی سے جنت کی وسعت و کشادگی ہوتی رہتی ہے، کیونکہ جب جب کہ وہ فرشتے اطراف جنت میں درود کرتے ہیں جنت اپنی وسعت میں بڑھتی رہتی ہے یعنی فرشتے جس قدر درود پڑھتے جاتے ہیں، اسی قدر جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکر درود سے رکتے نہیں اور جنت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رکتی نہیں فرشتوں کا درود جاری رہتا ہے اور جنت کی وسعت ذکر صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنت کا وسعت اختیار کرنا اُس وقت بند ہو جاتا ہے جب فرشتے درود سے ذکر تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں، مگر فرشتے اُس وقت تک ذکر صلوٰۃ و درود میں مشغول رہتے ہیں جب تک اللہ جل شانہ جنت میں اہل جنت پر جلوہ گری نہیں فرماتا، جب اللہ پاک جنتیوں پر جلوہ انگنی فرماتا ہے اور اس جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ملائکہ تسبیح شروع کر دیتے ہیں جنت کی توسیع رک جاتی ہے اور جنت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکون اختیار کر لیتی ہے۔

اگر جنت کے اطراف کے فرشتے ان کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے، تو جنت اپنی حد سے ذرہ بھر نہیں بڑھتی اور وسعت نصیب نہ ہوتی تو جنت کا وسعت

پانا بھی حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درودوں کی برکت سے ہے۔

★ شیخ ابن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد حضرت عبدالعزیز الدیباغ سے دریافت کیا کہ جنت صرف رسولِ کریم ﷺ کی صدائے درود سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی انکار اور سببوں سے کیوں نہیں بڑھتی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ جنت کی اصل رسول اللہ ﷺ کا نورِ پاک ہے تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لیے تڑپتا اور مچلتا ہے، اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سن لیتا ہے، تو بچہ اشتیاق و محبت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے، تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطرافِ جنت کے فرشتے ذکرِ نبی ﷺ اور درودِ رسول ﷺ میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنت اپنی اصل کے اشتیاق کی بنا پر صلوٰۃ رسول ﷺ کی پیکار کی طرف ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے، فرشتے جنت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں، پھر نتیجہ جنت اپنی تمام جہتوں میں وسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

★ حضرت شیخ عبدالعزیز الدیباغ فرماتے ہیں کہ اگر ارادہ الہی نہ ہوتا اور اللہ عزوجل جنت کو روک نہ رکھتا تو ضرور جنت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دنیا کی طرف نکل پڑتی، اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنت بھی وہیں ساتھ ہوتی، جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنت بھی ساتھ ساتھ چلتی، جہاں رسول ﷺ رات بسر فرماتے جنت بھی وہیں رات گزرتی، تو نتیجہ یہ حاصل ہو کہ اگر اللہ جل شانہ جنت کو اپنی مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنت اپنی مقررہ جگہ سے نکل کر مکہ المکرمہ پھر مدینہ المنورہ پہنچ جاتی، کبھی میدان بدر، کبھی خیبر، کبھی حدیبیہ کا سفر کرتی، اور قدیم رسول ﷺ کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنا لیتی۔

لیکن اللہ جل شانہ نے جنت کو حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

نکل جانے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنت دیکھے بغیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر جنت بذاتِ خود قدیم رسول پر لوٹی جاتی تو دنیا میں ہر فرد بشر ذاتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مفتون و قربان ہو جاتا اور مُطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہذا اللہ پاک نے رسول کی دنیوی زندگی سے جنت کو دور رکھ کر اطاعتِ رسول کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جیسا کہ تو اللہ پاک نے اپنے کلامِ پاک میں بندہ کو تنبیہاً اور اشارۃً فرمادیا ہے "وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" یعنی جس نے میرے رسول کی مان لی تو ضرور اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفانِ رسول پہچانِ الہی ہے، ذکرِ رسول ذکرِ الہی ہے۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمدِ الہی ہے۔

★ ایک مرد خدا، مجر خدا، ہر شے سے جدا خدا اللہ علیہ طلبِ رضاے جل و علاء و خوشنودیِ احمدِ مجتبیٰ کی خاطر ایک مریض کی عیادت کو گئے جن پر جان کنی کی حالتِ سُلط تھی، وہاں بزرگ نے بیمار سے پوچھا "کیفَ وَجَدْتَ مَرَادَةَ الْمَوْتِ" موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے بولا کہ کچھ تکلیف محسوس نہیں ہو رہی ہے کیونکہ میں نے ایک عالمِ ربانی سے سن رکھا ہے کہ جو محمد رحمتِ لَقَبِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت کرتا ہے، موت کی تلخی سے امن پالیتا ہے۔

★ حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" مرقوم ہے۔ جب دنیا

میں کوئی بندہ خدا، محمد عربی، نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اس فرشتہ کے ہر ہر بال، ہر ہر رواں، اُس قاری صلوٰۃ الرسول کے لیے درخواستِ مغفرت کرتا ہے؛

★ — امام سخاوی فرماتے ہیں کہ خالق دو جہاں کا باعث کون و مکان پر صلوٰۃ بھیجنا یہ ایک ایسی واحد خصوصیت محمد رسول اللہ ہے جس میں صرف ذاتِ محمدی ہی تنہا شریک ہے کیونکہ اللہ جل شانہ کی صلوٰۃ کسی نبی یا رسول پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب و صحیفہ میں ثابت نہیں ہے لہذا ہمارے نظیر نبی وحدہ لا شریک کی صلوٰۃ میں شریک ہو کر تمام انبیاء و مرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہے۔

جو ہو محبوب اُس در کا، وہ محبوب الہی ہے

جو ہو مردود اُس در کا، وہ مردود خدا ٹھہرے

★ — شیخ عبد الرحمن الصفوری روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایامِ ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے، اثنائے سفر انکی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا، کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَأَوْرَاقِ الشَّجَارِ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الْأَنْزْهَارِ وَالْثَمَارِ وَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ قَطْرِ الْبَحَارِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
رَمْلِ الْقَفَارِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ فِي الْبَرَارِ وَالْبَحَارِ

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے شخص تم نے ملائکہ حفظ کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے، دنیا کی آخری گھڑی تک کے لیے عاجز و لاپار کر دیا ہے اور اللہ جل شانہ نے تمہارے لئے جناتِ عدن اور نعمتہائے جنت عطا کر نیکی ذمہ داری بخوشی قبول فرمائی ہے۔ رنگِ برنگ کی مدحِ نبی قریشی، انوکھے طرز کی صلوٰۃ الرسول، اللہ جل شانہ کو کس قدر پسند و مرغوب ہے، احاطہ عقل و فراست سے بعید ہے کیونکہ طاقتِ ملکوتی جب انکے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں، زمانہ دراز کی فرصت و مہلت میں، لانے سے عجز کا اعتراف کر رہی ہے تو اندازہ بشری و قوتِ ذہنِ انسانی، رسول کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کما حقہ اظہار و بیان کس طرح کر سکے۔

لہذا ملا سعدی کا قول ہے

بُخْشِ غَايَةِ دَارِ سَعْدِي رَا سَخْنِ پَايَاں

بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

★ — حضرت امام مالک مسجد نبوی میں مقفل تھے اچانک امیر المؤمنین امام جعفر المنصور پانچویں لشکر کے ہمراہ امام مالک کے سامنے حاضر ہو کر بلند آواز میں کچھ پوچھنے لگے تو حضرت امام مالک نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین اس مسجد میں اپنی آواز کو بلند نہ کیجئے کیونکہ اللہ جل شانہ نے قومِ مسلم کو قرآن مجید میں ادب کا طریقہ بتایا ہے اور ربّ دو جہاں نے فرمایا ہے "لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ الْآيَةُ" یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسول کی آواز سے بلند نہ کرو اور رسول پاک سے بوقتِ گفتگو آہستگی اور نرمی اختیار کرو۔ سن کر امیر المؤمنین نادم و خاموش ہو گئے۔ بعدہ آہستہ و سرگوشی کے لہجہ میں حضرت

امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارتِ نبویؐ کر لی ہے اب دعا کرنا باقی رہ گیا ہے لہذا آپ ایک امام ہیں پوچھتا ہوں کہ وقت دعا کیا قبلہ کی طرف منھ کروں یا رسول اللہؐ کی طرف رخ کروں؟ امام مالکؒ نے فرمایا کہ ”خبردار اپنے چہرے کو رسولِ اکرم ﷺ کی طرف سے ہرگز نہ پھیرے تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کے وجود کا وسیلہ ذاتِ محمدیؐ ہے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منھ کر کے اپنی تمنائیں طلب کیجئے اور ان کی سفارش کا وسیلہ پڑیے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے کلامِ پاک میں فرمایا ہے: ”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا“ (سورہ نسا آیت ۶۴)

آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ”اگر میرے بندے اپنی جانوں پر خطا و عصیان سے ظلم کریں، اور اے محبوب تیرے حضور حاضر ہوں اور اللہ پاک سے معافی کے طالب بنیں اور رسول ﷺ انکی سفارش کریں تو حضور و اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔ صد کتاب و صد ورق در ناکھن زوئے دل را جانب دلدار کن حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ مشنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ تسکوتِ کتابوں اور بے شمار ورقوں کو آگ میں جلا ڈال اور اپنے دل کے چہرہ کو محبوبؐ کی طرف کر لے۔

دُرود شریف کی برکتیں

حاجیو آوشہنشاہ کا روضہ دیکھو! ❖ کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو!
والا مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا ❖ یاں سیمہ کاروں کا دامن پہ چھلکا دیکھو!
غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا ❖ میری آنکھوں سے میسے پیائے کا روضہ دیکھو!

★ — امام سہیل بن محمد بن سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ یہ شرف جو ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے قول ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الْآیۃ“ کی بدولت حضرت محمدؐ یتیم عبدالمطلب، نبی اُمّی کو عطا فرمایا یہ اس بزرگی سے بیشمار درجہ کامل و مکمل شرف ہے جو ربِّ العزت نے فرشتوں کے سجدے سے آدم علیہ السلام کو بخشا تھا کیونکہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سجدے سے مُشرف کرنے میں ذاتِ الہی شریک نہ تھی لیکن اپنے محبوب سرورِ دو جہانؐ کو مُشرف عطا کرتے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ مالکِ یوم الدین بذاتِ خود شریک رہا۔ تو جس عطائے شرف میں خود خدا مع ملائکہ شریک ہوں وہ اُس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شریک کریں اور ذاتِ الہی شریک نہ ہو بدرجہ افضل و اشرف ہوگا۔ مسلمان ذہن نشین کر لیں کہ انعامی بزرگی، آدم کو عطا کرنے کی مجلس میں ربِّ العزت شریک نہ تھا مگر رحمۃ اللعالمین کو تمتعہ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں خالقِ دو جہان نے بناتِ خود شریک فرمائی۔ ع چ نسبت خاک را با عالم پاک

★ — ”منازل الانوار“ میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر دی کہ اللہ جل شانہ نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قُبۃ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مُدتِ سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو مُشرف و کرامت کی ہواؤں سے معمور کر رکھا ہے اُس قُبۃ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنہوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی۔

★ — حضرت ابو جبر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ درود شریف گناہوں کو اس طرح ملیا میٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو فنا کر دیتا ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

صلوة وسلام کی اہمیت

بیٹھے اٹھتے، بحق مصطفیٰ ﷺ، التجا و استعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے ﷻ مفلسو! سامانِ دولت کیجئے

★ احیاء علوم الدین میں حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالیؒ فرماتے ہیں کہ فرمانِ محبوبِ رحمن ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خدا کا ذکر اور محبوبِ خدا پر درود و صلوات نہ ہوں۔ بروز قیامت وہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت و محرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

★ محبوبِ معبود و درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبریل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجا کر رک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں اکڑ جاتا ہے؟ تو جبریل نے بصداء و زاری اپنی محبوبی کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرورِ دو عالم میں اور آگے بڑھنے سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاؤز کروں گا تو تجلیاتِ جہلِ جلالہ کے انوار مجھے جلا کر رکھ بنا دیں گے۔ حضرت سعدیؒ اس قولِ رسولِ پاکؐ کو یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

بگفتا فراتر محال منماند : بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سمر نمونے برتر برم : فروغ تجلی بسوزد پریم

ترجمہ یہ ہے کہ۔ سوالِ رسولِ امین و صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبریلؑ نے فرمایا کہ حضرت یہ میری رک جانے کی جگہ ہے اس مقام سے آگے پرواز کی طاقت میرے پر و بال میں نہیں ہے اگر بغرض محال ایک بال برابر اوپر کی طرف اڑوں تو تجلیاتِ الہی سے میرے بال و پر جل جائیں گے آپ آگے بڑھیے آپ کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ و بالا ہے۔

آپ بلا خوف و خطر بڑھتے جائیے۔

اے اہل ایمان و ایقان! غور کا مقام ہے جہاں جس جگہ، پر وبالِ جبریلؑ کی طاقتِ پرواز جواب دے جاتی ہے وہاں اور اس جگہ ہمارے شافعِ محشر کی طاقتِ پرواز شباب پر ہوتی ہے، یا یوں سمجھو کہ جہاں پر وبالِ جبریلؑ قوتِ پرواز سے عاجز و عاری ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر کامیابی ہائے آخر الزماں کی رفعت اُولو العزمیٰ اور تیز گامی کے جلوے دکھائی دے۔ بعدہ صیبِ رب العالمین محمد بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب جبریلؑ کو میں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو ان سے دریافت کیا کہ ”اے جبریل تمہاری کوئی حاجت بارگاہِ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟“ جبریل علیہ السلام بولے کہ ”ہاں یا رسول اللہ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروز حشر پُل صراط پر آپ کی امتیوں کا گزر آسانی ہو سکے کے لیے، اپنے پروں کو بچھا دینے کی اجازت دیں تاکہ میں آپ کے دل کو خوش کر نیکی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں۔“ حضرت شافعِ رحمن و بشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ پاک تمہارے اس خیر خواہی کے خیال و مقصد میں برکت و ملامت فرمائے“

”اے صاحبِ نظر منمو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صرف امتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکار کون و مکان، نبی آخر الزماںؐ کی وکالت، عدالتِ الہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبریلؑ کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے۔“

اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلیاتِ الہی کے اعلیٰ پردوں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر ستر ہزار حجابات طے کرائے گئے آخری حجاب

اقدس سے ایک آواز آئی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سے ہو بہو ملتی جلتی تھی ”قف
یا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ یَصَلِّی“ اے سرورِ مہربان! ذرا ٹھہر جائیے آپ کا بڑا بکیر
صلوٰۃ میں مصروف ہے۔ میرے دل میں ایک قسم کی وحشت و گھبراہٹ کے ساتھ بڑی
حیرت جائز ہو گئی پہلے اس بات پر متعجب ہوا تھا کہ یہ ابو بکرؓ کی آواز یہاں کیسی ہے؟ کیا
وہ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ دوسری بات سے اس لیے حیرت زدگی کا شکار ہو گیا
ہوں کہ میرے رب کو صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ میں نے لفظ ”صلوٰۃ“ کو صرف نماز
سے تعبیر کیا تھا۔

بعد اللہ پاک کی نداد آئی کہ ”اے میرے محبوب محمد بن عبد اللہ میری نزدیکی
میں آجا“ پس مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا رب مجھے پکار رہا ہے۔ پھر مجھ کو اس قدر قریب
کر لیا کہ اقربت کا درجہ اعلیٰ ہاتھ آگیا۔ جس کی طرف اللہ جل شانہ نے اپنے کلام
بے مثال میں ”ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ ۝ اَوْ اَدْنٰی“ سے
اشارہ فرمایا ہے۔

اقربت کی لامکانی میں راز و نیاز کی باتیں ہو چکنے کے بعد مجھے اس مقام مبارک
سے واپس لوٹ آنا ناگوار گزرا۔ عالم الغیب والشہادۃ کو میرے دل کی صدا معلوم
تھی، فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے واپس ہونا مرغوب نہیں ہے مگر
اے محبوب! اے میرے نور! میں نے تم کو اپنی رضا و خوشی سے اپنے بندوں کی طرف
خاتم النبیین و رحمۃ اللعالمین بنا کر ہدایت کا کام انجام دینے کے لیے بھیجا ہے اگر اس مقام
پر ٹھہرے رہ جاؤ گے تو تبلیغ رسالت میں فتور آئے گا لہذا زمین کی طرف لوٹ جاؤ اور
رسالت کی ذمہ داریوں کو پورا کرو میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم جب بھی صلوٰۃ کے لیے

کھڑے ہو جاؤ گے مجھے اپنے روبرو پاؤ گے اور یہ نظارہ معراج تمہارے سامنے ہوگا،
یہ رہا میرا وعدہ اب تم خوشی خوشی اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے لوٹ جاؤ۔ اسی
لیے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ”قَرَّةٌ عَیْنِی فِی الصَّلَاةِ“
کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلوٰۃ میں ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۷

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی : نماز اس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیسری : کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیسری
پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا کہ جو کچھ گزارش کرنی ہے کرو۔ میری طرف سے
اجازت کاملہ ہے، تو میں نے عرض کیا ”اے پروردگار عالم! آپ تک پہنچنے سے پہلے
مجھے ایک طرح کی وحشت و گھبراہٹ محسوس ہوئی تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی
آواز میں ایک اعلانی جملہ سنا، مجھے تعجب ہوا کہ کیا ابو بکرؓ بارگاہ بے مثال میں مجھ سے پہلے
پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی ”کہ تیرا رب صلوٰۃ میں
مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلوٰۃ سے بے نیاز
ہے پھر صلوٰۃ میں مصروف ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟“

اللہ جل شانہ و غم نواز نے مجھے بتایا کہ میری صلوٰۃ تمہاری سمجھ کی نماز نہیں ہے۔
میں اللہ ہوں اور ہر شے سے بے نیاز ہوں مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ میں تم
پر اور تمہاری امتیوں پر اس لحاظ مبارک کے موقع پر رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور
تیرے دوست ابو بکرؓ کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے موسیٰؑ کو بطور معجزہ عصا عطا فرمایا
مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے، اُن کو فرعون کے پاس ہدایت کرنے

بیمبے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہہ وبالا کرنے لگے تو موسیٰ نا تجربہ کاری کی بنا پر گھبرانہ جائیں۔ لہذا اس عصا کی تبدیلی حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحاناً میں نے موسیٰ سے کہا ”وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى“ اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ تو موسیٰ نے جواب دیا ”قَالَ هِيَ عَصَايَ“ کہ یہ میرا عصا ہے! میں نے کہا ”قَالَ الْقِهَا“ اے موسیٰ! عصا کو زمین پر پھینک دے۔ موسیٰ نے میرے حکم کو بجالاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ عصا زمین پر پھینکتے ہی اس نے ایک عظیم طنک سانپ کی صورت اختیار کر لی ”فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى“ اور موسیٰ مارے خوف کے گھبرا گئے تو میں نے پھر حکم دیا ”قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى“ ڈرو مت! اس کو پکڑ لو، وہ پہلی صورت میں آجائے گا! جب موسیٰ کی تعلیم پوری ہو گئی اور عصا کی تبدیلی حالت سے گھبرانا موقوف ہو گیا۔

اسی طرح اے محبوب! تم بھی جب ملا را اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے آخری حجاب پر پہنچے، مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ طاری ہوگی چونکہ وحشت و خوف کی حالت میں ملاقات سے وصل اور ملن کی لذت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال پہلے سے میں نے ابوبکرؓ کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے، صدائے دوست سنانے کیلئے اس کو اُس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو وحشت آتی تھی جب اُس فرشتہ نے ابوبکرؓ کے لہجہ میں صدائی تو اپنے دوست کی آواز سُن کر تمہاری وحشت کا فور ہو گئی۔ وہ ابوبکرؓ نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابوبکرؓ کی آواز بخشی گئی تاکہ تمہاری اور ہماری ملاقات وحشت میں نہ ہو، پیار و محبت اور یگانگی و اشتیاق میں ہو۔

بے اے محبوب! تم تو جانے لگے جبریلؑ نے آتے وقت جو درخواست کی تھی، وہ کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا کہ ”الہی تو عالم الغیب والشہادہ ہے“ تو سب جانتا ہے میرے بیان کی کیا ضرورت؟ تو جل جلالہ عم نوالہ نے فرمایا کہ نہیں! نہیں تمہارے بیان کی از حد ضرورت ہے، درخواست جبریلؑ کی قبولیت تمہارے سوال و سفارش پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ”اس کی بڑی خواہش ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میری گنہگار امت کو صراطِ یوم القیامت کے عبور کرنے میں سہولت و آسانی کے لیے اپنے پروں کو پُل صراط پر بچھا دے“ تو مالک ارض و سما نے فرمایا کہ ”تمہاری عرضی نے جبریلؑ کے حق میں تو قبولیت حاصل کر لی لیکن تمہاری امت کی صرف ایک جماعت کو جبریلؑ کے پروں پر سوار ہو کر صراطِ یوم القیامت عبور کرنے کی اجازت ملے گی“ تو حیرت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! وہ اجازت کونسی جماعت کے لیے ہوگی؟ خدائے لم یزل نے فرمایا کہ صرف اس جماعت کو اجازت نصیب ہوگی جو تم پر صلاۃ و سلام کی کثرت کرتی ہے۔

دوستو! آج کل ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے کے لیے جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے تو احاطہ جہنم سے سرحدِ جنت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت حاجت ہوگی، تو یاد رکھیے! ”بال جبریلؑ پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے آؤے میں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلوات و سلام، پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراطِ یوم القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑو گے اور کٹ کٹ کر آتش جہنم کی غذا بن جاؤ گے۔ اگر جبریلؑ جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرور کو زمین و مالک تسنیم و کوثر کی وکالت اور

سفارش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعتِ رسولؐ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔
 ★ — لہذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیثِ رسولؐ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرورِ دو جہاںؐ نے فرمایا کہ ہر دعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے جب تک دعا کرنے والا، بھیک مانگنے والا، اپنی زبان سے وردِ درود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب درود شریف پڑھ لیتا ہے۔ وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور دعائیں مقامِ قبولیت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آوازِ بازگشت کی مانند دعا گو کی طرف لوٹ پڑتی ہے۔ جیسی تو آمنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال نے فرمایا ہے کہ اے میرے امتیوا! جب بھی تم ربِّ تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو تمہاری التجاؤں کے آگے پیچھے مجھ پر درود شریف بھیجا کرو تاکہ تمہاری درخواستیں ضائع نہ جائیں۔“

نکتہ: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا ”وَمَا قَلْبُكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى“ اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ ”قَالَ هِيَ عَصَاي“ فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لفظ ”میرا“ پسند نہ آیا کیونکہ اللہ جل شانہ کو دعویٰ خودی سے نفرت ہے بلکہ دعویٰ عطاۃ الہی پر جبرِ رحمت بہا دیتا ہے اگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام جواب دیتے کہ ”الہی یہ تیرا عطا کردہ عصا یا ڈنڈا ہے تو خوشی میں خزانہ رحمت نثار کر دیتا اور نفقہ بدل جاتا مگر جب موسیٰ علیہ السلام نے ”میرا عصا“ کہہ دیا تو غیرتِ الہی جوش میں آئی اور حکم صادر فرمایا کہ ”الْقِهَا“ اگر تیرا عصا ہے تو زمین پر پھینک دے۔

طہستی زیارت

سلسلہ علمی رستینیت

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف
 رحمن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

★ — حضرت شیخ علامہ خوئی رحمۃ اللہ علیہ ”ذرة الناصین“ میں رقم طراز ہیں کہ حضرت عبداللہؑ سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا جو بادشاہِ وقت کا خدمت گار تھا وہ فسق و فجور میں مبتلا رہتا تھا اس کی وفات کے بعد ایک رات میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دو عالم کے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ یہ بندہ تو فاسقین میں سے ہے، پس کس طرح اس کا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک میں دیکھ رہا ہوں؟ شفیع المذنبین مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے بارگاہِ الہی میں اس کی شفاعت کر دی اور باری تعالیٰ نے اس کو بری کر دیا میں نے بعد حیرت آقائے دو عالم سے درخواست کی کہ کس سبب سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا؟ تو صاحبِ کوثر و تسنیم نے فرمایا کہ ”صرف مجھ پر کثرتِ صلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ

منزلت ملی۔ شیخ کو فجر میں مبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری درود گناہوں کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سہ

نمائد بعصیان کئے در گرو
چو دار و چین سید پیش رو

یعنی بوجہ عصیان وہ شخص، قید زیاں و مہون آتش سوزاں نہیں رہے گا جو ایسے نادار آقائے دو جہاں و سید مرسلاں کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا ”السّلام علیکم یا اهل العزّ الشامخ والکرم البادخ“ یہ سن کر رسول پاکؐ نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابوبکرؓ کے درمیان بٹھالیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اس زمین پر میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزت و حرمت والی نہیں ہے۔ آپ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھالیا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے؟

محبوب خالق کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”مجھے جبریل علیہ السلام نے آکر خبر دی ہے کہ شیخ مجھ پر ایک ایسی درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا

تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بصد نیاز عرض کرنے لگے کہ اس کا درود کس قسم کا ہے تو محبوب جنت آفریں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے لگے کہ اس کے درود کی یہ صورت ہے:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِي الْمَلَأِ الْاَعْلٰی اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ

ملاحظہ فرمائیے کہ رسول پاکؐ کو درود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور درود کی ندرت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوق سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پذیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دیہاتی کو سرور عالم اپنے قریب بگہ دیتے ہیں اور جس کو باعث کون و مکان اپنے قریب بٹھالیتے ہیں وہ اللہ جل شانہ کی نظر میں بھی مقام قربت کا حقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مژدہ ہے ”وَمَنْ يُّطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ“ جس نے دربار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودی خالق اکبر بھی پا گیا ہے۔ سہ

وہ جس کو ملے ایمان ملا، ایمان تو کیسا رحمن ملا

قرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا، جب دل نے وہ نور ہدیٰ پایا

جبھی تو حضرت ملا سعدی شیرازی نیت نئے رنگ میں قسم قسم کی شانے

فرما کر اس مقام قربت کو حاصل کرنے کا ارمان دل میں چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زباں تا بُوْد در دہاں جائے گیسر

شانے محمدؐ بُوْد دل پزیر

سعدیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک میرے منہ میں یہ زبان ملتی رہے گی تو یہ زبان

سعدی نیت نئے رنگ و روپ میں دل پسند صلوٰۃ محمدیؐ گاتی رہے گی۔

ع قیب خدا، اشرف انبیاء : کہ عرش مجیدش بود متکا
 ”وہ ذات محمدی رب اعلیٰ کا صیبت ہے تمام نبیوں سے برتر و بزرگ ہیں، وہ
 ایسی عظیم ہستی ہیں کہ عرش پاک جل شانہ اس کا نگہ گاہ بنا ہے۔“
 سوار جب انگیر یکران براق : کہ بگوش از قصر نیلی رواق
 وہ نور احمدی جسید بشری کے ساتھ، برق رفتار، دنیا کو یک لحظ میں طے کرنے
 والے براق پر سوار ہو کر، لقاء محبوب کے لیے لمحہ بھر میں نیلی چھت سے گزر گئے۔
 یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آج تک کوئی ہستی درجہ ولایت پر بجز ورد شانہ مجری
 و صلوات الرسول کے فائز نہ ہو سکی۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم : خدا چاہتا ہے رضائے محمد
 محمد برائے جناب الہی : جناب الہی برائے محمد

★ حضرت شیخ علامہ عبد الرحمن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک
 خدا رسیدہ بزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو آنکھوں سے اندھا بھی تھا، برص
 کا مریض بھی تھا، گونگا اور اپانج بھی تھا اس کے متعلق اُس بزرگ نے لوگوں سے
 دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت یہ مادر زاد اندھا، گونگا اور اپانج نہیں
 ہے بلکہ وہ بڑی سُرلی اور ہوش ربا آواز کا مالک تھا اور کلام پاک جب تلاوت کرتا
 تھا تو آس پاس کے لوگ جھوم جھوم جاتے تھے ایک دن اُس نے اس آیت شریف کی
 تلاوت کی ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ تلاوت تو کر لی لیکن درود شریف
 پڑھنے سے لایرواہی اور غفلت برقی، اس کے بعد وہ ان تمام مُصیبتوں میں مبتلا ہو گیا۔

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
 حافظ علم و ادب و رزکہ در حضرت آں شاہ
 ہر کہ آئینست ادب، لائق قربت نہ بود
 اے حافظ شیرازی! شاہ دو عالم، فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
 و منوری میں علم اور ادب کو ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ جو علم و ادب سے نابلد
 ہوتا ہے وہ مقام قربت کا مستحق نہیں ہوتا۔
 حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ خلق خدا کو اس طرح نصیحت و انتباہ
 فرماتے ہیں کہ

ہر آں کہتر کہ با مہبت ستیزد
 چنان آفت کہ ہرگز بر نہ بخیزد

ہر وہ کمتر و کمزور، جو بہت بہتر اور شہ زور سے لڑتا ہے۔ تو پھر وہ ایسا
 چت گرتا ہے کہ پھر اٹھ کھڑے ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔
 ★ حضرت شیخ علامہ زماں، عبد الرحمن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ ”القول
 البدیع فی الصلاۃ علی الشفیع“ کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں
 کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سید المرسلین کی زبان پاک سے سُن کر یہ حدیث شریف
 روایت کرتے ہیں کہ فائز النور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے
 کے بعد حج بیت اللہ کیا اور بعد حج غزوہ میں شرکت کی۔ اللہ جل شانہ و عم نوالہ
 اس کے غزوہ کا ثواب چار سو بار حج خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔
 یہ سُن کر ضعیف اور سَن رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ

پڑا کہ **وَاحْشَرًا!** جو انی باقی نہ رہی، حج تو بجالا سکتے ہیں، لیکن شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے!

ارم الرائین نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر میرے محبوب کے پاس جلد سے پیشتر پہنچے۔ جبریل حاضر خدمت ہو کر کہنے لگے کہ اے رسولِ خدا! اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر از روئے محبت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا، اللہ پاک اس ایک درود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوے کے ثواب کے برابر کر دے گا۔ جن غزوؤں کا ہر غزوہ چار سو بار حج بیت الحرام کا ثواب رکھتا ہوگا۔

★ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اگایا ہے جس کا پھل سید سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہید سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبو دار ہوگا، اس درخت کی ٹہنیاں تروتازہ موتیوں کی اور اس کی پھنگلیں زرخاں کی مانند ہوں گی۔ اس کی پتیاں زبرجدی ہوں گی، اس درخت کا پھل، محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب ہوگا؛ انصاف و ترک خود پسندی کا مقام ہے، درود شریف اعمال کے درمیان، اللہ جل شانہ کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنا لیا ہے۔ قیاس کیجئے کہ ایک درود کی اجرت چار سو غزوے، ہر ایسا غزوہ جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلہ ہو۔ اکرم الاکرمین کے کرم کی حد ہو گئی ہے ایک درود پر خزانہ رحمت خداوندی پھار ہو رہا ہے۔ حساب لگائیے! ہر درود شریف

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جیسی تو صلوة الرسول کو افضل الاعمال، افضل العبادۃ اور افضل الذکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا ورد کرنے والوں کی خاطر، میزبانِ جنت، خالقِ رحمت، احسن الخالقین نے ایسے خاص میوے تیار رکھے ہیں جو صرف عملِ درود بجالانے والوں کو بطور انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمد کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں رب دو جہاں نے اپنے محبوب جہاں افزہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء سے زیادہ قصاص عطا فرمایا، وہاں مداح رسول اور قاری درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ایسی خاص مہانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے جسے دیکھ کر خدا کی خدائی عیش کرنے لگے۔ بابِ مدینہ علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ان حدیثوں کا بیان، خالق دو جہاں کے فضلِ بجدی کا اعلان اور کثرتِ درود پر دل کو ابھارنے کا سامان ہے۔ عجب کیا اگر حرم فرمائے ہم پر: **خُذْ اَنْتَ مُحَمَّدٌ بَرَاءَ مُحَمَّدٍ دَمِ نَزَعٍ جَارِیْ هُوَ مِیْرِیْ زَبَاں پَر**۔ **مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ خُذْ اَنْتَ مُحَمَّدٌ**

★ نثرِ مہم الجالس میں شیخ علامہ زماں عبدالرحمن الصفوری فرماتے ہیں کہ بعض مظلوم خدائیدہ شخص ایک ظالم بادشاہ کے ستم سے جنگل کی طرف جان کی حفاظت میں نکل گئے چونکہ بادشاہ سخت جابر و طاقت ور تھا، درویش کو خوف ہوا کہ کہیں بادشاہ کی قوت اور مہارتِ تجسس یہاں تک آنے پہنچے، درویش نے سُنسان جنگل میں، ازراہ احتیاط زمین پر ایک ایسا دائرہ کھینچ دیا جو بظاہر ایک قبر کی صورت دکھائی پڑتا تھا۔ بعد اُس نے اس دائرہ کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکر کنارے بیٹھے ایک ہزار دفعہ درود شریف کا ورد کیا اور قاضی الحاجات کے دربار میں سیکسہ ہاتھوں کو

پھیلانے بھیک مانگی کہ اے رَبِّ اعلیٰ! بندہ نے اس صاحبِ قبر کو اپنا شفیع بنالیا ہے۔ مجھے اُس ظالم شاہ کے خوف سے بحرِ موتِ مُحَرَّقِ قریشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امن اور اطمینان عطا فرما۔ جھٹ اُسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تمام لیا ہے اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں بعید ہیں، لیکن وہ کرامت و منزلت میں مجھ سے حد درجہ قریب ہے۔ جاؤ! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلا دیا ہے۔ درویشِ خوش شہر کی جانب چلے۔ شہر کے دروازہ پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سنکر کہ ظالم سلطان کی وفات ہو چکی ہے شکر الہی بجالایا۔

لہذا رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے میرے امتیو! جب کوئی بھاری مصیبت اُمٹکل اُٹھائے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کر دو کیونکہ میرا درود مشکل کشا و دافع البلاء ہے۔

آپ کے رب نے دیا، آپ کو فضل کُلّی وہ دیا تم کو جو، اوروں کو خدا نے نہ دیا

★ کتاب ”الملاذو الاعتصام“ میں مُنذَرَج ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر حکمِ خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیے رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے۔ عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے ”اے موسیٰ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگالائے؟ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی، اب سارے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے سے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آ رہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا“

اے موسیٰ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کر دے ورنہ مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربارِ الہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور صُکُز ہونے کے مولیٰ اس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمانِ الہی پہنچا کہ عَصَا سَطِیحِ دریا پر مارو، دریا راستہ نکال دے گا۔ حضرت موسیٰ خوش ہو کر دریا میں اترے اور زور سے عَصَا کو پانی کی سطح پر مارا، مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل سخت دباؤ ڈالنے لگے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے بصدرِ زاری وہی پہلی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم عَصَا سے کام لو۔ حضرت موسیٰ نے پھر کوشش کی مگر سب بے سود۔ کنارہ بحر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہِ رب العزت سے حضرت جبریل علیہ السلام آپہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کر دی۔ حضرت جبریل فرماتے لگے ”موسیٰ! تم نے صرف ”ضرب عَصَا“ کے جملہ کونسا، لیکن عَصَا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے تم پہلے ”ضرب عَصَا“ کا طریقہ معلوم کر لو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے جبریل خدا کے واسطے بتا دیجئے نا، کہ کونسا طریقہ ہے کافی دیر ہو رہی ہے بچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکمِ خدا یوں ہے کہ رسولِ آخر الزماں پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضربِ کلی سے فائدہ اٹھاؤ، پھر تم ضرور کامیاب ہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عَصَا سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی، ضربِ کلی کو صلواتِ رسولِ مدنی نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قوم بنی اسرائیل نے نجات پائی۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ❖ دریا بہا دینے ہیں، دُرِ بے بہا ڈیئے ہیں
تو ہے رحمتِ بابِ امت تیرا دروازہ ہوا ❖ سایہ فضلِ خدا، سایہ تیسری دیوار کا
☆ حضرت جبریل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمد حبیب اللہ! اللہ جل
شاذ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالمِ بیخبری میں رکھا، بعدہ مجھے پکارا کہ
”اے جبریل! اس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبریل ہے۔ میں نے
جواب میں کہا ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔
اللہ جل شاذ نے حکم صادر فرمایا ”قَدْ سَنِي“ میری پاکی و بے نیازی کے ذکر
میں مشغول ہو جا۔ میں خالقِ کبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر
صدائی ”مَجْدَنِي“ اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہا، میں
دس ہزار برس عظمتِ الہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی ”أَحْمَدَنِي“ میری حمد
و ثناء کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس تحمیدِ الہی میں فرنگی گزاری۔ اس کے بعد
”سَاقِ عَرْشِ“ کے پردہ کو گر کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکھے جانے کا فرمان جاری
فرمایا اس عرصہ نظرِ الہی میں ”سَاقِ عَرْشِ“ پر ایک سطر پر مرقوم پایا۔ اللہ پاک نے
مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ ہے۔ میں
نے عرض کیا یا خالقِ دُؤَالْمَنِّ! یہ ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ کون ہیں۔ جواب آیا کہ اے جبریل!
اگر میرے ارادہ قدرت میں تخلیقِ محمد نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب
نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم، نہ سورج ہوتا نہ چاند اور نہ
نواب ہوتا نہ عتاب۔ اے جبریل! اس محمد باعثِ تخلیقِ دُؤَالْمَنِّ پر صدقے جاؤ اور
ہر صلوٰۃ بھیجو۔

پس مجھ جبریل نے آپ پر یا رسول اللہ دس ہزار برس درود بھیجا اب یہ حقیر فقیر
ناظرین و قارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرات کرتا ہے
کہ اپنے محبوبؐ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطائے عظمت و وقار کی صدکا اندازہ کیا
کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطہ میں لاسکتا ہے؟

جب جبریل جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقتِ خدمت و قابلیتِ دیدارِ رسولؐ کی خاطر
احکم الحاکمین نے عرصہ دراز تک، عالمِ بے خودی، عملِ تقدیس، تہجد و تحمید و نظارگی
”سَاقِ عَرْشِ“ میں مشغول رکھنے کے بعد، دس ہزار برس تک صلواتِ الرسول کا ورد
کراتے ہوئے کامل مَدَدِ بنالیا پھر تو اللہ جل شاذ و عم نواک نے اپنے فضلِ محض
سے ”رَّسُولِ کَرِيمِ • ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينِ مُطَاعِ
ثَمَّ آمِينِ“ کی سندِ خدمتِ محبوبِ خالقِ کل، جبریل کو مرحمت فرمائی۔
اگر ”سَاقِ عَرْشِ“ کی نظارگی جبریل علیہ السلام کو میسر نہ آئی تو ”سِدْرَةُ اْلْمُنْتَهٰی“ کو
مہور نہ کر سکتے والا ناموسِ اکبر کو، عرشِ بریں تک پہنچ کر دیدارِ بقا الہی سے مُشْرِف
ہونے والے نبیِ اعظم و خاتم کے چہرہ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح پتھریں
پر تکی الہی دیکھنے والے موسیٰ علیہ السلام کو نقابِ چہرہ پر ڈالنے کا حکم ہوا اسی طرح
خود خدا تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوبؐ کے عالم سازِ رُضَاہِ مُنَوَّرِ پَرْمَزَلِ و مَدَثِ کا
نقاب چڑھا دیا تھا۔

موسیٰ زہوشِ رفت بیک پر توصفات

تو عین ذاتِ می نگر می در تہی

صفتِ جمالِ الہی کا عکس دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کا ہوش جاتا رہا۔ تو ذاتِ محمدی کو

دیکھو کہ وہ شکراتے ہوئے عین ذاتِ خداوندی کو دیکھتے رہ گئے۔

ط یہ ہیں تفاوتِ این راہ، از کجاست تا بکجا

تو ہم جیسے عاصیوں کے لیے ”صلواتِ الرسول“ افضل الاعمال کیوں نہ بنے؟ پھر ہم بغیر ”صلواتِ الرسول“ کے حضرت حق تعالیٰ اور حضرت محبوبِ مالکِ پست و بالا کے منظورِ نظر کیسے بن سکیں گے؟

برائے دیدن تو چشمِ دیگرم باید

کہ ایں چشمے کہ منِ دارمِ جہالتِ رانمی باید

تجھے دیکھنے کو مجھے ایک دوسری قسم کی آنکھ چاہئے، کیونکہ جس قسم کی آنکھ میں رکھتا ہوں وہ تیری دیدارِ جہاں با کمال کے لیے لائق و شایستہ نہیں ہے۔

اگر حُبِ خدا خواہی، بجائِ شوپیرِ واحد

صراطِ مستقیمِ این سب و راہِ جملہ کا ملہا

اگر خدا کی محبت کا طالب ہو، تو پہلے تابعِ محبوبِ خدا بن جاؤ کیونکہ خدا کی قربت حاصل کرنے کا یہی ایک سیدھا اور سہل راستہ ہے اور یہی راستہ تمام دلیوں اور کاملوں کا اختیار کردہ و پسندیدہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی تصنیف ”جذبِ القلوب الی دیارِ المحبوب“ میں ذکرِ رسولؐ کی از دیارِ اشتیاق کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ

جاں میدہم در آرزو، اے قاصدِ آخر بازگو

در مجلسِ آن نازنینِ حرفے کہ از نامی رود

اے قاصدِ کلامِ یکتا! اتنی سی بات کی وہاں خبر کر دے کہ یہ بندہ

صفتِ اس ارمان پر قربان ہو جانا چاہتا ہے کہ سیدِ انس و جان، نازنینِ زمین و زمان کی مجلسِ مقدسہ میں تھوڑی سی ہماری بات آجائے۔

لَوْ شِئْتُ عَنْ قَلْبِي تَرَى فِي وَسْطِهِ

ذِكْرُكَ فِي سَطْرِ التَّوْحِيدِ فِي سَطْرِ

اگر کوئی میرے دل کو چیر کر دیکھے، تو ضرور میرے قلب کے بیچ دو سطریں پائیں گے، جہاں ایک سطر میں یادِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری سطر میں توحیدِ خالق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محو ہو گیا ہے اور کسی شے کی گنجائش ناممکن ہے۔

حضرت میر تقی میر کے شعروں میں ایک شعر قابلِ ملاحظہ ہے

تجھے دیکھا جس نے ہے اے پری، بخدا اس کو کو نظرِ ارہ کی

نہ رہی ہو س، نہ رہی ہو س، نہ رہی ہو س، نہ رہی ہو س

☆ حضرت شیخ ملا مصلح الدین سعدی شیرازی ایک انوکھے طرز پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف کی بجدی کو ظاہر فرماتے ہیں

نہ حُسنِ غایتِ دارد، نہ سعدیِ راسخِ پایاں

بمیر و تشنہِ مُستسقی، و دریا ہچُتِ اَلْباقی

محبوبِ خدا کا حُسنِ بی مثال کی انتہا نہیں ہے اور سعدی کے حُسنِ ناقص کی ایک حد ہے، لہذا محدود کلمے محدودی تک پہنچنا محال ہے جس طرح دریا کے کنارے استسقاء کا مریض پیاسا مر جاتا ہے اور دریا اپنی پہلی حالت پر باقی رہ جاتا ہے بالکل اس ناقص مثال کے مطابق باوجودِ رسولؐ کی پیاس و صفِ نبیؐ لاثانی سے سمجھتی نہیں، مادِ پیاسا مر سکتا ہے لیکن بحرِ بیکراں، بدستِ نبیؐ میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔

تراۓ لولاک تمکین بس است۔ شای تو لاہ دسین بس ست
چہ وصف کند سعدی ناتمام۔ علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام
اے باعثِ موجودات، محبوبِ قاضی الحاجات، آپ کے لیے شکتِ الہی میں
سے صرف دو الفاظ اور بس کافی ہیں اور آپ کی عزت افزائی میں بدرجہ جناب
باری تعالیٰ "لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" کا جملہ جامع و مانع ہے۔

حضرت شیخ ملا عبد الرحمن جامی اصفہانی کے چند عشق آمیز اور طرب انگیز
اشعار رقم کرتا ہوں اور ناقص ترجمہ بھی کر دیتا ہوں۔

زجودش گر گشتی راہِ مفتوح ✽ بجودی کے رسید کی کشتی نوح؟
اگر فی موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سمندرِ جود و کرم کی طغیانی نہ ہوتی تو
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ کا دامن نہ پاتی۔

جودِ مصطفوی سے کشتی نوح نے "جودی" میں پناہ پائی !!!

تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے ✽ کئی بر حال لبِ خشکاں بگاہے
اے زبدہ اربابِ کرم، محمد اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سرتاپا رحمت ہی
رحمت ہیں۔ بہتر ہوگا اگر کبھی بھار ہم خشک لبوں کی طرف بھی نظر فرمائیں۔

چشمِ فیاض سے گر کچھ بھی اشارا ہو جائے

نام ہو آپ کا، اور کام ہمارا ہو جائے

بگردِ روضہ ات گشتیم گستاخ

دلہ چوں پنجسہ سورخ سورخ

اے قدوہ اہل وفا، جب آپ کی زیارت سے بندہ مشرف ہوا اگر گستاخانہ

آپ کے روضہ پاک کے گرد طواف کرتا گیا کیونکہ میرا دل درود کی فرقت میں پتھر
جیسا سورخ سورخ بن گیا ہے۔

اکنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است

بمحد اللہ کہ جاں آنجا اُمقیم است

گرچہ میرا جسم و تن اس وقت حرمِ مدینہ میں حاضر نہیں ہے، مگر اللہ پاک کا
بے حد شکر ہے کہ میری روح وہاں اقامت پزیر ہے۔

اگر بود چو لطفِ دستِ یاک ✽ ز دستِ مانیاید بیج کارے

آپ کے لطف و کرم اگر ہمارے حامی و مددگار نہ ہوں تو ہمارے ہاتھوں سے
کوئی کام انجام پانا محال ہے۔

قضائی افگند از راہ مارا ✽ خدا را از خدا دخواہ مارا

قضائے الہی نے (تفکراتِ جہاں، عیب جوئی و دشمنیاں، نفرتِ امیراں اور
شکرِ خبیثاں کو) مجھے نزع میں لینے کیلئے چھوڑ کر، مجھے راہِ خدا سے گرانے کی آزمائش
میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دروہ برائے خدا، پیشِ خدا میری سفارش کر کے ان حملوں سے بچالیجے گا۔

★ حضرت انس رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم سے یہ حدیث روایت

فرماتے ہیں کہ آپ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے بچوں کو، روئے پر، ایک سال تک

مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچہ یا بچی کا رونا، چار ماہ تک ذکرِ لا الہ الا اللہ ہوتا

ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلواتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے اور آخر

کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لیے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود وصاحب مقام محمود علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا
”اللّٰهُمَّ اَرِنِي حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ“ کا اثر قبولیت، مدینۃ العلم کی
دانش کا غلہ اور ان کی نظر کا عمق اس حدیث پاک سے عیاں و بیاں ہے۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے ۛ دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے
درود و سلام کیلئے افضل اوقات ۛ

★ سید المرسلین و خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جمعہ
کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ دوسرے دنوں میں تمہارے
درودوں کو ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے درودوں
کو میں بذات خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اس حدیث شریف کو حضرت شیخ فقیہہ ابی الیث سمرقندی نے اپنی تصنیف
”تنبیہ الغافلین“ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہے
کہ شخص اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے خالق کائنات جل شانہ
اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری ۛ فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی غشٹی ۛ اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تیرے در کا درباں ہے جبریل عظم ۛ ترا مدح خواں ہر نبی ہر ولی ہے
بچوں کی بے زبانی رونے کی صورت میں درود ہونا، شب جمعہ اور روز جمعہ
کی درودوں کو بذات خود رسول اللہ کا اپنے کان مبارک سننا، اور کثرت درود کے

مادی کی موت پر خالق اکبر، تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرمانا، ایک
عجیب و غریب محبت الہی کا نقشہ و رضائے محمدی کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا
ہے! پھر بھی اگر ہم درود خوانی و بدعت نبی سے غفلت برتیں تو یہ ہماری بد قسمتی و محرومی
کے سوا اور کیا ہے!!!

ع علم کے رہ بحق نہ نماید جہالت است

ترجمہ: وہ علم جو حق کا راستہ نہ دکھاسکے، سراسر جہالت ہے۔

ابر رحمت کے سلامی رہنا ۛ پھلتے ہیں پودے لپکنے والے

★ ایک رات مسجد نبوی میں، رسول پاک صلوٰۃ تہجد ادا کر رہے تھے۔

حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطان کونین کا پھنسا ہوا کرتہ سی
رہی تھیں، رات اندھیری تھی، چراغ کی روشنی میں سلامی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا
جھونکا آیا اور چراغ بجھ گیا، ساتھ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سوئی زمین
پر گر پڑی۔ بہت ڈھونڈی، بہت ٹوٹی مگر سوئی ہاتھ نہ آئی، اتنے میں افضل العباد
وسید الزماں علیہ الصلاۃ والسلام تہجد سے فارغ ہو کر حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے
کوار کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکس چہرہ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجرہ عائشہ
اس درجہ متور ہو گیا کہ اُم المؤمنین نے سوئی زمین پر دیکھ کر اٹھالی، اور حیرت و خوشی
سے عرض کیا ”مرحبا صدمرحبا“ کیا متور چہرہ آپ نے پایا ہے جس کی روشنی نے
اندھیرے کمرے میں گہری ہوئی سوئی بتادی! یہ سن کر سید السادات، شافع مخلوقات
علیہ الصلوٰۃ والسلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ ”اے عائشہ! بڑی حسرت و افسوس و
شومی تقدیر کی بات ہے جو اس چہرہ منور کو بروز محشر نہ دیکھ پائے گا“

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہؐ وہاں آپ کو کون نہ دیکھ پایا؟
ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہوگا" اُم المؤمنینؓ نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ "بخیل کون ہے؟"
فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہیں بھیجتا ہے"
اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہر چہ می خواہی تمتا کن

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا ؟ دریا بہا دیئے ہیں، دریا بہا دیئے ہیں
☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی آپ اٹھ جاتے
اور صدادیتے "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا
الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ" اے لوگو! اٹھو! ذکر الہی کرو کہ زمین
کا پٹنے اور زلزلہ شروع ہونے کا وقت قریب ہے۔ موت اپنے سر و سامان کے
ساتھ آ رہی ہے۔ یعنی قریب قیامت ہے۔ صور اسرافیل کی صدا نزدیک ہے۔
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خدمت رسولؐ میں حاضر ہو کر عرض گزار
ہوئے کہ اے رسول اللہؐ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد بندہ آپ پر
درود کی کثرت کرتا ہے۔ لہٰذا بتا دیجئے کہ وقت کا کس قدر حصہ آپ کی صلوٰۃ میں
صرف کروں؟ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جتنا تم چاہتے ہو!
ابی بن کعبؓ نے درخواست کی کہ "بندہ تمام وقت کا چوتھائی حصہ آپ کے درود
میں صرف کرنا چاہتا ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہاری
خوشی، جو تیرے جی میں آئے۔ مگر وقت کو اور بڑھا دینے سے تم زیادہ فائدہ میں رہو گے۔

ابی بن کعبؓ نے عرض کیا "پھر تو میں نصف حصہ وقت کا درود میں مشغول کھوں گا"
آنحضرت نے ارشاد فرمایا "تمہاری مرضی! اگر زیادہ کرو گے تو اور فائدے میں رہو گے"
ابی بن کعبؓ نے کہا "تین حصہ کا دو حصہ کر لوں گا" رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا "تمہاری خوشی! اگر وقت کو اور بڑھاؤ گے تو تمہارے لیے زیادہ اچھا ہوگا" ابی بن کعبؓ
نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ اب سے لیکر بندہ جمع اوقات کو آپ کے درود میں صرف
کر دے گا" اس جواب پر سیدہ الموجدات علیہا الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "تب تو
تمہاری دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن جائیں گی"

○ امام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "طبقات الکبریٰ" میں حضرت
ابی الموائب الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ شیخ
شاذلیؒ نے سید المرسلینؐ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ ابی بن کعبؓ
کے اس قول کا معنی کیا ہے "فکم جعل لل من صلات؟" میں کتنا
حصہ وقت، آپ کے درودوں کے لیے رکھ لوں؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ "وہ اپنے نامہ اعمال کے کتنے ثوابوں کو
میرے لیے وقف کرتے رہیں"

تو جب ابی بن کعبؓ نے اپنے کل ذخیرہ اعمال کے ثوابوں کو محمدؐ تہامی علیہ
الصلوٰۃ والسلام پر بچھا کر دیا تو ان کی دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن گئیں۔
خدا کی رضا، چاہتے ہیں دو عالم ؟ خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ
عجب کیا اگر، رحم فرمائے ہم پر ؟ خدا نے محمدؐ، برائے محمدؐ
محمدؐ برائے، جناب الہی ؟ جناب الہی، برائے محمدؐ

دم نزع جاری ہو میری زباں پر ✽ محمدؐ محمدؐ، خدائے محمدؐ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے ✽ جو آنکھیں ہیں مجھ بقائے محمدؐ

صلوٰۃ وسلام اور احادیث صحیحہ و روایات حسنہ

★ جناب سید ابرار و رسول مختار علیہ افضل الصلوٰات و اکمل التسلیمات
کی کچھ احادیث صحیحہ اور روایات حسنہ برائے ترغیب عاشقانِ مدینہ بر صلوٰات صاحبِ
مفتاح الجنۃ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللہ
الموفق والمعين۔

① مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔
② مجھ پر کثرت درود کی عادت کرو جو بروز قیامت پُلِ صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دیگی۔
③ جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جل شانہ سے برضا و رغبت ملاقات
کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

④ جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے
کیونکہ کثرت درود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دور کر دیتی ہے۔
⑤ درود کی کثرت حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔

ع ذکر الحبیب للمریض طیب

⑥ کثرت درود روز قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔

⑦ جو کثرت درود حوض کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہوگی۔

⑧ جس قدر تمہارے درودوں کی کثرت ہوگی اس قدر خورانِ جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی۔

⑨ بروز محشر مجھ سے ہر قسم کی قربت کا سبب کثرت درود ہوگا۔

⑩ تین قسم کے لوگ بروز حساب و کتاب عرشِ الہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس
دن سوائے سایہ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ۱۔ جو میری امت کے
کسی غمگین شخص کا غم دور کرے ۲۔ جو میری سنت و طریقہ کو رواج دے اور
۳۔ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

⑪ تشنگی یوم قیامت سے وہ شخص محفوظ و سالم رہے گا جو کثرت درود کا عادی ہوگا؛

⑫ طاعون کی مداخلت کثرت درود سے ہوتی ہے۔

⑬ اللہ جل شانہ نے جبل قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد
و شمار قادرِ مطلق کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کو صرف صلوٰۃ الرسولؐ کی عبادت
میں مصروف رکھا گیا ہے۔

⑭ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اس میں تمہاری طہارت و پاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔

⑮ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ درود بھیجنے والے پرستارِ فرشتے طالب
مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالب مغفرت ہوتے ہیں اس کا انتقام
و ٹھکانہ جنت ہی ہوتا ہے۔

⑯ تمہاری بھیجی ہوئی صلوٰات، تمہاری خطاؤں کا کفارہ بنیں گی۔

⑰ مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجنے والوں کے کندھے، جنت کے دروازے پر میسے
کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

⑱ جو مجھ پر روزانہ ہزار بار درود بھیجے گا اُسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی

جب تک وہ جنت کی اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

(۱۹) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اگر ذکر الہی کی لگن اور خیال میرے دل سے جاتا رہتا تو میں صرف صلوٰۃ الرسول ﷺ ہی کو قربت الہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمان الہی کے مطابق درود رسول غضب الہی سے امن دلانے والا ہے۔

(۲۰) جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

(۲۱) مجھ پر درود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازمی ہے۔

(۲۲) جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھے۔ تاکہ اسکی بھولی ہوئی بات یاد آجائے۔

(۲۳) جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد درود لکھا، جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا درود ثابت رہے گا، ملائکہ اس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

(۲۴) جبریل علیہ السلام نے اگر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے بغیر کسی عذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا پس سمجھ لو وہ جہنم میں داخل ہو چکا۔

(۲۵) جس کے سامنے میرا نام آیا اور درود پڑھنا بھول گیا وہ روز قیامت جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

(۲۶) یہ مجھ پر سراسر ظلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور درود نہ پڑھا جائے۔

(۲۷) میرا نام سن کر جس نے درود نہیں بھیجا نہ وہ مجھ سے ہے نہ میں اس سے ہوں یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسول ہوں نہ وہ میری امت میں داخل ہے۔

بہر سلام ممکن رنجہ در جواب آن لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب ز تو

میرے ہر سلام کے جواب میں اپنے مبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ میرے سوسلاموں کے لیے آپ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

نوٹ : حصول ذکر الہی، صلوٰۃ رسول ﷺ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درود کے

جملے میں اکثر خطاب ”اللہم“ کے ساتھ اللہ جل شانہ سے ہے۔ لفظ اللہ اسم ذات الہی ہے اور تمام اسمائے حسنی کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذکر کا الہ ہے۔

لہذا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے خالق اکبر کو ”اللہم“ سے یاد کیا گویا اُس نے جمیع اسماء الحسنیٰ سے یاد کیا ہے۔

زلاّف حمد و نعت اولیٰ است بر خاک ادب خُشن
سجودے می توان کردن، درودے می توان خُشن

خدا کی حمد اور رسول ﷺ کی نعت بجالانے کی ڈینگیں مارنے سے بہتر یہ ہے کہ ادب کی زمین پر خاموشی سے سوجائے۔ کیونکہ انسان خدا کے بزرگ کے لیے ایک سجدہ ہی تو کر سکتا ہے اور محبوب خدا کے لیے ایک درود ہی تو زبان سے ادا کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے؟



صلوٰۃ و سلام کی ظاہری و باطنی عطائیں

★ صاحب کتاب "صائق الانوار" حقیقۃ الخامسہ میں ثمرات و نتائج صلوات الرسول کو جس طرح زیر قلم لائے ہیں۔ اس کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں:

- ① درود شریف پڑھنا، حکم خدا بجالانا ہے۔ ② اللہ تعالیٰ کی صلوة محمدی کے ساتھ موافقت کرنا ہے۔ ③ فرشتوں کی درود رسانی میں شرکت کرنا ہے۔ ④ ایک بار درود پر اللہ کی دس رحمتیں حاصل کرنا ہے۔ ⑤ دس درجات کی ترقی پانا ہے۔ ⑥ دس گناہوں کو مٹانا ہے۔ ⑦ دس نیکیوں کو اپنے صحیفہ میں درج کرنا ہے۔ ⑧ اجابت دعا کی امید سے فائز ہونا ہے۔ ⑨ شفاعت شفیع المذنبین کا موجب ہے۔ ⑩ گناہوں کی مغفرت اور عیبوں کو پوشیدہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ ⑪ بندے کے اہم کاموں کی کفایت کا ضابطہ ہے۔ ⑫ حضرت خاتم النبیین کی قربت کا ذریعہ ہے۔ ⑬ درود سے صدقات و خیرات کی خالی جگہ کو پُر کرنا ہے۔ ⑭ قصاص حوائج کا بہترین وسیلہ ہے۔ ⑮ رحمت الہی اور ملائکہ کی مغفرت طلبی کی علت ہے۔ ⑯ درود حصول طہارت و پاکیزگی کا سرچشمہ ہے۔ ⑰ موت سے قبل جنت کی بشارت کا سبب ہے۔ ⑱ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے کا سہارا ہے۔ ⑲ رحمۃ اللعالمین کی زبان معطر سے سلام کے جواب پانے کا خوشتر ضابطہ ہے۔ ⑳ بھولی ہوئی باتوں کو یاد دلانے والا ہے۔ ㉑ مجلس کی زینت ہے، روز قیامت اہل مجلس کی حسرت کا دافع ہے۔ ㉒ غربت و ناداری سے نجات بخشنے والا ہے۔ ㉓ صفت بخیلی کو دور کرنے والا ہے۔ ㉔ رسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "ترکِ صلوٰۃ" پر ناخوشگوار دعا سے رہائی عطا کرنے والا ہے۔

- ② جنت کے راستہ کا رہبر ہے۔ ③ ہوگا رہبر درود خواں کا درود (قد سئ)
- ④ مجلس کی بدبو کو مُشک و عنبر کی خوشبو میں تبدیلی بخشنے والا ہے۔ کیونکہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک ہے کہ جس مجلس میں رسول پر درود نہ ہوں اس مجلس سے ناخوشگوار بو نکلتی ہے۔ ⑤ تحمید و صلوٰۃ کی ابتداء سے کلام میں خوبی و دلکشی پیدا ہوتی ہے۔ ⑥ صراطِ قیامت عبور کرنے میں ایک مضبوط و طاقت ور سہارا ہے۔ ⑦ بندے کو "جفا بر نعمت" سے یعنی درود سے بے نیاز بن کر جو ظلم و ستم ذات محمدی پر ہوتا ہے درود اُس سے بچا لیتا ہے۔ ⑧ آسمان و زمین کے درمیان حکم الہی، درود خواں کی مدح سرائی ہوتی ہے۔ ⑨ رحمت الہی کا بہانہ ہے۔ ⑩ نزولِ برکت الہی کا حسین موسم ہے۔ ⑪ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادتی الفت و محبت دائمی کا سبب ہے۔ ⑫ درود خواں پر، رسول کا دل آجانیکا بہترین موقع ہے ⑬ بندے کی ہدایت اور قلب کی حیات و زندگی کا مدار ہے۔ ⑭ مدائے درود، سماعتِ رسول میں قبولیت و خوشنودی کا تمغہ حاصل کر لیتی ہے۔ ⑮ صراطِ قیامت پر قدم کو لڑکھڑانے سے بچا لیتا ہے۔ ⑯ قدرِ قلیل درود بھی شکرِ نعمت الہی کے لیے کافی ہے۔ ⑰ درود بذاتِ خود ذکر و شکر الہی اور اس کے احسان کی معرفت کی دلیل ہے۔ ⑱ درود مصطفیٰ، ترمذی، بندہ کا سوال و دعائیں کر پہنچتا ہے۔ ㉑ ثمرہ عظیم یہ ہے کہ درود سے صورتِ رسول پاک، بندہ کے نفس میں منقش ہو جاتی ہے۔ ㉒ کثرتِ درود شیخِ فرعی و پیرِ دستگیر کی کی جگہ لے لیتی ہے۔ ㉓ شرفِ اکبر ہے کہ درود خواں کی سکراتِ موت کے وقت

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا سلام اُسنا کر اور جنت کی نعمتیں بتاتا کر مرنے والے کا دل خوش کرتے ہیں۔ کلام رب العالمین ہے "الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ"

جو لوگ پاکیزہ حالت میں ہوتے ہیں۔ اُن سے قبضِ رُوح کے وقت فرشتے کہتے جاتے ہیں کہ تمہارے اوپر سلامتی ہے، جنت میں داخل ہو جاؤ اس عملِ خیر (و رحمتِ خدا) سے جو تم کرتے تھے۔

★ حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت شیخ المشائخ حَسَن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یا شیخ میری ایک بیٹی گزر چکی ہے اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں" حَسَن بصریؒ نے فرمایا کہ "بعد نمازِ عشاء چار رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ "الْهَآكُمُ التَّكَاثُرُ" ایک ایک بار پڑھو پھر دایاں کروٹ لیٹ کر نیند آنے تک سیدۃ السادات، صاحبِ معجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجتی جاؤ"

عورتِ حکم بجالائی اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اُس کو عذاب میں مبتلا پایا۔ گندھک کے لباس میں ملبوس، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے، اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی دیکھیں۔ خواب سے بیدار ہو کر، حضرت حَسَن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالتیں بیان کیں۔ حضرت حَسَن بصریؒ نے فرمایا کہ "راہِ خدا میں حسبِ طاقت صدقات و خیرات کرو۔ بہت ممکن ہے کہ ارحم الراحمین اُسے چھٹکارا عطا کر دے۔"

نواجہ سن بصریؒ نے رات کو جب آرام فرمایا تو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغِ جنت میں ہیں۔ وہاں ایک حسین و جمیل دوشیزہ پر نظر پڑی جو کُرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ اُس دوشیزہ نے درخواست کی کہ "اے شیخ بصریؒ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟" جواب دیا کہ "نہیں! تو لڑکی نے کہا" میں اُس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے ہوئے سونے کا حکم فرمایا تھا۔ حَسَن بصریؒ کہنے لگے "تمہاری ماں نے تو کچھ اور قسم کی حالتوں کا اظہار کیا تھا!" لڑکی بولی کہ "میری والدہ نے حالتِ صحیح بتائی تھی" نواجہ سن بصریؒ نے پوچھا کہ "یہ درجہ اب تم کو کیسے نصیب ہوا؟ لڑکی نے جواب دیا کہ "میری والدہ کے قول کے مطابق ہم شترہ افرادِ عقوبتِ الہی میں مبتلا تھے کہ اچانک ایک خدا رسید بزرگ ہمارے مقابل کے مقابل سے گزرا اور درود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصالِ ثواب فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مردِ صالح کے درود کے طفیل بخش دیا ہے مجھے اتنا حصہ نصیب ہوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس واقعہ کو امام قرطبیؒ نے بھی اپنی کتاب "التذکرۃ" میں بیان فرمایا ہے۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

آنکھ محو جلوہ دیدار، دل پر جوشِ وجد
لب پہ شکرِ بخشش ساقی، پیالی ہاتھ میں
ہے انہیں کے دم و دم سے باغِ عالم کی بہار
وہ نہ تھے، عالم نہ تھا، مگر وہ نہ ہوں، عالم نہیں

عرشِ پتازہ چھیڑ چھاڑ، فرشِ پُطرفہ دھوم دھام
کانِ جدھر لگائیے، تیسری ہی داستان ہے
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے، وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

☆ حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر میں جب نماز کا وقت آیا تو وضو کے لیے ایک کنویں کے پاس گیا مگر پانی نکالنے کا سامان میسر نہ آیا حالت حیرت میں ادھر ادھر تک رہا تھا کہ ایک بلند جگہ پر سے ایک چھوٹی عمر کی لڑکی کی نظر مجھ پر پڑی۔ کہنے لگی کہ "آپ کون ہیں؟" جب میں نے اس کو اپنا نام و پتہ بتا دیا تو وہ بول پڑی کہ "آپ وہ شخص ہیں جن کی تعریف بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور کنویں سے بغیر ڈول اور رتی کے پانی نکالنے سے عاجز و متحیر ہیں؟" یہ کہہ کر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی ابھرتے ہوئے زمین پر بہنے لگا امام محمد وضو سے فارغ ہو کر لڑکی سے مخاطب ہوئے کہ "اے لڑکی! تجھے خدا کی قسم! کچھ تو بتا دے کہ یہ رفعت و منزلت کی حصول کی کیا علت ہے؟" لڑکی نے جواب دیا کہ "اُس رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت سے، جو ریگِ زراعت میں چلتے وقت، جنگل و بیاباں کے جانور، اُس کے دامنِ عاطفت سے پیٹ پیٹ کر، "یا رسول اللہ" کی صدائیں بلند کرتے ہوئے فیوضاتِ بے نہایت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت امام محمد بن سلیمان الجزولی نے یہ سن کر قسم کھالی کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درود شریف میں ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔

اس کتاب کا نام عالمِ اسلام میں "دلائل الخیرات" سے مشہور و معروف ہے۔

درودِ سلام کا عمل

انعام و اکرام کی بارشیں

☆ "جذب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرف کو سونے سے پہلے ہر رات ایک موعین عدد درود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف لائے ہیں اور اپنے نور جمال سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہ رسول خدا فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو درودوں کی کثرت کرتا ہے میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی میں نے اپنے رخسار کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک خوشبو میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ درود اور درود خواں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس درجہ محبت و الفت ہے۔

شافع روزِ جزا تم پر کروڑوں درود

تاج و فخر انبیاء تم پر کروڑوں درود

☆ شیخ احمد بن ابی بکر اپنی کتاب میں شیخ محمد الدین فیروز آبادی سے

نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلیؒ ابو بکر مجاہدؒ کے پاس پہنچے ابو بکر مجاہدؒ از روئے اکرام شبلیؒ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرمایا اور شبلیؒ کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا۔ اقلسیؒ نے کہا ”یا سیدی آپ یہ حرکت شبلیؒ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے لوگ اس کو ”دیوانہ کہتے ہیں! حضرت ابو بکر مجاہدؒ نے فرمایا کہ میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میرے خواب میں تشریف لائے اتنے میں شبلیؒ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے شبلیؒ کے آتے ہی رسول اللہؐ بذاتِ خود کھڑے ہو گئے اور اس کو سینہ سے لگا لیا۔ پھر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہؐ آپ شبلیؒ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضرت سرکارِ دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہاں! وہ ہمیشہ بعد اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ“ اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جو آدم و کریم، تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو دانا عطا، تم پہ کروڑوں درود

★ — حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال فرمایا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟“ کہنے لگے کہ ”اے شبلیؒ! کچھ نہ پوچھو کہ عظیم ہونے کیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا پسینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دین اسلام پر نہیں ہوئی ہوگی ورنہ یہ

حال کیوں ہے!“ آواز آئی کہ یہ عذاب دُنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین و جمیل عطر میں بسا ہوا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلانے میں نے کہا ”اے دوست اللہ تجھ پر رحمت برسانے براہِ کرم بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں؟“ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہوں جس کو تمہاری کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جل شانہ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہر شدت و مصیبت میں تمہاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب ”مصابح الظلام“ میں برسیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس، ایک تمہاری ہی آس

بس ہے یہی آس، تم پہ کروڑوں درود

★ — شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ”جمع الجوامع“ کے دیباچہ میں رقم کرتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت جعفر بن عبد اللہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو زرارہؒ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ”تم کو یہ مرتبہ کیسے ہاتھ آیا؟“ کہنے لگے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیث نبویؐ سے اللہ علیہ وسلم لکھی ہیں اور ہر حدیث رقم کرتے وقت ”قال رسول اللہ“ کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا ہے۔ اسی سبب سے اللہ جل شانہ راضی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر مجھے یہ درجہ و فضیلت عطا کیا ہے۔

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں شفا، تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب، ووصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ، تم پہ کروڑوں درود

☆ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک خدا سیدہ بزرگ تین ہزار دینار کا مقروض ہو گیا ہے قرضدار نے مطالبہ کی صورت میں قاضی شہر کے پاس مقدمہ دائر کر دیا مرد صالح نے اقرار کیا اور عجز و ناداری کا اظہار کیا، قاضی صاحب نے اس کو ایک ماہ کے اندر قرض کی ادائیگی کا حکم صادر فرمایا۔ وہ بزرگ قاضی کے کمرے سے نکل کر سیدھا محراب مسجد میں بیٹھا اور بصد قاجزی و انکساری زار زار روتے ہوئے پیش پروردگار عالم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا شروع کر دیا ستائیسویں رات خواب آیا کہ کوئی بولنے والا بولتا ہے کہ فکر مت کر تمہارا قرض اللہ جل شانہ ادا فرمادے گا تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچو اور اس سے کہدو کہ رسولِ اعظم محمد رسول اللہ فرماتے ہیں کہ آپ میرا قرض تین ہزار دینار ادا کریں۔ وہ زاہد پاکباز فرماتے ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا خوش حالی کا اثر اپنے اندر پایا۔ اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمہارے خواب کی سچائی کا کیا ثبوت ہے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! وہ دن اس فکر میں گزر گیا پھر دوسری رات رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، ہو بہو پہلی رات کے مانند حکم فرمایا۔ میں خوشی خوشی بیدار ہوا تو، لیکن طبع بشریت کی بنا پر آج بھی نہ گیا۔ تیسری رات پھر رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمانے لگے کہ ”تمہارے نہ جانے کی وجہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ اگر وزیر میرے خواب کی دلیل چاہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ حضرت محمد

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر میری تعریف کی اور فرمایا کہ اگر وہ علامت یا ثبوت دریافت کرے تو بغیر کسی خوف و خطر کہہ دینا کہ آپ وزیر صاحب ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک کسی سے بات کرنے سے پہلے، درود کا تحفہ پانچ ہزار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے ہیں۔ اس راز کو سوائے اللہ تعالیٰ اور کراما کا تبیین کے کوئی نہیں جانتا۔ بیداری کے بعد بڑی ہمت سے وزیر کے سامنے حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت اور علامت کو بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہو گئے اور مجھے مَرَّحاً کہا اس کے بعد تین ہزار دینار لاکر مجھے قرض ادا کرنے کے لیے دیا۔ پھر تین ہزار لاکر کہنے لگا کہ اس کو اپنے اہل و عیال کے نفقہ کے لیے رکھ لو، پھر تین ہزار دینار زائد لاکر مجھے دیے اور کہا کہ اس سرمایہ سے تجارت کرو۔ اور مجھ سے قسم لے لی کہ اُن سے رابطہ، محبت قطع نہ کروں اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو ان کو اطلاع کے بغیر نہ رہوں۔ پس میں نے تین ہزار دینار اٹھا کر قاضی کے سامنے رکھ دیئے۔ قرض پانے والے نے یہ تماشا دیکھ کر، کہ مجھ جیسے نادار نے اتنا بڑا سرمایہ کہاں سے اڑالیا۔ متحیر و مبہوت ہو گیا۔ میں نے دیناروں کی گینتی کر کے قاضی صاحب کے حوالہ کئے اور سارا قصہ سُنا دیا۔ قاضی کہنے لگا کہ یہ شرف و کرامت وزیر کے حصہ میں کیوں آئے؟ میں عدالت کا سرپرست ہوں اس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اُس وقت قرض پانے والا چپک کر کہنے لگا کہ اس شرف و کرامت کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں۔ کیوں کہ قرض میں نے دیا ہے۔ وزیر قاضی نے نہیں دیا۔ میں نے اس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسول کی خاطر معاف کر دیا ہے اور بیشخص میرے قرض سے بری ہے۔ قاضی کہنے لگا کہ جو رقم میں نے اللہ

اور اس کے رسولؐ کے لیے نکالی، واپس نہیں لوں گا، میں قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار لیکر باہر آیا، پھر حق تعالیٰ کا حسب استطاعت شکر ادا کیا، اور راہ خدا میں بھی صدقہ کیا۔

دل کرو ٹھنڈا میرا، وہ کف پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سینچر کے دن مجھ پر درودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہود اُس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سینچر کو مجھ پر تنو درود بھیجے، اُس نے اپنے نفس کو جہنم سے چھڑا لیا اور میری شفاعت بروز قیامت اس کے لیے مجھ پر لازم ہوگئی۔

✽ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جس نے بروز جمعہ مجھ پر ایک بار درود بھیجا، وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کی معیت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصہ ملنے کی گنجائش ہوگی۔

خدا جدھر ہے، ادھر نبی ہے۔ پہلے جدھر نبی ہے، ادھر خدا ہے
کرم خدا کا ادھر ہی ہوگا۔ پہلے جدھر وہ عالی مقام ہوگا
اسی تمتا میں حرم پڑا ہے۔ پہلے یہی سہارا ہے زندگی کا
بلا لومجھ کو مدینے مولیٰ۔ پہلے نہیں تو جیتنا حرام ہوگا

★ ————— ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کوثر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت کوثرؑ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوا جب کہ ذکر رسولؐ کی مجلس قائم تھی، حضرت عائشہ فرما رہی تھیں ”کہ ہر روز طلوع آفتاب ہوتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسولؐ اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف کے آس پاس پائیس پرافشانی کرتے جاتے ہیں۔ اور درود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اُس وقت دوسری جماعت ہفتاد ہزار فرشتوں کی پہنچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوع آفتاب کے وقت دوسری جماعت، اتنی ہی تعداد کی، آجاتی ہے۔ اسی طرح روضہ رسولؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد اگر دہمیشہ ستر ہزار فرشتے پرافشانی کرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے حاضر خدمت رہتے ہیں۔

سنگِ در حضور سے، ہم کو خدا نہ صبر سے
جانا ہے سر کو جا چکے، دل کو قرار آئے کیوں



نعمتِ ربانی کی گل ریزیاں

★ حضرت عین النعم محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت سے قبل آسمان اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ "اے پستی میں اونڈی پڑی ہوئی زمین! ذرا دیکھ! عرشِ الہی، ملائکہ، سورج، چاند اور ستاروں سے میرا خاندان آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتِ ربانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخر و ناز عرصہ دراز تک جاری رہا۔

جب اصل کائنات و فخر موجودات محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمدِ سعیدہ دنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے، مدتوں کے بعد سر اٹھا کر آسمان کو لاکاراکہ "اے بلندی و رفعت پر اترانے والے، اپنی چمک و دمک پر ناز کر نبوالے! ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وہ نبی آخر الزمان، سید کون و مکاں ہیں جس کی ضیاء سے تمہاری مفاخروں نے ضو پائی ہے اور جس کے وجود سے خدا کی خدائی میں رونق آئی ہے۔ اس سستی و رفعِ پستی کی بعثت اور دعوتِ بشریت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر جرات ہو تو کچھ فرماؤ؟"

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گنگ ہو گئی اور اُس عطائے بے بہا سے محرومیت پر زار و زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جل شانہ و عز اسمہ کو، ناموسِ محمدی پر زمین کا ناز، اتنا بھایا کہ جذبہٴ محبت و رحمت جوش زن ہوا فرمانے لگے کہ "اے زمین! جب تم کو میرے محبوب کے

وجود بحرِ خود پر اتنا ناز و فخر ہے، تو میں نے بھی تیری مٹی کو مشرق سے غرب تک میرے طاہر و مظہر محبوبِ خوشتر کے صدقے میں اُس کے اور اُس کی امت کے لیے آج سے لیکر پاک ہونے کی عزت کا تمغہ بخش دیا ہے

تمہاری ساری سطح کو قابلِ سجدہ بنا دیا گیا۔ لہذا حضرت عز العرب و محبوب کاشف الکرب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا" میرے مالک نے میرے لیے تمام روئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے، حالانکہ کسی نبی کی امت کے لیے کل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اس کے بعد ربُّ الارباب نے آسمان کی حسرت و زاری پر رحم کھاتے ہوئے فرمایا کہ "اے فلکِ بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا ہوں اُس کو بغیرِ جرم و خطا کے پستی نہیں دکھاتا۔ رونا بند کر! میرے محبوب "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى" کی قد مبوسی تمہیں شبِ معراج نصیب ہوگی۔ جب میرا پیارا سچ دھج کر، بن ٹھن کر میرے پاس آئے گا تو مسکراتے ہوئے لجا لجا کر ان کی بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوبِ صاحبِ الفرج و دافعِ الحرج علیہ الصلوٰۃ والسلام مائیس لہا نہایت الدرج پر ناز کرنے کی وجہ سے اللہ جل جلالہ نے محض فضلِ مکرّم سے پاک و طاہر بنا دیا، تو امتانِ محمدی و جانِ نثارانِ احمدی ﷺ اگر صلوٰۃ الرسول کے تازہ بتازہ، رنگ برنگ کے پھول نچھا کر کرنے کو خوشنودیِ الہی یقین کرے تو ان کے نامہ اعمال کیوں پاک و طاہر اور باہر و زاہر بن جائیں۔



عنایاتِ قدوسی کی چند جھلکیاں

☆ حضرت رسول فوشتر، برتر از ماہ و اختر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں حبیب اللہ ہوں، نعمت اللہ و ذکر اللہ ہوں، نور اللہ و حق اللہ ہوں، حُر اللہ و ہدیہ اللہ ہوں، سیف اللہ، شرف اللہ اور نصیح اللہ ہوں۔ روزِ محشر میرے ہاتھ "لوار الحمد" ہوگا جس کے سایہ تلے آدم سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک جملہ انبیاء ہوں گے۔ میں شہید الشافعیں ہوں۔ سب سے پہلے بروزِ بعثت و نشور قبر سے میں سر اٹھاؤں گا۔ میں حاشر سے ملقب ہوں۔ میرے بعد بندگانِ خدا کا حشر ہوگا۔ میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے، رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب "مامی" ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا اور سطحِ زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا، مبینی ذات کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ میں بَلَقَب "عاقب" ملقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدوسی سے زیادہ فخر کی بات دنیا و آخرت میں اور کیا ہو سکتی ہے!

☆ اسرع الحاسبین، اکرم الاکرمین بقلِ شائد نے کلامِ حکیم میں فرمایا ہے: "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" پھر اس کلامِ ربانی کی تائید میں جبریلؑ کے ذریعہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے "اِذَا ذُكِرْتُ ذِكْرَتِ مَعِيَ" یعنی ایمان کی کمالیت تیرے ذکر پر مخصر ہے جس نے تجھے یاد کیا اُس نے مجھے دیا کیا۔ لہذا صرف "لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ" کے اقرار سے مؤمن نہیں بن سکتا جنتک "مُحْتَدُ

قول اللہ" کا ایقان و اقرار نہ ہو۔ اذان میں، اقامت میں، خطبہ میں نماز میں، تشہد میں، طیبہ و شہادت میں میرے ذکر کو ذکرِ الہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے مجھ کو ذکرِ صلاۃ کے ساتھ قرآنِ حکیم میں یاد فرمایا ہے: "اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتَهُ یُحِیُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ" بعدہ مجھے حکم فرماتا ہے "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کہ نعمتہائے بیشمار و بے نظیر کا شکر تحدیثِ نعمت اور تبیانِ رحمت کے ساتھ اے میرے محبوبِ بشری و بے نظیر زندگی بھر اعلان کرتا جا۔

عز العرب و فخر العجم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اَللّٰہُ یُبَدِّلُ الشَّکْرَ بِالنِّعْمَةِ" اللہ شکر و ترکہ کُفْر" اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان کرنا شکر ہے اور ایسا نہ کرنا ناشکری اور کفرِ نعمت ہے۔

توجیب عن النعم، نعمۃ اللہ کی آمد مبارک پر ناز کرنے کی بدولت، بستی میں پڑی ہوئی مٹی کو اشرف المخلوقات نسلِ ابوالبشر کے سجد گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو ہم امتنانِ خیر البشر، نصیح اللہ و نعمۃ اللہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، اگر صلواتِ الرسول میں فرصت کے اوقات کو صرف کریں، تو ضرور مطیعِ رحل اور مادیجِ رحم و رؤف کی فہرست میں جگہ پانے کا یقین مثل عین الیقین ہو جائے گا۔



کثرتِ درود و سلام پر عقیٰ کی خوش خبریاں

★ امام نسائی عثمان بن حنیفؒ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمتِ رسول اقدس ﷺ میں ایک نابینا نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یا رسول اللہ! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دُعا کیجئے" محبوب کاشفِ الكرب، عز العرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جاؤ، وضو کر لو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ يَا نَبِيَّ مُحَمَّدُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ أَنْ يَكْشِفَ عَنِّي بَصَرِي اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ رَفِي" وہ نابینا حضرت محمد ﷺ کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمتِ بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قول رسول پاک کا ترجمہ :- اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمد قرشیؐ کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمدؐ میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

نبیؐ کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبیؐ کی سفارش کا واسطہ پیشِ خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مل جاتی ہے تو پھر نبیؐ کے حضور حاضر ہو کر، اگر درودِ درود کیا جائے تو کیوں دولتِ بصیرت و خدا نبی عطا نہ ہو؟

★ حضرت ثوبانؓ، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام، کو

حضرت فخرِ موجودات سید السادات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شدید محبت تھی رسولؐ کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ اُن کا رنگ درودِ بگڑا ہوا تھا، اور پریشانی کی علامتیں اُن کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسول امین ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ "اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اڑا اڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپؐ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقیٰ میں جب آپؐ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہوگا اور مجھے اگر جنت نصیب بھی ہو تو آپؐ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہوگا اور اگر جنت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپؐ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جا رہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جا رہا ہے۔"

اسی وقت عاشقِ رسولؐ کی تسکین خاطر کے لیے جبریلؑ کے ذریعہ اکرم الاکرمین نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا"

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعام سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا

اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشق رسولؐ کی تسکین خاطر کے لیے، ربِّ ذوالجلال اپنے کلام حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیت شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشق رسولؐ نے منور صلوٰۃ الرسولؐ کی قدر و منزلت بارگاہِ ایزدی میں کس حد تک ہے۔ جب رسولؐ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کو بعینہ خدا سے جل شانہ و عم نوالہ کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری تعالیٰ نے کلام قدیم میں فرمادیا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ (مسلمانوں سے) کہہ دیجئے اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو واللہ تم سے محبت فرمائے لگیں گے اور تمہارے گنا بخش دیں گے۔ تو پھر محبت رسولؐ میں پیدا کر کے صلوات الرسولؐ کی شہادت ہاتھ میں لیے، بروزِ محشر عرشِ الہی کے روبرو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو وعدہ الہی کے مطابق مقاماتِ انبیاء، شہداء اور صلحاء اس کا بسیرا ہونے کی خوشخبری کلام ربِّ العالمین سناتا ہے۔

بے توائے آرام جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

ترے مجھے کو گزنی ہیں نہ جانے کتنی صدیاں
ابھی چاند کی جبین پر وہی واقعہ جوائ ہے!
انہیں وادیوں سے ہو کر کوئی رہنما گیا تھا
اسے کہکشاں نہ کہتے، یہ غبارِ کاروان ہے!
اسی واسطے زیادہ مجھے غم نہیں ہے ہمدم!
میں اُسی کا امتی ہوں، جو شہرِ پیراں ہے!

حَبِيبُ الْبَشَرِ خَيْرِي

۲۹ اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ بعد جمعہ

صلوٰۃ و سلام کے مسنون و مقبول نمونے مع ترجمہ فضائل

الصَّلَاةُ الْاُولٰی الْاِبْرَاهِمِيَّةُ

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

﴿ صَلَاة نمبر ۱ ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک رحمت نازل فرما، محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور ان کی آل و اولاد پر، جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ علیہم السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں۔ بے شک تو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ و بالا تر ہے۔

﴿ فضائل ﴾

یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اس درود کا ورد کیا بروز قیامت میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔ بعض

بزرگوں نے کہا ہے کہ اس کا وردِ رؤیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ہے۔
حدیث شریف میں یہ درود بدون لفظ "سیادت" کے آیا ہے یعنی لفظ "سیدنا"
موجود نہیں ہے لیکن امام شمس الدین رملی اور امام احمد بن حجر فرماتے ہیں اس درود
میں لفظ "سیدنا" بڑھاکر ادا کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس سے ادب کی زیادتی ظاہر
ہوتی ہے۔ علامہ قسطلانی نے "مواہب ارنیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ کیفیات صلاۃ میں
یہ صلاۃ سب سے زیادہ افضل و اشرف ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
صحابیوں کو اسی صلاۃ کی تعلیم فرمائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھالی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر افضل صلاۃ بھیجے گا، تو اس صلوٰۃ کو ادا کرنے سے وہ قسم سے بری ہو جائے گا۔

الصلاة الثانية

② اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيَّتِهِمْ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (القول البين)

صلاة نمبر ۲

ترجمہ: — اے پروردگار رحمت نازل فرما، محمد پر جو تیرے عبد و رسول
ہیں اور نبی اُمی ہیں۔ اور ان کی آل پر، ازواج پر، ان کی ذریت پر جس طرح آپ نے
ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل فرمائی اُمی محمد
ﷺ پر اور ان کی آل و ازواج، اور ان کی ذریت پر جس طرح آپ نے ابراہیم
و آل ابراہیم پر دونوں جہانوں میں برکتیں بھیجی ہیں بیشک تو تعریفوں کا مالک اور
زبردست بزرگ و بالابہ۔

فوائد

امام محی الدین النزوی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاذکار" میں بیان فرمایا
ہے کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے، کیونکہ اس صلاۃ کا ثبوت
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

الصلاة الثالثة

③ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ
الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — (الشفاء صف ۵)

صلاة نمبر ۳

ترجمہ: — اے اللہ پاک اپنی رحمت کا ملہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما۔

اور ان کو ایسی منزل میں اتار جو منزل و ٹھکانہ روز قیامت تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

❦ فضائل ❦

امام طبرانی، امام احمد اور امام البزاز رحمہم اللہ نے اس درود شریف کو روایع بن ثابت الانصاریؓ سے روایت کیا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ

❦ ۴ ❦ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ
وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ
(القول، البديع صف ۳۲)

❦ صلاة نمبر ۴ ❦

ترجمہ: — اے مالکِ رحمت، تمام رُوحوں میں رُوحِ محمد ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے بڑھ کر رحمتِ کاملہ بھیج، اور تمام جسموں میں سب سے زیادہ جسمِ محمد ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور تمام قبروں میں سب سے اعلیٰ ترین قبرِ محمد ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھیج۔

❦ فضائل ❦

امام الشعرائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرماؤ رسولِ عالی مقام ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ اس درود سے میری رویت نصیب ہوگی۔ یہ درود میری

شفاعت کا باعث، حوض سے سیرانی کی وجہ ہے اور پڑھنے والے کے جسم کو دروغ پر حرام کرنے والا ہے۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ

❦ ۵ ❦ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ
(الحزب الاعظم صفت ۳۳)

❦ صلاة نمبر ۵ ❦

ترجمہ: — اے پروردگار! محمد ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آلِ محمد ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زبانی اول و آخر اور عالم ملکوت میں، روزِ محشر تک رحمت نازل فرما۔

❦ فضائل ❦

امام شیخ عبد الوہاب الشعرائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک شخص آیا اور اس طرح سلام کیا ”السلام علیکم یا اہل العزّ الشامخ والکرم الباذخ“ سرکارِ دو عالم نے اس کو اپنے اور ابو بکرؓ کے بیچ بٹھالیا۔ حاضرانِ مجلس اس حصولِ قربت پر متعجب ہوئے۔ سید موجودات ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ایک ایسا درود پڑھتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہیں پڑھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ! اس درود کی کیا کیفیت ہے؟“ تو حضرت شاہ کونین ﷺ صَلِّ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والہ وسلم نے مندرجہ بالا درود شریف بیان فرمایا۔ مکمل واقعہ گزشتہ کسی صفحہ پر ذکر ہو چکا ہے۔

الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ

⑥ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهِ أَكْدَاءً وَاعْظِمِ الْفَيْسِلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِي وَعَدْتَ تَمًّا۔ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۴)

﴿صَلَاة نمبر ۶﴾

ترجمہ: — اے باری تعالیٰ! محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر ایسی خاص صلاۃ بھیجے جو آپؐ کی خوشنودی و رضامندی کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا پورا ادا کرنے والا ہو، اور ان کو مقام وسیلہ اور وہ مقام محمود عطا ہو جن کا وعدہ آپؐ ان سے کر چکے ہیں۔

﴿فَضَائِلُ﴾

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی ہے کہ جس نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہو گیا۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ

⑦ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (القول البديع صفحہ ۹۵)

﴿صَلَاة نمبر ۷﴾

ترجمہ: — اے رب العالمین! اپنے عبد و رسول محمدؐ پر درود بھیجے اور تمام مومنین و مومنات، مسلمان و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

﴿فَضَائِلُ﴾

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس مسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے۔ یہ اس کے لیے بیشمار ثواب کا، اور پاکیزگی اعمال کا سبب بنے گا، اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہوگا۔

الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ

⑧ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿صَلَاة نمبر ۸﴾

ترجمہ: — محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر،

اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

فصل

امام عبد الوہاب الشعرائی فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار رحمت الہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظور نظر بزرگان بنا دیتا ہے اس درود خواں کے ساتھ وہ بغض رکھے گا جس کے قلب میں منافقت پوشیدہ ہو۔

ما فاضل سخاوی حضرت فقیہ بانی الیث سمرقندی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خضر الیاس علیہا السلام کی ملاقات سے مُشرف ہوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھا جس کا نام "اسمویل" تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا تھا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلا۔ دشمن اسے آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ "وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحل سمندر میں گھائی بنا کر اس کی تاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے" اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحل سمندر میں چھپے رہے جب اسمویل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویل کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو زغریل لگے ہیں! اسمویل نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ "صلی اللہ علی محمد" لگاتے جاؤ۔ پس صلاۃ رسول پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنان خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملک شام سے ایک شخص نے خدمت رسول میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ "یا رسول اللہ میرا والد ماجد پیر فرقت ہے، چلنے پھرنے سے عاجز ہے لیکن وہ آپ کے دیدار کا مشاق ہے" سرور کونین علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "ان کو میرے پاس لے آؤ" شامی نے کہا "وہ نابینا ہے کچھ دیکھ نہیں پاتا" سید السادات، صاحبہ مجربات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہہ دو کہ متواتر سات رات یہی مذکورہ بالا درود شریف کی کثرت کرے۔ جب اُس پیر نابینا نے حکم رسول بجالایا بقدرت الہی و بمعجزہ نبوی حضرت سرکارِ دو عالم کو خواب میں دیکھ لیا۔

الصلاة التاسعة

⑨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهُ مِنْ جَمَالِكَ وَأَكْرَمْتَهُ مِنْ لَدُنْكَ خَطَابَكَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صلاة نمبر ۹

ترجمہ: اے اللہ پاک! رحمت کا ملکہ بھیج، ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے قلب کو آپ نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے، جن کی آنکھوں کو آپ نے جمال سے پُر کر دیا ہے اور جن کے کانوں کو اپنے مزے دار

دل پر خیر خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت و سلامتی مرحمت فرما۔

فضائل

علامہ دمیریؒ کی تصنیف ”شرح المنہاج“ میں ہے کہ شیخ ابن عبد اللہ بن نعمانؒ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا۔ تو شیخ مذکور نے آخری دفعہ کی زیارت میں حضرت حبیب و حاشر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ ”یا رسول اللہ! افضل درود کونسا ہے“ حضرت سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا کہ بولو **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَأْتَ قَلْبَهُ مِنْ جَلَالِكَ** الخ علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہؐ سے اپنے لیے ایک خاص درود شریف کی تعلیم کی درخواست کی تو یہ درود صدیق اکبرؓ کو عطا کیا گیا۔ لہذا اس کو ”صلۃ صدیق“ بھی کہا جاتا ہے۔

الصلۃ العاشرة

(الصلۃ المنجیۃ)

① **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ**

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخِزَيَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

صلۃ نمبر ۱۰

ترجمہ: — اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی خاص صلوٰۃ بھیجے جس صلوٰۃ کی بدولت ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بالکلیہ نجات ملے، جس صلوٰۃ کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں، اور جس کے سبب ہماری تمام خطائیں درگزر ہو کر ہم پاک و طاہر بن جائیں۔ اور اس صلوٰۃ کے ذریعہ آپ کے نزدیک اعلیٰ درجے نصیب ہوں اور اس صلوٰۃ کی بدولت ہماری زندگی اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں پہنچا دیں اے ارحم الراحمین جس رحمت کا کفارہ نہیں۔

فضائل

شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شرح الدلائل“ سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود مبارک کو کسی شکل و مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی شکل اور مصیبت کو دفع و رفع کر دے گا اور حصول مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح مونیٰ صریحاً رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جہاز پر بحرِ بیکراں کا

مسافر تھا کہ اچانک ہم کو طوفانی ہوائ نے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی امید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور چلانے لگے۔ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا نیند میں رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بول دے کہ مجھ پر یہ درود شریف "صلوة منجیة" ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ میں جاگ پڑا اور اہل سفینہ کو اس بات کی خبر کر دی پس ہم سبھوں نے اس درود منجیہ کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار بھی پورا ہونے نہ پایا کہ ہوا بند ہو گئی اور آسمان کھل گیا۔

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ یہ درود عرش الہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصہ میں، جو بھی حاجت، چاہے دنیوی ہو یا اخروی، اللہ پاک سے مانگے اللہ پورا فرماتے ہیں۔ یہ درود کوندنی ہوئی بجلی سے زیادہ اجابت و قبولیت میں تیز رفتار ہے۔ یہ درود اکسیر عظیم و تریاق بحرب ہے۔ لہذا اس درود کو نا سمجھداروں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

الصَّلَاةُ الْحَادِيْ الْعَشْرَةُ

(صلوة بنور القيامة)

① اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحَرِّ أَنْوَارِكَ
وَمَعْدِنِ اسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ مَمْلَكَتِكَ
وَأَمَامِ حَضْرَتِكَ وَطَرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُنْتَكَدِ بِتَوْحِيدِكَ إِنْسَانَ
فَخِرَ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ لِكُلِّ مَوْجُودٍ صَلَاةٌ تَدْفِعُ
بِدَاوِلِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَامُنْتَهَى لِهَذَا وَنَعْمَكَ
صَلَاةٌ تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

﴿صَلَاةٌ نَمِيزُ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! اپنی رحمت کاملہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر برسا جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے بھیدوں کا خزانہ ہیں اور تیرے وجود کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری خدائی کا دولہا ہیں، اور تیرے روبرو ہر وقت حاضر رہنے والے ہیں اور تیری بادشاہی کی زینت ہے اور تیری رحمتوں کے خزانے ہیں اور تیری شریعت کا راستہ ہیں جو تیری وحدانیت کی لذت سب سے زیادہ پائے ہوئے ہیں۔ اور جو آپ کی خدائی میں قابلِ فخر ہیں۔ اور تمام موجودات کا باعث ہیں، ان پر رحمت کاملہ برسا جو تیرے دوام و بے انتہائی کے ساتھ جاری رہے۔ اور ہماری بقا کے ساتھ باقی رہے جس کی انتہا کو تیرے علم کے سوا کوئی نہ جانے ایسی صلاۃ بھیج جس سے تو راضی رہے، وہ خوش ہوں اور ہمارے بھی کام بن جائیں۔

﴿فَضَائِلُ﴾

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو

قدرتی خط کے ساتھ میں نے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا ہے۔ یہ صلاۃ نور القیامت ہے کیونکہ اس درود کے ورد سے روز محشر ایک عظیم نور حاصل ہوگا اور بعض اکابر اولیاء کا قول ہے کہ یہ درود شریف چودہ ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے۔

الصلاة الثانية عشرة

⑫ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
الَّذَا ذُكِرُوا وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ
(القول البديع صفحہ ۱۲۹)

صلاة نمبر ۱۲

ترجمہ: — اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

افضل

یہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خاص درود ہے۔

حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ”اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے؟ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ”مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔ دُلوہا کے لیے جس طرح کاکرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا

ہے اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو بچھا کر کیا گیا ہے جس طرح دُلوہا و دہن پر نشا کیا جاتا ہے۔ میں نے پھر پوچھا کہ ”اس عالی مرتبت پر آپ کیسے پہنچے؟“ تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ ”اس کی کتاب الرسالۃ میں درود مذکور رقم کرنے کی وجہ سے ہے۔“

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”احیاء علوم الدین“ میں مسطور ہے کہ ابی الحسن الشافعیؒ نے حضرت امام سیدنا ادریس الشافعیؒ کو دیکھا۔ ان کے مقام عالی کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو بولنے لگے کہ یا رسول اللہ! امام شافعیؒ نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب و کتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا۔“

الصلاة الثالثة عشرة

⑬ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ إِلَىٰ سَابِقِ
الْخَلْقِ نُورًا وَالرَّحْمَةِ الْعَالَمِينَ ظُهُورًا عَدَدَ
مَنْ مَضَىٰ مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعَدَ مِنْهُمْ
وَمَنْ شَقِيَ صَلَاتُهُ تَسْتَغْرِقُ الْعَدْلَ وَتُحِيطُ بِالْحَدِّ
صَلَاتُهُ لَأَغَايَةِ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاتُهُ لَأَمَّةٍ

بَدِّدْ لَكَ وَعَلَى الْإِلَهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

(القطايب ص ۳۸)

﴿صلاة نمبر ۱۳﴾

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیجے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیری مخلوق کے لیے نورِ سابق ہیں۔ یعنی پہلا نور میں، اور جن کا ظہور دونوں جہاں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے آپ کی طرف سے اتنی تعداد میں صلاۃ ہو جتنی آپ کی مخلوق دنیا سے گزر چکی ہے اور جتنے باحیات اور حیات میں آنے کے لیے باقی ہے اتنی تعداد کی درود ہوں جتنی مخلوق آپ کی نیک ہیں اور جتنی بد ہیں اتنی صلاۃ ان پر ہو جو شمار کو غائب کر دے اور جو حد کو گھیر لے ایسی صلاۃ جس کی انتہا و غایت نہ ہو بلکہ صلاۃ دائمہ ہوں تیری دوامیت کی اسی طرح ان کے آل و اصحاب پر ہو۔ خوب سلامتی کے ساتھ۔

﴿فضائل﴾

”شرح الدلائل“ میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے جس کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنے اوراد اور حزب کو ختم کرتے تھے۔ یہ درود شریف ثواب میں دس ہزار درودوں کے برابر ہے۔

حضرت امام محی الدین جو جنید البکین سے معروف ہیں فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو صبح و شام دس دس بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا حقدار ہوگا۔ اور اس پر رحمت الہی کی بارش ہوگی اور حفظ الہی کے سایہ تلے رہے گا۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ عَشْرَةَ

﴿۱۴﴾ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَتَزْيِيقِ

الْأَخْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ الْخِتَارِ وَالْهِ

﴿صلاة نمبر ۱۴﴾

ترجمہ: — اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر، بھیندوں کے بھین پر، غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر، آسانی اور جنت کے دروازے کی کنجی پر، جو کہ ہمارے آقا محمد ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی پاک اولاد پر، اور برگزیدہ صحابیوں پر، اتنی تعداد میں جو آپ کی نعمتوں اور بخششوں کی ہیں۔

﴿فضائل﴾

یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیدی ابراہیم البدری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ وہ اس درود شریف کا اکثر فرماتے تھے۔ حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے اس درود شریف کو فضائل و حاجات، کشف کرامات، دفع معضلات اور حصول انوار و اسرار میں مجرب پایا ہے۔ بلکہ ہر جائز مقصد کے لیے تریاق اکبر ہے اس کے ورد کی عدد بہر روز ایک سو دو دفع سے

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ عَشْرَةُ

①۵ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عِلِمْتُ وَزَيْنَ مَا عِلِمْتُ وَمِلَ مَا عِلِمْتُ

﴿صَلَاةٌ نَمِيزٌ﴾

ترجمہ: — اے مولائے کل! درود بھیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اصل موجودات
ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر صلاۃ کے علاوہ سلامتی بھی عطا کیجئے اتنی صلاۃ
جتنی عند آپ کے علم میں ہے اور اس قدر وزنی و بھاری صلاۃ جو آپ کے علم
میں ہے اور اس قدر زیادتی کے ساتھ ہو جیسا کہ آپ کا علم بکیراں ہے۔

﴿فَضَائِلُ﴾

یہ صلاۃ سیدی شمس الدین محمد الحنفی رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے ہے جو اسرار
و عجائب سے اس قدر معمور ہے کہ حد شمار سے باہر ہے۔ امام عبد الوہاب الشعرانی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود کی تعریف میں بات کو طول دینا ہمیں پسند
نہیں لہذا عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

حضرت سید شریف نعمانی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو
ایک بڑے خیمہ کے اندر اولیاء کے جگہ میں غلط کثیر کے ساتھ خواب میں دیکھا۔

اچانک آواز آئی کہ یہاں محمد حنفی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بلا کر پاس
بٹھایا پھر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص میرا پیارا ہے مگر
اس کی سخت اور بے شک پکڑی پسند نہیں۔ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
اجازت حاصل کر لی کہ اُس کو عامہ لپیٹ دے۔ ابو بکر صدیق نے اپنی پکڑی اتار کر سید
محمد حنفی کے سر پر لپیٹ دی۔ اور بایاں طرف شملہ چھوڑ دیا۔ حضرت سرور دو عالم نے
فرمایا کہ اس مرتبت کی نشانی وہ درود ہے جو وہ مجھ پر بھیجا کرتا ہے۔ وہ درود مندرجہ بالا
درود شریف ہے۔

الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ عَشْرَةُ

(صَلَاةُ مَصْبَاحِ الظَّلَامِ)

①۶ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي هُوَ
أَبْلَى مِنْ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْأَرْضِ وَأَوْرَاقِ الشَّجَرِ

﴿صَلَاةٌ نَمِيزٌ﴾

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

جوسورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقائے کونین پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کی تعداد میں۔ اور صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقائے نبی مکرمؐ پر، زمین کی نباتات اور درختوں کے پتوں کی تعداد میں۔

فصل

حضرت شیخ علی نور الدین الشونی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ درود شریف ہے جس کو اسی تیس تک جامع ازہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ ان کی حیات میں اور ان کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت المقدس، شام، مکہ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ میں اس درود شریف کی شہرت پھیل گئی، اور صلاۃ ”مصباح الظلام“ کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا۔

حضرت شیخ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مصر کے ایک شاعر عام پر کسی کو صدا دیتے ہوئے میں نے سنا جبکہ میں سورہا تھا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام شیخ نور الدین شونیؒ کے پاس تشریف فرما ہیں جو رسولؐ کو دیکھنا چاہے وہ شیخ نور الدین شونیؒ کے مدرسہ سیوفیہ میں جائے میں خواب میں دوڑتے ہوئے مدرسہ پہنچا۔ دروازے پر حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے ان کو سلام کیا اور اندر چلا گیا دوسرے دروازہ پر حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ ان کو بھی سلام کرتے ہوئے اندر کی طرف میں بڑھ گیا پھر تیسرے دروازے پر ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچان نہ سکا۔ جب حضرت شیخ نور الدین الشونیؒ کے حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچا تو میں نے شیخ شونیؒ کو تشریف فرما دیکھا۔ لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تو بندہ شیخ شونیؒ کے سامنے مہیوت کھڑا رہ گیا اور ان کے چہرہ کو غور سے دیکھتا رہا اتنے میں حضرت سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رخسار مبارک اور پورے جسم اقدس کو، صاف و شفاف پانی کی سطح میں جس طرح صورت چمکتی ہے، میں نے دیکھ لیا۔ میں نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا۔ رسول پاکؐ نے مجھے مہربان فرمایا اور اپنے طریقے کی کچھ باتیں بطور وصیت و نصیحت مجھ سے کیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئیں۔ جہت حاضر ہو کر حضرت شیخ نور الدین شونیؒ کی خدمت میں یہ واقعہ مجھ پر گزرا شروع سے لیکر آخر تک میں نے سنا دیا پس حضرت شیخ شونیؒ نے فرمایا ”قسم خدا کی آج جیسی خوشی و مسرت مجھے زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی بعدہ زار زار رونے لگے اور اس قدر آنسو بہائے کہ ان کی دائی مبارک سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔

مزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شونیؒ کو بعد وفات خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ ”حضرت آپ کا کیا حال ہے؟“ فرمانے لگے کہ ”میرے پیارے! مجھے اللہ جل شانہ نے عالم برزخ کا دربان بنا رکھا ہے۔ اس عالم برزخ میں کوئی عمل ”یعنی ثوابی ثمرہ عمل“ داخل نہیں ہوتا مگر سب پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ شیخ عبدالمعطی السلاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سردار کائنات محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ ”اے جبرئیل! عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کر لیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے

وصفِ محمدی رضی اللہ عنہ کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرت باعثِ موجود
سید السادات علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابوبکر کے حسنات
کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی عمرؓ کے
کل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت
میں دکھایا ہے کہ ان کے سامنے خرمے کا طبق، جوہروں کے مانند چمکدار، حاضر ہیں
اور دونوں مزے سے کھا رہے ہیں۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے
افضل الاعمال و اقوال کونسی شے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ ”لا الہ
الا اللہ“ کو افضل پایا۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر دریافت فرمایا کہ
اس کے بعد کونسی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا کہ ”آپ پر صلوٰۃ کو یا رسول اللہ“
حضرت خاتم النبوتؐ نے پھر پوچھا کہ ”اس کے بعد کونسی چیز کا درجہ ہے؟“ تو دونوں
نے جواب دیا کہ ”ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی محبت ہے یا رسول اللہ“۔

چونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانِ وحی سے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ
دنیا میں میرے وزیر ہیں اور روزِ قیامت میرے دائیں ابوبکرؓ اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ
ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے دربار کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے
لیے محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰت والتسلیمات ہیں اسی طرح بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا
وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی ذات ہیں۔ چونکہ اس درود شریف
میں مدحِ نبی کے ہمراہ ذکرِ وزیرانِ فخرِ امسَلین بھی ہے لہذا یہ درود شریف مقامِ مدارب

حاصل کر کے، درِ قبولیت تک پہنچنے کا زیادہ حقدار کہا گیا ہے۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ عَشْرَةَ صَلَاةُ النُّورِ الذَّاتِي

①۴ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الذَّاتِي وَالسَّارِي فِي سَائِرِ
الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

صَلَاةُ نَمِيز

ترجمہ: اے باری تعالیٰ صلوٰۃ و سلام اور برکتیں بھیجے ہمارے
آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ذاتی نور ہیں اور تمام ناموں اور صفات میں سرایت
کرنے والا بھیند ہیں۔

فَضَائِل

حضرت احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود ”نورِ ذاتی“
حضرت ابی الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دادہ ہے اور ایک لاکھ درودوں
کا ہم پلہ ہے۔ یہ درود شریف مشکل کشائی میں مجرب ہے۔ دافعِ رنج و بلا ہے سامان

تسکین قلب و غذائے روحانی ہے

الصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ عَشْرَةُ صلاة الفاتح

①۸ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
إِلْفَاتِحْ مَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمَ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرَ الْحَقَّ
بِالْحَقِّ وَالْمَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ حَقَّ تَدْرِيسٍ وَ
مَقْدَامِ الْعَظِيمِ

﴿صلاة نمبر ۱۸﴾

ترجمہ: — یا الہی صلاۃ و سلام اور برکتیں بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ ہی ہر شکل کو حل کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گزیرے ہوئے تمام انبیاء کے آخر میں آنے والے ہیں یعنی خاتم النبیین ہیں اور جو حق کی حق کے ساتھ مدد فرمانے والے ہیں اور جو تمہارے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ درود نازل ہو ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر اُس کی قدر و منزلت کے مطابق اور ان کی بزرگی و قدر تو بہت ہی عظیم ہے۔

﴿فصل اول﴾

یہ صلاۃ فاتح، شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے جو مصر کے ولی کبیر اور عالم شہیر تھے۔ جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے میراث مقام صدیقیت پر فائز المرام تھے۔ اس درود کا نام ”صلاۃ فاتح“ ہے۔

اس صلاۃ کی مداومت کرنے والا، مہالک دنیا و اہوال روزِ حشر سے امن میں رہے گا۔ یہ درود شریف کل گناہوں کا کفارہ اور تمام آفات و بلیات کا محفوظ قلعہ ہے۔ اور یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان پاک سے املا فرمایا ہوا درود ہے۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا پیر کی رات، چار رکعات نفل نماز، پہلی رکعت میں سورۃ قدر، دوسری میں سورۃ زلزال، تیسری میں سورۃ کافروں اور چوتھی رکعت میں معوذتین یعنی سورۃ فلق و سورۃ ناس پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد درود فاتح کا ہزار بار ورد کرے گا، وہ نبی رحمت لقب، تسکین جان و قلب علیہ الصلوٰات والتسلیمات کا دیدار پائے گا۔ ورد کے وقت چاہو تو خوشبودار عود سے کمرہ کو محظ کرلو، اور تجربہ کر کے آزمالو۔

”لوکب الدری“ میں صاحب ”عمدۃ التقیق“ نے رقم فرمایا ہے کہ حضرت شمس الدین محمد البکری رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حج کو تشریف لے گئے۔ روضہ پاک کی زیارت کے بعد جب قبر شریف اور منبر مقدس کے درمیان بیٹھے تو حضرت جناب مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے ہونٹوں کی طرف اشارہ کر کے خطاب فرمایا کہ

”تمہارے اور تمہاری اولاد میں اللہ پاک بרכת عطا فرمائے“

الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ خَمْسَةٌ صَلَاةُ أُولَى الْعِزْمَةِ

(۱۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَإِدَمْ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

﴿صَلَاة نمبر ۱۹﴾

ترجمہ: — اے اللہ! صَلَاةٔ وسلام و بركات نازل کیجئے ہمارے آقا مُحَمَّد ﷺ پر اور حضرت آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰ علیہم السلام اور ان کے درمیان جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں ان سب پر صَلَاة ہو اور سلامتی جاری رہے سب کے سب پر۔

﴿فَضَائِلُ﴾

اس صَلَاة کی تعریف مالا یطیق ہے۔ اس کا نام ”صَلَاةُ أُولَى الْعِزْمَةِ“ ہے حضرت ابی عبد اللہ مُحَمَّد بن سُلَیْمَان الجَرُزُولی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ جو اس کا وَرْد صرف تین بار کرتا ہے وہ ”دلائل الخیرات“ اول سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

ہزار بار بشویم دہن ز مشکِ کُلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

اے مہربان انس و جان، اے محبوب رب دو جہاں! اگر میں اس غلاطت آمیز مُنہ کو ہزار بار مشک اور کُلاب سے دھو بھی ڈالوں پھر بھی آپ کا نام لینا حد درجہ بے ادبی کی بات ہوگی۔

الصَّلَاةُ الْعِشْرُونَ (صَلَاةُ السَّعَادَةِ)

(۲۰) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي

عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً بَدَكَ وَأَمْرٌ مَلِكِ اللَّهِ

﴿صَلَاة نمبر ۲۰﴾

ترجمہ: — اے خالق دو جہاں! صَلَاة بھیجئے ہمارے آقا مُحَمَّد ﷺ پر اتنی تعداد میں جو آپ کے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسی درود جو آپ کی حکومت دائمی کے ساتھ ہمیشہ جاری و قائم رہے۔

﴿فَضَائِلُ﴾

سیّدی احمد الصّادق رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاکٹ چھ لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے چونکہ یہ صَلَاة دین و دنیا کی سعادتوں کی کنجی ہے اس لیے ”صَلَاةُ السَّعَادَةِ“ نام رکھ دیا گیا ہے۔

جو اس صلاۃ مبارکہ کو ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہوگا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ ہستیوں کی فہرست میں مرقوم ہوگا۔

الصَّلَاةُ الْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةُ الرَّؤُفِ الرَّحِيمِ)

۲۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
إِلِّسْرُؤْفِ الرَّحِيمِ رِذَى الْخَلْقِ الْعَظِيمِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَا كُلِّ حَالٍ وَقَاتِلِ

صَلَاةُ نَمْبِرِ ۲۱

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام اور برکتیں آپ کی طرف سے جاری رہیں ہمارے آقا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جن کو آپ نے رؤف و رحیم اور عظیم اخلاق کے خوش قبولی کے ساتھ نوازا ہے۔ ان کی وساطت سے آپ کی صلاۃ ان کے آل و اصحاب اور ازواج پر ہر لمحہ نازل ہوں، تمام حادث و قدیم مخلوق کی تعداد کے برابر۔

فَضَائِلُ

اس صلاۃ شریفہ کا نام ”صلاۃ الرؤف الرحیم“ ہے۔ سید شیخ احمد الصّاوٰی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی فضیلتوں کا شمار و انحصار طاقت بشری سے باہر

ہے۔ افضل و اشرف ہی کہہ دینے پر کتفا کرتے ہیں اور کثرت و رد کی رغبت دلاتے ہیں۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةُ الْكَمَالِيَةِ)

۲۲) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ مِثْلَ كَمَالِ اللَّهِ وَكَمَا يَلِيقُ بِكَمَالِهِ

صَلَاةُ نَمْبِرِ

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور ان کی آل پر اس قدر جس قدر جیسا کہ آپ کا کمال ہے اور اس قدر جس قدر کہ آپ کے بے پناہ کمال کے لائق ہو۔

فَضَائِلُ

اس درود شریف کو ”صلاۃ کمالیہ“ کہا جاتا ہے۔ حضرت شیخ احمد الصّاوٰی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے اور جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور جس کا ثواب بے نہایت ہے۔

شیخ محمد ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ ابوالمواہب ابن شیخ عبدالباقی ضلی بن علامہ احمد المقرئ مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ کمالیہ چودہ ہزار

دردوں کے ثواب کا ہم وزن وہم پڑے۔

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةُ عَالِي الْقَدَرِ)

(۲۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَلِيِّ الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

﴿صَلَاةُ نَمِيزِ﴾

اے اللہ! صلاۃ وسلام و برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بندہ مرتبت دالے تیرے محبوب ہیں اور جن کی بگزیدگی عظیم و بیشمال ہے اور ان کے آل و اصحاب پر صلاۃ و سلامتی مرحمت فرما۔

﴿فَضَائِلُ﴾

شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”صلوات الدرر“ کی شرح میں، اور علامہ محمد الامیر التصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطیؒ نے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات ”صلَاةُ عَالِي الْقَدْرِ“ کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت ﷺ بذات خود شرکت فرمائیں گے اور بوقت وفات اس کی رُوح پر رُوح محمدی ﷺ جلوہ گن ہوگی۔ اور یہ

دعا و استغفار کے لیے جامع و مانع صلاۃ ہے۔

روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم بذاتِ خود اس درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر صلاۃ مومنین کے لیے نفع بخش ہے اور صلوات الرسول تنویرِ قلوب کے لیے زیادہ موثر عمل ہے مگر خصوصاً آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے جب کہ مرشدینِ کاملین کی قلت ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں پر شکوک و شبہات اور وسوسے کے حملے ہوں گے۔ اس وقت صلاۃ الرسول مرشدِ کامل کا کام دے گا۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صَلَاةُ مَقْبُولِ الرَّسُولِ)

(۲۴) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَهِيَ لَهَا أَهْلٌ

﴿صَلَاةُ نَمِيزِ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر صلاۃ بھیجے ایسی بے نظیر صلاۃ جو آپ کے شایانِ شان ہو اور ایسے بے نظیر درود کے لائق ان ہی کی ذات ہے۔

﴿فَضَائِلُ﴾

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”القول البدیع“ میں

لکھا ہے کہ ان کے شیخ حضرت ابی الطاہر احمد نجندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کی کثرت کرنے کی بدولت بارگاہ نبوت سے ”مقبول الرسول“ کا خطاب پایا ہے۔ حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی کثرت نے وہ فائدہ عظیم بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گنگ ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اور سب کو اس درود شریف کی کثرت کرنے کی اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُونَ

(۲۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقتْ حِيلَتِيْ اَحْرِكْنِيْ يَا اللّٰهُ بِحَقِّ رَسُوْلِكَ

﴿صَلَاة نمبر ۲۵﴾

ترجمہ: اے اللہ پاک! صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے تمام حیلے اور کوششیں تنگ آچکی ہیں میں مایوس ہو رہا ہوں اے اللہ رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں میری مدد فرمائیے۔ مجھے سہارا دیجئے۔

﴿فضائل﴾

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ، اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مشہور خداترس مفتی دمشق شیخ علامہ حامد آفندی الحمادیٰ کو شاہ وقت کے بعض وزیروں نے سختی کرنے کا اور قید میں رکھنے کا ارادہ کیا۔ بیچاے مفتی صاحب اس خطرناک خبر سے مطلع ہو کر، رات پریشانی میں گزار رہے تھے کہ آنکھ لگ گئی اور زیارت رسول معظم ﷺ سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو تسلی دی اور یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ مزید ارشاد ہوا کہ جب اس درود کا تو ورد کرے گا اللہ عز و اسمہ تمہارے کرب و غم کو دور فرمادے گا۔ مفتی مذکور بیدار ہو کر اس درود کا ورد کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے وزیروں کے خیالات کو بدل ڈالا۔ مقلب القلوب نے وزیروں کی بیدردی کو ہمدردی میں تبدیل فرمادیا اور مفتی صاحب نے سکون کا سانس لیا۔ شیخ مذکور نے مزید فرمایا کہ ان کو ایک بڑی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے چلتے چلتے اس درود کا ورد شروع کر دیا، ابھی شوق قدم سے زیادہ نہ طے کرنے پائے تھے کہ مسبب الاسباب نے ان کی مصیبت کو رفع دفع فرمادیا۔

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک بار زبردست فتنہ و بلوہ ہونے لگا میں نے اس صلاۃ مبارکہ کا ورد شروع کر دیا، ابھی دو سو بار ختم کرنے نہ پایا تھا کہ ایک آدمی نے آکر مجھے خبر کر دی کہ فتنہ و فساد نے دم توڑ دیا ہے۔ میرے اس بیان کا اللہ گواہ ہے۔



الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُونَ

(صلوة تفریحیہ، صلاۃ ناریہ و صلاۃ قرطبیہ)

(۲۶) اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامَاتِمَا
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُحْلِلْ بِهَا الْعُقَدَ وَتَفْرِجْ بِهَا الْكُرْبَ
وَتَقْضِ بِهَا الْحَوَاجَّ وَتَنَالُ بِهَا الرَّغَائِبَ وَحَسِّنْ لِحَوَائِمِ
وَلَيْسَتَسْقَى الْغَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى الْإِلَهِ وَصَحْبِهِ
فِي كُلِّ لَحْظَةٍ وَلَنْفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ ۝

﴿صَلَاةُ نَمِيزِ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ کاملہ اور سلام تمام بھیجے ہمارے
آقا محمد ﷺ پر جس صلاۃ کی بدولت مشکلات حل ہو جائیں، مصیبتیں ختم اور
گھٹن دفع ہو جائے، حاجات پوری ہوں، جائز مقاصد کا حصول ہو، ہر کام کا
انجام من پسند طریقہ پر ہو۔ اور رحمت کا بادل ”ان کے نورانی چہرے کے صدقے
میں“ ہم پر برس برس کر ہمیں آسودگی و سیرانی بخشے اور صلاۃ نازل ہو آپ ان کے
آل و اصحاب پر ہر لمحہ ہر سانس میں اتنی تعداد میں جو آپ کے علم میں ہو۔

﴿فَضَائِلُ﴾

شیخ عارف محمد قحقی آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ اس صلاۃ تفریحیہ کو امام قسطلی
سے ”خزینۃ الاسرار“ میں نقل کرتے ہوئے تفریحی طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ
اکتالیس بار، یا ستوبار، یا اس سے زیادہ اس صلاۃ کی مداومت کرے گا اللہ تعالیٰ
شان و عظم نوالہ اس کی مشکلوں کا حل فرمادے گا۔ تکلیفیں اور نقصانات دفع
ہو جائیں گے۔ حصول مقاصد میں سہولت ہوگی۔ قدر و منزلت بڑھے گی۔ رزق
میں وسعت ہوگی۔ حالتیں دن بدن اچھی ہوتی جائیں گی۔ خیرات و حسنات کے
دروازے کھل جائیں گے۔ خلق خدا کے دلوں میں اس کی محبت جائے گی۔ مگر شرط یہ ہے
اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو کچھ درخواست کریں گے عطا کیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے
کہ مداومت کریں۔

یہ درود شریف اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک عظیم خزانہ ہے۔ بلکہ
خزائن الہی کی کنجی ہے۔ اس درود شریف کا نام ”صلَاةُ تَفْرِیحِیَّةُ“ ”صلَاةُ قَرطِیَّةُ“
ہے۔ اہل مغرب اس کو ”صلَاةُ نَارِیَّةُ“ کے نام سے پکارتے ہیں۔

چونکہ اہل مغرب کی عادت ہے کہ جب وہ لوگ کسی مقصد کے حصول، یا کسی
خوف و خطر کے دفع کا ارادہ کرتے ہیں تو بہت سارے لوگ جمع ہو کر، ایک ہی
مجلس میں اس ”صلَاةُ نَارِیَّةُ“ کو چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھتے ہیں اور ہمیشہ یہ
نتیجہ نکلا کہ سرعت سے مطلوب کی حصولی ہوتی ہے۔

شیخ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے اس ”صلَاةُ نَارِیَّةُ“ تفریحیہ کی اجازت
میرے شیخ کامل حضرت محمد سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جبل البقیس پر عطا فرمائی ہے۔

مزید فرماتے ہیں اگر اس کو کم سے کم روزانہ گیارہ بار پڑھنے کی عادت و مداومت کرے گا تو وعدہ الہی کے مطابق ”وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔

اگر اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ بار کی مداومت کرے گا تو اس پر اسرار الہی کے انکشاف کا آغاز ہوگا۔ اور جس شے کو ملاحظہ کرنا چاہے دیکھ پائے گا۔ حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار چار سو چالیس کے عدد کو سبب تاثیر میں اکسیر قرار دیا ہے۔

امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جس شخص کو روزانہ ہزار بار ”صلۃ تفریحیہ“ کے ورد کی مداومت کی توفیق ہوگی وہ ضرور اس حدیث رسول پاک کا مصداق بنے گا۔ ”مَا لَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ مِمَّا لَا عَيْنَ رَأَتْ، وَلَا أُذُنَ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ“ یعنی وہ کچھ عطا و عنایت ہوگی جس کی صفت بیان کرنے سے لوگ قاصر ہوں گے اور وہ عطا و بخشش ایسی ہوگی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کا دل تصور کر سکا۔

الصلوة السابعة والعشرون

(صلۃ الکبریٰ لسیّدنا عبد القادر جیلانی)

②۷ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكْرِمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَتَرْجَمَانِ لِسَانِ

الْقَدَمِ وَمَنْبِجِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحَكْمِ صَاحِبِ
الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُومِ الدُّنْيَا

②۸ صلاة نمبر ۲۸

ترجمہ: — اے ذات باری تعالیٰ! صلاۃ و سلام اور برکتیں و رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا سرتاج دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جس کی ہستی جو دو کرم کا معدن ہے اور تیری ذات قدیم کی زبان کا ترجمان ہے، علم و حکمت کا منبع ہے تو ہی آسمانی رفتار و واقعات کا جاننے والا ہے اور آپ کو علوم لدنیہ کا بخشنے والا ہے۔ اور علوم دنیاء کا مالک ہے۔

الصلوة الثامنة والعشرون

②۸ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ

أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَرَوْحِ أَرْوَاحِ عِبَادِكَ الْإِلَهَةِ الْفَاخِرَةِ وَالْعِيقَةِ النَّافِخَةِ لَوْلَا الْمَوْجُودَاتِ وَحَاءُ الْحَمْدِ مَا وَجَّهَ الدَّرَجَاتِ وَسِيرُ السَّعَادَاتِ وَنُورُ الْعَنَايَاتِ وَكَافُ الْكَمَالِ وَمَنْشَأُ الْإِثْلَاقَاتِ وَخَتَمُ الْإِكْبَادَاتِ الْمَشْغُولِ بِكَ

عَنِ الشَّيْءِ الدُّنْيَا وَالطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمَشَاهِدِ
الْمُسْتَقِيِّ مِنْ أَسْرَارِ الْقُدُسِيَّاتِ الْعَالِمِ بِالْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ الْأَخْيَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَجْرَارِ

﴿صَلَاة نمبر ۲۸﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقا اور ہمارے
نبی محمد ﷺ پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں۔ اور تیرے بھیدوں کا گھر ہیں
جو تیرے نیک بندوں کی روحوں کی خوشبو ہیں، انمول موتی ہیں، سراپا ناز و مشک
سے بڑھ کر معطر ہیں۔ موجودات کا ہیرا ہیں، رمتوں کا آہ ہیں، درجات کی جیم ہیں۔
سعادت و نیک نختیوں کا سین ہیں، عنایتوں کا عین ہیں، کمالات کا کاف
ہیں، دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر جو تیرے ذکر میں مشغول ہیں، مشاہدات کے ثمرات سے
آسودہ ہونے والے اور قدسی بھیدوں سے سیراب کیے جانے والے ہیں، ہمارے سردار
ہمارے والی محمد ﷺ پر درود ہو، اور ان کے برگزیدہ آل پر اور پرہیزگار
اصحاب پر صلاۃ و سلام جاری رہے۔

الصلوة التاسعة والعشرون

﴿۲۹﴾ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

وَرَسُولِكَ صَلَاةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا أَمَرْتَ
أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

﴿صَلَاة نمبر ۲۹﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے خاص
بندے، خاص نبی اور خاص رسول ہیں۔ ایسی صلاۃ جو برکت اور پاکیزگی میں سب
بڑھ کر ہو۔ جس طرح آپ نے ہمیں ان پر صلاۃ و سلام کا حکم فرمایا ہے۔

﴿فضائل﴾

حضرت محبوب بھائی، غوث صمدانی، قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر
جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی ”صلوۃ کبریٰ“ میں سے تین صلوات منتخب
کر کے، جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہو، عاشقان سرور کائنات اور فریقہ نگان
صلوات سید السادات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ ان کے مناقب اشتہار
سے بے نیاز ہیں۔ لہذا ان درودوں کے فضائل بیان کرنے سے بندہ اپنے آپ
کو معذور و مجبور یقین کرتا ہے۔

الصلوة الثلاثون

﴿۳۰﴾ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَافْعَلْ بِنَامَا
أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمُغْفِرَةِ ۝

﴿صَلَاة نمبر ۳۰﴾

ترجمہ: — اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حق دار ہے اور صلاۃ بے غایت و سلام بے نہایت ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو اس حیثیت کی صلاۃ جس کی فرستادگی کا اہل صرف تو ہی ہے اور ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیسری شایان شان ہو کیونکہ بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا مالک ہے

الصَّلَاةُ الْعَادِيَّةُ وَالْثَلَاوُنُ

۳۱) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
وَعَدِّ مَعْلُومَاتِكَ وَمِلْءِ أَرْضِكَ وَسَمَاوَاتِكَ ۝

﴿صَلَاة نمبر ۳۱﴾

ترجمہ: — اے خالق کائنات! حضرت محمد محبوب کل صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجے ایسی صلاۃ جو افضل ترین ہو تمہارے علم کی مانند بے حد و حساب ہو بلکہ طبقات زمین اور طبقات آسمان معمور ہو جائے تک ان پر درود و صلاۃ مرحمت

فرمائی جائے۔

﴿فَضَائِلُ﴾

حضرت ابی عبداللہ الموصلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقہ سے کرے کہ اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین میں سے کسی نے ادا نہ کی ہو اور رسول اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو مندرجہ بالا صلوات کا ورد فرمائیں۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَّةُ وَالْثَلَاوُنُ

۳۲) جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ ۝

﴿صَلَاة نمبر ۳۲﴾

ترجمہ: — رحمتوں کے تودے (ڈھیر، انبار) ہماری طرف سے ہمارے آقا کو، اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر کے وہ مستحق اور اہل ہیں۔

﴿فَضَائِلُ﴾

حضرت حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشرف الموجدات سید السادات علیہ الصلوات والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو مندرجہ بالا درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے، ثواب لکھنے والے ستر فرشتے ستر دن تک اس درود کے ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تنہک جاتے ہیں۔

اس صلاۃ مبارکہ کو حضرت شیخ عبدالوہاب الشمرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”عہود کبریٰ“ میں رقم کیا ہے۔ پھر مزید فرمایا ہے کہ یہ درود شریف میرے اورد میں سے ہے اور میں صبح وشام روزانہ ہزار ہزار بار پڑھتا ہوں۔

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ وَالْثَلَاثُونَ

صلاة الاكبريه

۳۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَقْبَلُ بِهَا دُعَائِي وَتُحَقِّقُ بَهَا رَجَائِي وَعَلَى آلِهِ الْإِلَهِ الشُّهُودِ وَالْعُرَفَانِ، وَأَصْحَابِهِ أَصْحَابِ الذُّوقِ وَالْوَجْدَانِ، مَا انْتَشَرَتْ طَرَّةُ الْإِذْهَانِ وَأَسْفَرَتْ غَزَّةُ جَبِينِ الْعِيَانِ أَمِينَ ۳ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

﴿صلاة نمبر ۳۳﴾

ترجمہ: — اے نعمتِ حق! صلاۃ و سلام بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی صلاۃ جن کی بدولت ہماری نالائق دعائیں قبولیت کا درجہ پاسکیں، ہماری

تمنائیں پوری ہوں اور درود ہو اُن کی آل پر جو صاحبِ مشاہدہ و عرفان ہیں، اور درود ہو اُن کے اصحابِ کرام پر جو صاحبِ ذوق و وجدان ہیں اور جن سے دانشمندی میں رونق آگئی ہے، اور عقلمندوں کی پیشانی چمکی ہے۔ اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما۔ اور تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفوں کا مستحق پروردگار عالم اللہ جل شانہ و عم نوالہ ہی ہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَالْثَلَاثُونَ

۳۴) اللَّهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ اجْمَعْني بِهِ وَعَلَيْهِ وَفِيهِ

﴿صلاة نمبر ۳۴﴾

ترجمہ: — اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس دن میں جس دن میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے یعنی ”قیامت کا دن“ مجھے ملاقات نصیب فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان کے دل میں۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَالْثَلَاثُونَ

۳۵) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْمِ مِنَ الْأَعْظَمِ

صَاحِبِ الْكَزْزِ الْمُطْلَسِمِ وَالْغَيْثِ الْمُطْمَطِرِ وَالْكَمَالِ
الْمُكْتَمَرِ لِهَيْئَةِ الْجَمَالِ وَنَاسُوتِ الْوَصَالِ وَطَلْعَةِ
الْحَقِّ هَوِيَّةِ إِنْسَانٍ فِي صِفَاتٍ نَشْرَمَنْ لَمْ يَزَلْ مَنْ
أَخْضَعْتَ نَوَاسِيَّتِ الْفَرْقِ إِلَى طَرِيقِ الْحَقِّ فَصَلِّ
اللَّهُمَّ بِهِ مِنْهُ فِيهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

﴿صلوة نمبر ۳۵﴾

ترجمہ: اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر جو
ہدایت کے نورِ اعظم ہیں، خزینۂ اسرارِ اطاعت ہیں، باعثِ بارانِ رحمت و برکت
ہیں اور کئی کمالِ مخفی کے مالک ہیں۔ جمالِ لاہوتی کے منظر اور وصالِ ناسوتی کے
درجے پر فائز ہیں۔ انسانی شکل میں حقانیت کے منظر ہیں، ازل سے خدا کے علمِ نازل
کی صلاۃ حق پھیلانے والے ہیں، جنہوں نے لوگوں کی پیشانیوں کو حق کی سمت
جھکا دیا۔ پس صلاۃ بھیجے اے میرے اللہ پاک، اس کی طرف، ان پر اور ان میں
اور سلامتی پر سلامتی ان پر ہو۔

﴿فضائل﴾

یہ تینوں صلوات امام العارفین، خاتمۂ اولیاءِ المحققین شیخ اکبر حضرت
محمی الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب ”الفتوحات المکیۃ“ کے ہیں۔ اور ان درودوں کا

نام ”صلوۃ الکبریٰ“ ہے۔

حضرت شیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر کے
الفاظ اس درود شریف میں ”نور الاعظم و کثر مطلسم“ سے مراد وہ حدیث قدسی ہے۔
جو بغیر واسطہ جبریل علیہ السلام خود باری تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوبِ آقا ﷺ پر
ﷺ سے سرگوشی میں فرمایا ہے کہ ”کُنْتُ كُنْزًا مَخْفِيًّا لَمْ أَعْرِفْ
فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا وَتَعَرَّفْتُ إِلَيْهِمْ
فَبِئْسَ عَرَفُونِي

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”میری ذات ایک کنز مخفی تھی جسے کسی نے نہ پہچانا،
پس مجھے اپنا ظہور پند آیا تو میں نے ایک خاص مخلوق ”ذاتِ محمدی“ کو پیدا کیا۔
اور اس کی بدولت اپنی پہچان اور شناخت کا نشان بتایا۔ ”فبی“ کے اندر ایک
راز پوشیدہ ہے۔ عربی حروف کے عدد جمل یعنی ابجد کے حساب سے ”محمد“
کے عدد ۹۲ ہے اور ”فبی“ کا عدد جمل بھی ۹۲ ہے تو قول الہی ”فبی عرفونی“ کا
یہ مطلب ہوا کہ ”فبِ مُحَمَّدٍ عَرَفُونِي“ یعنی واسطہ محمد و وسیلہ احمد
ﷺ کی بدولت لوگوں نے میری شناخت اور نشان پایا۔ اگر محمد
ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو میری ذاتِ لاشریک کا علم انسانوں کو نہ ہوتا، تو
نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے اپنے ظہور کے لیے نورانی آئینہ محمدی کو بنایا تاکہ میری قدرت کا
عکس آئینہ محمدی ﷺ میں میرے بندے دیکھ لیں لہذا اللہ جل شانہ
فرماتے ہیں ”وَمَنْ يُطِيعِ التَّسْوُونَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ“ جس نے رسول کی
اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضرت سرورِ موجودات کا فرمان ہے ”من

رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ" جس نے مجھے دیکھا اس نے خالق کا پتہ پایا۔ جس نے میری مانی اُس نے رب کی مان لی۔ اب عدد جمل پر غور کیجئے :-

محمد

۸۰	=	ف	۴۰	=	ح
۲	=	ب	۸	=	م
۱۰	=	ی	۲۰	=	د
۹۲			۹۲		

أَبْجَدُ هُوَ زُحْطَى كَلَمَنْ سَعَفَصْ قَرَشَتْ
۲۱ ۳۲ ۴۳ ۵۴ ۶۵ ۷۶ ۸۷ ۹۸ ۱۰۹ ۱۲۰ ۱۳۰ ۱۴۰ ۱۵۰ ۱۶۰ ۱۷۰ ۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰
تَحْذُضْطَخْ
۱۰۰ ۹۰ ۸۰ ۷۰ ۶۰ ۵۰

لیکن حقیقت محمدی سے کما حقہ آشنا ہونا ناممکن ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو چاند جیسا دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سورج کے مانند پایا اور علی کرم اللہ وجہہ نے شیر جیسا دیکھا اپنی اپنی طرز و حیثیت اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق پایا۔ پھر اذلی حرمان نصیبی سے ابو جہل، ابولہب وغیرہ نے دیکھا ہی نہیں۔ اسے کس طرح دیکھ پائے جس پر قادر مطلق نے منزل اور مذکر کی چادروں سے لپیٹ رکھا ہے۔
برائے دیدن تو چشم دیگر م باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم حالت انمی یابد

عاشق حُسن خود است آں بنظیر ۛ حُسن خود را خود تماشا می کند
حُسن ہے میرے سامنے، حُسن کے ماسوا نہیں
عشق میں مبتلا ہوں میں، کفر میں مبتلا نہیں

حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرض موت میں فرماتے تھے کہ "أَنَا مِنْ وَرَاءِ عُقُولِكُمْ فَلَا تَقْيِسُونِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا تَقْيِسُوا أَحَدًا عَلَيَّ" میں تم لوگوں کی عقل و فہم سے بعید ہوں، مجھے کسی دوسرے پر قیاس نہ کرو اور کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اگر یہ حال حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ کا ہے تو سہرور کائنات، سید السادات کا بیان کوئی کمرے بھی تو کیسے کرے۔

محمد ﷺ کی تطہیر سے قبل کعبہ تو بُت خانہ تھا۔ کعبہ کو قبلہ دنیا اور بیت اللہ کا لقب ملا تو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے، آسمان ملا، زمین ملی، سورج، چاند اور ستارے ملے تو محمد کی وجہ سے پانی ملا، ہوا اور آگ ملی تو محمد کی برکت سے، یثرب کو مدینہ النبی، طابہ اور طیبہ کا لقب ملا تو حضورؐ کے صدقہ ہیں، بیت المقدس مقدس بنا تو رسول اللہؐ کے دم قدم سے۔ حج، طواف، عمرہ، ہنّی، مزلّفہ اور عرفات ملے تو رسول خدا کی رحمت سے، مسجد، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو فیض محبوب الہی سے، اذان، تکبیر، نماز، رکوع، سجدے اور قعدے ملے تو آمنہ کے لال کے وجود باجود سے، جنت، دوزخ، صراط، حوض اور میزان کی خبر ملی تو سرور عالم کی زبان سے۔ جمعہ، عیدین، خطبے، برأت اور قدر کی راتیں، تسبیح و احرام ملا تو فخر موجودات کی وجہ سے۔ سدرہ، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ملائکہ کی داستانیں سنیں تو فخر کائنات کے فہم مبارک سے۔ تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو رُوح ملی تو محمد عربیؐ کی خاطر۔ غرض تم کو مولا کے کل و رب دو جہاں کا نشان بتایا تو یتیم اپنی طالب نے اور بالآخر تم کو خدا ملا تو محمد ﷺ کی رحمت و برکت سے تو جس پر خدا تعالیٰ نے اپنی خدائی کو نشان کر دیا اور "لولاک" کا لقب عطا کیا۔ اس کو بقدر حیثیت و قابلیت

تھوڑی سی شناختگی کے لیے صلوات بھیجنے سے دریغ کرو گے تو دنیا و آخرت میں ناکام رہو گے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کا فرمان قدیم ہے کہ جو میرے محبوب کے جمال و جلال کو اس دنیا میں تھوڑا بھی نہ دیکھ پایا تو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

”مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ“
جو حق کی شناخت سے یہاں بیگانہ رہے گا وہ کل کی ابدی زندگی میں بھی نابینا کے مانند بھٹکتا پھرے گا۔

ان کے ہر حکم پر مٹ جائیے ❖ نا تو ان کو کچھ توہمت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھاگیا ❖ ایسے پیارے سے محبت کیجئے
من رآنی فترأ الحق جو کہے ❖ کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے
آپ سلطان جہاں، ہم بے نوا ❖ یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجئے

درویشانی ”اللَّهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ الْخ“ حضرت خضر علیہ السلام نے
شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ کو ورد کرنے کے لیے عطا کیا تھا جس کی بدولت
دولت دیدار سید کائنات ﷺ نصیت ہوا۔ حضرت شیخ محی الدین ابن
العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس درود کی تلقین فرمائی اس صلاۃ کے ورد سے اُن کی تمنائیں
پوری ہوئیں۔ اور ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی دولت خواب میں ملی۔

الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالْثَلَاثُونَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي إِطَاعَتِهَا (۳۶)

طِبُّ الْقُلُوبِ وَدَوَائُهَا وَعَافِيَةُ الْبَدَنِ وَشِفَائُهَا
وَنُورُ الْأَبْصَارِ وَضِيَائُهَا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

﴿صَلَاةٌ مُبَرَّكَةٌ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جن
کی اطاعت دلوں کے لیے سکون و علاج ہے اور جسموں کے لیے عافیت و شفا ہے
اور آنکھوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب پر سلام ہو۔

﴿فَضَائِلُ﴾

اگر اس درود شریف کی مداومت کرے تو قلب و جگر شبہات، متردات
اور شیطانی وسوسے اور بُرے خیالات سے دُور اور امن میں رہے گا۔ انسانی اجساد
آلودگی جرم و خطا سے محفوظ رہیں گے اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت بصیرت پیدا ہوگی
کہ اسرار قدرت الہی و جلوه رفعت محمدی دیکھنے اور تحمل کر سکنے کی نوبت آئے گی۔
تنگ نظری مفقود ہو جاتی ہے۔

یہ صلاۃ ”طبِ نبوی“ ہے اس کے ورد سے دلوں کی بیماریاں آرام
کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جسموں سے آفات و بلیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
تندرستی و نومندی آ جاتی ہے۔ آنکھوں کی جلن و سوزش کو فنا کر کے ٹھنڈک پیدا
ہو جاتی ہے۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ وَالشَّلَاوُنْ

(۳۷) اللَّهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلُغْ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ

﴿صَلَاة نمبر ۳۷﴾

ترجمہ: — اے خالقِ دو جہاں! اے مالکِ حل و حرام، اے مالکِ مشعرِ حرام، اے مالکِ شہرِ حرام، اے رکن و مقامِ ابراہیم کے مالک، اے بیتِ الحرام کے مالک، براہِ کرم ہماری طرف سے ہمارے آقا و والی حضرت محمد ﷺ تک ہمارا سلام پہنچا دیجئے۔

﴿فَضَائِلُ﴾

زیارتِ خانہ کعبہ سے مشرف ہونے کے لئے یہ صلاۃ کی کثرت اکثر مُدِ معاون ثابت ہوتی ہے۔ سفر بیت اللہ کا دل میں ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر مسببِ الاسباب کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ سفر حج و زیارت رسول کی یافتگی سہل ہو جاتی ہے۔ کم از کم دیدارِ کعبۃ اللہ اور نظارہٴ روضۃ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ہو ہی جاتا ہے۔

الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالشَّلَاوُنْ

(۳۸) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَى قَدَرِ رَحْمَتِكَ فِيهَا

﴿صَلَاة نمبر ۳۸﴾

ترجمہ: — اے اللہ! ہمارے آقا محمد عربی ﷺ پر آپ کی محبت جس قدر اُن سے ہے۔ اسی اندازہ کے موافق صلاۃ بھیجئے۔

الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ وَالشَّلَاوُنْ

(۳۹) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ

﴿صَلَاة نمبر ۳۹﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اُس قدر کہ جس قدر لوح محفوظ میں قلم چلتا رہا ہو۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعُونَ

(۳۰) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّيْ
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلَّيْ
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَابَانِ رَكِيًّا
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَرُضِيًّا
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْكَرًا كَانَ فِي الْمَهْلِ صَبِيًّا

﴿صَلَاةُ نَمِيزِ﴾

ترجمہ: — اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رات میں جب
اندھیرے کا پردہ گر جائے۔ اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ
پر دن میں جب روشنی پھیل جائے۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد ﷺ
پر رحمتیں بھیج۔ عرصہ دنیا اور عرصہ آخرت بھر۔ اور درود بھیج آقا پر پاکیزہ جوانی کی مدت
میں اور درود بھیج آقائے دو عالم پر ادھیڑ پن کی عمر کے عرصہ میں اور صلاۃ ہوں آقائے
دو جہاں پر اس وقت سے جبکہ وہ جھولے میں بچے کی صورت میں تھے۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَالْأَرْبَعُونَ

(۳۱) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

﴿صَلَاةُ نَمِيزِ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! درود بھیجے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر
کہ تمام طبقات آسمان بھر جائیں اور تمام طبقات زمین تحت الثریٰ تک معمور
ہو جائیں اس کے بعد آپ جتنا بھنا چاہیں۔

الصَّلَاةُ الثَّانِيَّةُ وَالْأَرْبَعُونَ

(۳۲) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُبْعُوثِ
مِنْ تَهَامَةٍ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالْإِسْتِقَامَةِ وَالشَّفِيعِ
لِأَهْلِ الذُّنُوبِ فِي عُرْصَاتِ الْقِيَامَةِ

﴿صَلَاةُ نَمِيزِ﴾

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مکمل المکرمات

سے مبعوث ہوئے ہیں۔ جو ہر بھلائی اور نیکی اور استقامت کا حکم فرمانے والے ہیں۔
اور جو قیامت کے میدانوں میں خطا کاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

الصَّلَاةُ الثَّلَاثَةُ وَاللَّيْلُ

(۴۳) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
كَأَمَّةٍ مُتَّصِلَةٍ تَتَوَالَى وَتَدْوُهُ

صَلَاةُ نَمِيز

ترجمہ: اے اللہ جل شانہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ایسی صلاۃ
بھیجے جو ہمیشہ لگا تار اور متصل رہے اور ہمیشہ پے درپے جاری رہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَاللَّيْلُ

(۴۴) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي هُوَ
قُطْبُ الْجَلَالَةِ وَشَمْسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْهَادِي
مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْمُنْقِذُ مِنَ الْجَهْتَالَةِ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةُ نَمِيز

ترجمہ: اے اللہ! صلاۃ بھیجے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو بزرگی
و جلال کا قطب ہیں اور نبوت و رسالت کا آفتاب ہیں اور جو گمراہیوں سے
نکال کر راہ ہدایت دکھانے والے ہیں اور جہالت سے بچانے والے ہیں۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَاللَّيْلُ

(۴۵) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي أَشْرَقَتْ
بِنُورِهِ الظُّلُمُ وَالْمُخْتَارِ لِلْسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ
النُّوحِ وَالْقَلَمِ وَالْمَخْصُوصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ
الْحِكْمِ وَانْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَكَلِمَةُ الْحَجَرِ وَأَقْبَرُ سَالِيَةِ
وَصَمَمَةٍ (الحزب الاعظم صفحہ ۴۱)

صَلَاةُ نَمِيز

ترجمہ: اے الہ العالمین ہم سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صلی اللہ علیہ
وسلم پر اتنی بے حد و حساب رحمتیں نازل فرما جن کے نور سے تمام اندھیرے روشن
و منور ہو گئے جنہیں لوح و قلم پیدا کرنے سے بھی پہلے آپ نے سرداری اور رسالت

کے لیے پسند فرمایا تھا۔ جو آپ کی تمام مخلوقات میں خاص ترین حکمتوں اور طبع ترین کلمات کے لیے مخصوص قرار دیئے گئے اور جن کے لیے چاند شق ہو گیا اور جن سے پتھروں نے بات کی اور انکی رسالت کا اقرار کر کے پتھر پھر خاموش ہو گئے۔

الصَّلَاةُ الْمَفَاتِيحُ الْخَائِنُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَانْعِمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سَيِّدِنَا اِلٰهِنَا وَنَبِيِّنَا وَصَلِّ عَلَى خَزَائِنِ السَّمَاوَاتِ
وَالْاَرْضَيْنِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَزْوَاٰجِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

ترجمہ :- اے اللہ پاک ! صلاۃ و سلام و رحمتیں و برکتیں نچھاور دیجئے، ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نعمت دنیوی و اخروی بانٹنے والوں کے سردار ہیں اور جو آسمانوں اور زمینوں کے خزانوں کی کنجیوں کے مالک کے محبوب ہیں۔ اور ان کے آل و ازواج و اصحاب پر صلاۃ و سلام ہو۔

﴿خُصُوصِي سِرِّ فَرَازِي﴾

اللہ جل شانہ و عم نوالہ نے اس درود پاک کو میرے دل پر القاء فرما کر مجھنا پیر کی زبان سے جاری فرمایا ہے۔ بندہ اس درود میں لذت پاتا ہے امید ہے کہ ورد کرنے والے بھی انعامات ربانی سے سرفراز ہوں گے۔

(حَبِيبُ الْبَشَرِ خَيْرِي)

الْاُمِّي

قُلْتُ لِمَ اُمِّي الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ

پ ۹ سورۃ اعراف

اس مبارک لفظ "اُمی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لیے لغت عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

اُمُّ الدِّمَاغِ چڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان

اُمُّ السَّرَّاسِ کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔

اُمُّ الْقُرَىٰ بستیوں کی ماں یعنی مکہ معظمہ شریف

اُمُّ الْقُرَىٰ مہانداری کی ماں یعنی آگ

کیونکہ آگ کے بغیر مہانوں کی خاطر تواضع نہیں ہو سکتی۔

اَلْاُمُّ اصل لاشئ ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر۔

اَلْاُمِّيَّةُ ماں کی صفت

عربی میں "امتا" کو اُمِّيَّة اور اُمُوْمَۃ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل موجودات و جوہر کائنات ہیں اس

لیے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کا تعارف بندوں سے جب کرانے کا ارادہ فرمایا تو اس

لفظ "اُمی" سے پہچان دلوا یا کہ بندے سمجھ جائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو

ساری خدا کی عالم وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اسی طرح بغیر ”محمد“ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے یا اظہار نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور الہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو جی الٰہی کا دونوں لفظ ضرور استعمال کیا کرو۔ کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصل مخلوقات و جوہر موجودات نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ تمام انبیاء، ملائکہ، اولیاء، سورج، چاند اور ستارے بلکہ ہر مومن کی روح میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت، طاقت اور لطافت بلکہ ہر شئی کا سرچشمہ ہوں۔

تفسیر سے اخذ کر کے ”امی“ کی تشریح عبارت عربی آپ کے ملاحظہ کے لیے لکھ دیتا ہوں۔ بعد میں اس کی تشریح اردو زبان میں حتی المقدور کر دوں گا۔

”وصف نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالأمیۃ۔ کان علیہ الصلاۃ والسلام أمیاً بان کان قبل الکلون فی بحر الوصلۃ و مہد القرۃ شرب البان النبوة والرسالة والاصطفائیۃ من تری مضعة خاصۃ الازل کان أمیاً کالولد العزیز فی حجر أمہ لا یجری علیہ ما یؤذیہ کان فی حجر الازل رباًہ بلطف و نور مشاہدہ واسرہ مقدسانی وقایۃ کرمہ عن المکر والقہر الاتری کیف قال علی الصلاۃ والسلام ”اللہم واقیۃ واقیۃ الولید“ وصفہ تقدس رسالہ و لطف نبویہ عن جمیع علۃ الاکتساف تلتف من فلق شرف العنایۃ بکلمات الازلیۃ بلا واسطۃ المحدث لا یلمقت الی علم المکتسب من المحدثان استغراق فی بحار علوم الرحمان۔

قال ابن عطار رضی اللہ عنہ الٰہی ہوا العجی قال العجیا عما دوننا عن البنا، و بما نزل علیہ من کلامنا و حقایقنا۔ وقال الٰہی من لم یعلم من الدنیا شیئاً ولا من الآخرة الا ما علمہ ربہ حالہ مع اللہ حالۃ واحدہ وہی الطہارۃ بالافتقار الیہ والاستغناء عن سواہ“

ترجمہ :- اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اُمیۃ یعنی ماں کی مانتا سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عا نیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ ہے اگر ان کی مانتا نیوں کے شامل حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی کی شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بننا۔ علاوہ برس اگر ان کے طفیل سے مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن سکتا جب تک ان کی مانتا انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لیے رضا مند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغاز تخلیق کے متعلق سماعیٹ فرمائیے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔

”سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا اے جابر! اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور ”نور محمدی“ سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا، اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقام قرب میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا پھر اس نور کو چار حصے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنے والے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا۔ پھر اس کو چار حصوں میں بانٹا۔ ایک حصہ سے قلم، دوسرے حصہ سے لوح، تیسرے حصہ سے جنت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام خوف میں بارہ ہزار برس قائم رکھا۔ بعد اس کا بھی چار حصے فرمائے ایک حصہ سے فرشتے، دوسرے سے سورج اور چاند اور تیسرے حصے سے

ستاروں کو پیدا فرمایا، پھر جو تھے حصّہ کو مقام رجا (مقام امتیہ) میں بارہ ہزار برس حاضر رکھا اس کے بعد اسی حصّہ کو پھر چار حصوں میں بانٹا۔ پہلے حصّہ سے عقل کو دوسرے حصّہ سے علم اور علم کو تیسرے حصّہ سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصّہ کو مقام حیا میں بارہ برس ترتیب دی۔ اس کے بعد اس حصّہ نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا وہ نور جلال و جمال الہی سے پسینے لگا۔ اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسولوں کی روحوں کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی روہیں سانس لینے لگیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سانسوں سے دیوں، خوش قسمتوں، شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار مومنوں کی روحوں کے نور کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر سمجھ لے! کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ کروہین اور روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں جنت اور جو کچھ نعمتیں جنت میں ہیں سب میرے نور سے ہیں۔ عقل، علم، علم، عصمت اور توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی روہیں میرے نور سے ہیں۔ شہداء، سعداء اور صالحین کی روہیں میرے نور سے ہیں نہیں نہیں، بلکہ میرے نور کے نتیجہ اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ ان کی روحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد، اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ نورانی پردے قائم فرمائے اور میرے نور کو ہر ہر پردہ میں ایک ایک ہزار برس تادیب و تربیت کے لیے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں کو "مقامات عبودیت" کہا جاتا ہے۔

ان بارہ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

★ حجاب کرامت ★ حجاب سعادت ★ حجاب ہیئت ★ حجاب رحمت

★ حجاب رافت ★ حجاب علم ★ حجاب حلم ★ حجاب وقار ★ حجاب سکینہ (طینان)
★ حجاب صبر ★ حجاب صدق ★ حجاب یقین -

میرا وہ نور ہر پردے میں ہزار برس اللہ کی عبادت بجالایا جب میرا وہ نور ان تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم کی مٹی میں مجھے سوار کرایا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی اس کے بعد حضرت شیت علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کر دیا گیا پھر اسی طرح پیشانی بہ پیشانی نقل ہوتے ہوئے عبد اللہ بن عبد المطلب کی پیشانی سے میری ماں، میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا پھر مجھے دنیا میں سید المرسلین، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین بنا کر ظاہر فرمایا۔ اے جابر! اسی شکل و صورت میں تیرے نبی کی آغاز تخلیق ہوئی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آمنہ کو "امّی" کے لفظ سے یاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "مخت عربی" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ لفظ "امّی" کا معنی "ٹھکانا"، "پناہ کی جگہ" اور "جائے قرار" بھی ہو گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کی صفت امّی اس لیے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خدا کی پوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لفظ "کن" صادر ہونے سے پہلے ہی بحر وصال یعنی "ملن کے سمندر" میں تھا یعنی اللہ جلّ پاک سے جدا نہ تھا۔ اور قربت و نزدیکی کے جھولے میں جھولتے رہے اور شراب نبوت اور رسالت کا دودھ پیتے رہے۔ خاص ازل کے پستان سے برگزیدگی کا دودھ نوش فرمایا۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس طرح پیارا، لاؤلا، بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف و اذیت محسوس نہیں

ہو سکتی وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص نطف سے پرورش فرمائی اور مشاہدہ الہی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مقدس بن کر ہر مکرو فریب، قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اسی لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعائیں فرماتے تھے ”اللّٰهُمَّ وَاَقِيْعَةَ لَوَاقِيْهِ السَّوْدِ“ اے اللہ مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچہ کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی۔ اور ان کی نبوت کو ہر قسم کی دھندلاہٹ اور کدورت سے پاک و لطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالاخانہ کی روشندان سے ازل کلمات برسائے کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر اور اپنے محبوب کو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جھکایا، بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگو کر علم الاولین و آخرین کا حامل بنادیا۔

حضرت ابن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّی کے معنی اعمیٰ یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذات الہی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔ غیر خدا سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے اُمّی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود خدا نے تعلیم دی ہے۔

اس لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ ”اَدَسْنِي رَقِيْ فَلْحَسَن تَادِيْبِيْ“ مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اللہ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے یعنی وہ دوسرے کی طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ بے نیاز

ہی کے محتاج ہیں اور خدائے پاک کے سوا جملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح خدا تعالیٰ کل سے بے نیاز ہے اسی طرح محبوب خدا، خدا کے سوا کل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کل مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔ یاد رہے کہ خالق نور کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور خالق ہیں۔ بے نیاز مولیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے نیاز ہیں۔ بے مثال و بے نظیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بے مثال و بے نظیر ہیں۔ عظیم و خیر خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صاحب علم الاولین و آخرین ہیں۔ بیت المعمور کے مالک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیت اللہ کے رکھوالے ہیں۔ مالک کل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مالک میدان حشر ہیں۔ خالق عرش کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرش کی زینت ہیں۔ رب العالمین کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رحمتہ للعالمین ہیں۔ رحیم کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رحیم ہیں۔ رؤف کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رؤف ہیں۔

یہاں پر ختم ہو جاتی ہے، حد بے حدی تک پہنچ کر بے حدی بن جاتی ہے۔ جیسے دریا سمندر سے جب مل جاتا ہے تو خود بخود سمندر بن جاتا ہے۔ وہاں پھر تمیز و فرق کرنے کی مجال باقی نہیں رہتی۔

خلاصہ اینکه باعثِ کل، اصل موجودات اور جوہر مخلوقات ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لہذا اللہ پاک نے ایک نازک و لطیف لقب ”اُمّی“ کا عنایت فرما کر وہاں پر ثابت کر دیا کہ وجود صرف اللہ پاک اور اس کے محبوب کیلئے ہے باقی سب عدم اور فنا کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزانِ گرامی! بڑا مشکل اور نازک مقام ہے، مجھ میں اتنی استطاعت کہاں؟ کہ نبی الافی کی کماحقہ تشریح کر سکوں؟ پھر بھی حتی المقدور جذبہ حب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھلے چند سطریں پیش کر دی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قطعہ ہی میرے معجز و انکساری کا بیان ہے۔

حبیب البشر خیر - رنگون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جَسَارَتِ لَاحِنِی یَا تَعَارُفِ خیری

از قلم (علامہ) حبیب البشر خیری زاد شرفہ

حضرت خالق باری نے بہر انبہار قدرتِ جبروتی و ماتحتِ مصلحتِ پنهانی، ملک برہما خطہ ارکان کے شہر ”اکیاہ“ سے کچھ دور ایک گاؤں میں ۶ جون ۱۹۳۳ء کو بوقت صبح صادق اس دنیائے دُور کا چہرہ رُبوں دکھلایا۔

والد ماجد حضرت علامہ حفیظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ رام پور کے فارغ التحصیل جید عالم اور خوش الحان قاری تھے کہ انہیں ”طاؤس القرآن“ کا خطاب ملا تھا۔ فقر و زہد اور صدق و توکل کا ایک جیتا جاگتا اعلیٰ نمونہ تھے۔

زندگی کے چوتھے سال اپنے زمیندار نانائے محترم ضلع کے رئیس اعظم، الحاج ابوالخیر رضا رحمۃ اللہ علیہ نے گورنمنٹ اردو سکول ”زینت الاسلام“ میں داخل کر دیا۔ چوتھی جماعت تک شانِ امتیازی سے کامیابی حاصل کی۔ بعدہ دوسری جنگِ عظیم کا آغاز ہونے لگا، اور تسلیمِ رک گئی۔

چونکہ نو عمری تھی اس لیے جاپانیوں کی بولی جلد زبان پر چڑھ گئی، اس آفرائفری کے دور میں جاپانی بھی نظرِ کرم فرماتے رہے اور قسم قسم کی ایلا بھی ملتی رہی۔ جاپانی زبان بولنا، لکھنا، پڑھنا، اپنے چند رشتہ دار اور ہمسیاروں کے ساتھ سیکھتا رہا اور ایک حد تک ترقی بھی کی۔ پھر جب جنگ کا پانسہ پلٹ گیا جاپان پسپا ہوا اور علاقہ پر سلطنتِ برطانیہ کا دوبارہ تسلط ہو گیا اور امن و امان کا دور دورہ ہوا تو مقامی ”دارالعلوم“ میں درسِ نظامی کے درجہ میں داخل کر دیا گیا۔ چونکہ بفضلِ ایزدی ذہانت و ذکاوت میسر ہوئی تھی، لہذا جلد ہی مقامی

درجہ امتیازی شان سے فارغ ہو کر مشرقی پاکستان میں ”جامعہ عالیہ ڈھاکہ“ کے درسِ نظامی کے درجہ ”عالم“ میں داخلہ نصیب ہوا۔ اسی ادارہ سے عالم، فاضل اور کابل (مفتاحین) کی سندیں امتیازی حیثیت سے حاصل کیں۔

بعدہ ”گورنمنٹ مسلم ہائی اسکول چانگام“ سے نویں اور دسویں جماعت یعنی ”میٹرک“ پاس کر کے ”گورنمنٹ کالج چانگام“ سے انٹر میڈیٹ کی سند حاصل کی۔

مادرِ محترمہ کے اصرار پر وطن واپس آیا اور رنگون یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں بی۔ اے (انگلش لیٹریچر اینڈ لٹریچر) کی ڈگری حاصل کی۔

قادرِ مطلق نے یونیورسٹی سے سیدھا محراب و منبر پر لا کھڑا کیا۔ بقیہ تیس سالہ زندگی خدمتِ محراب و منبر اور درس و تدریس اور پند و معظمت پر قریب قریب گزر چکی ہے۔ اور گزر رہی ہے۔

بقول حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ

خاموش شو، خاموش شو، درِ شوقِ اُردو ہوش شو

از حالِ خود بخوش شو، باز آؤں کبرِ مامضی

ترجمہ: خاموش ہی خاموش رہ، محبت میں اُس کی مدہوش رہ، اپنی حالت سے بے گانہ بن جو کچھ گزر گیا اُس کے فکر سے پلٹ آ۔

اور حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ

آن مریم درد مند باید ❖ تازہ رطبِ تربی را

زایمالِ اگرت مراد است ❖ در عزالت جوئے ایمن را

عزالتِ صیبت ❖ خانہ دل ❖ در دلِ خود گنہ رسا کنے را

خاموش کنِ دُفنِ خاشکی گیر ❖ بجزارِ تولابِ پُرفنے را

ترجمہ: ❖ — اگر تم حضرت مریم علیہا السلام کی مانند درد مند اور پریشان رہ سکو تو غیب سے

تازی کھجور کا رزق ملے گا۔

- ☆ ایمان سے اگر تمہارا مقصد امن ہے تو تنہائی اور گمنامی کے دروازے کو
 ڈھونڈو، اور آفتہائے ارضی و سماوی سے محفوظ ہو جاؤ۔
 ☆ دل کے گھر کو ماسوائے اللہ کے خالی کر دینے کا نام ہی یکسوئی و گمنامی ہے۔
 اپنے دل میں صرف ایک (باقی رہنے والے) اللہ ہی کو بسالو۔
 ☆ چُپ رہو اور چُپ رہنے کا ڈھنگ سیکھو، فن کاری کی ڈینگیں مارنے
 کی عادت کو نظر انداز کر دو۔

حبيب البشر خیرى، رنگون

بجسور و سرور کو نہیں ﷺ

اے واضح و اضحیٰ حنیفیت
واللیل نقابِ عنبریت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السلامة من كل شر

غزلت حق

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَزِيبٍ ذِي انْتِقَامٍ



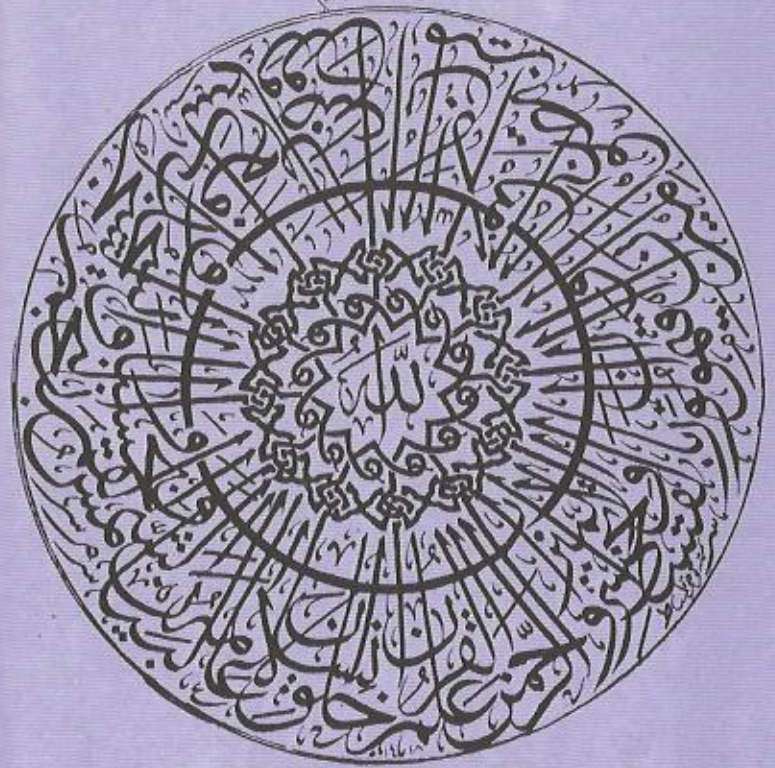
② - درود مختصری

یہ درود اولیاء اللہ کے اکثر معمول میں رہا ہے بے شمار اولیاء نے اسے پڑھا ہے خاص کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری عارف کامل کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ یہ درود کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی یہی درود پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے کیوں کہ یہ درود الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے اس درود پاک کے فوائد بے پناہ ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے اس درود کو پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب غلام بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی اور سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ بزرگان چودہ شریف حضرت بابا فقیر محمد چولہا ہی اور ان کے سجادہ نشین حضرات کے معمول میں یہی درود کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ
اَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ○

صحابہ پر سلام اور درود بھیج۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا
أما كنا لنكون من الشاكرين

